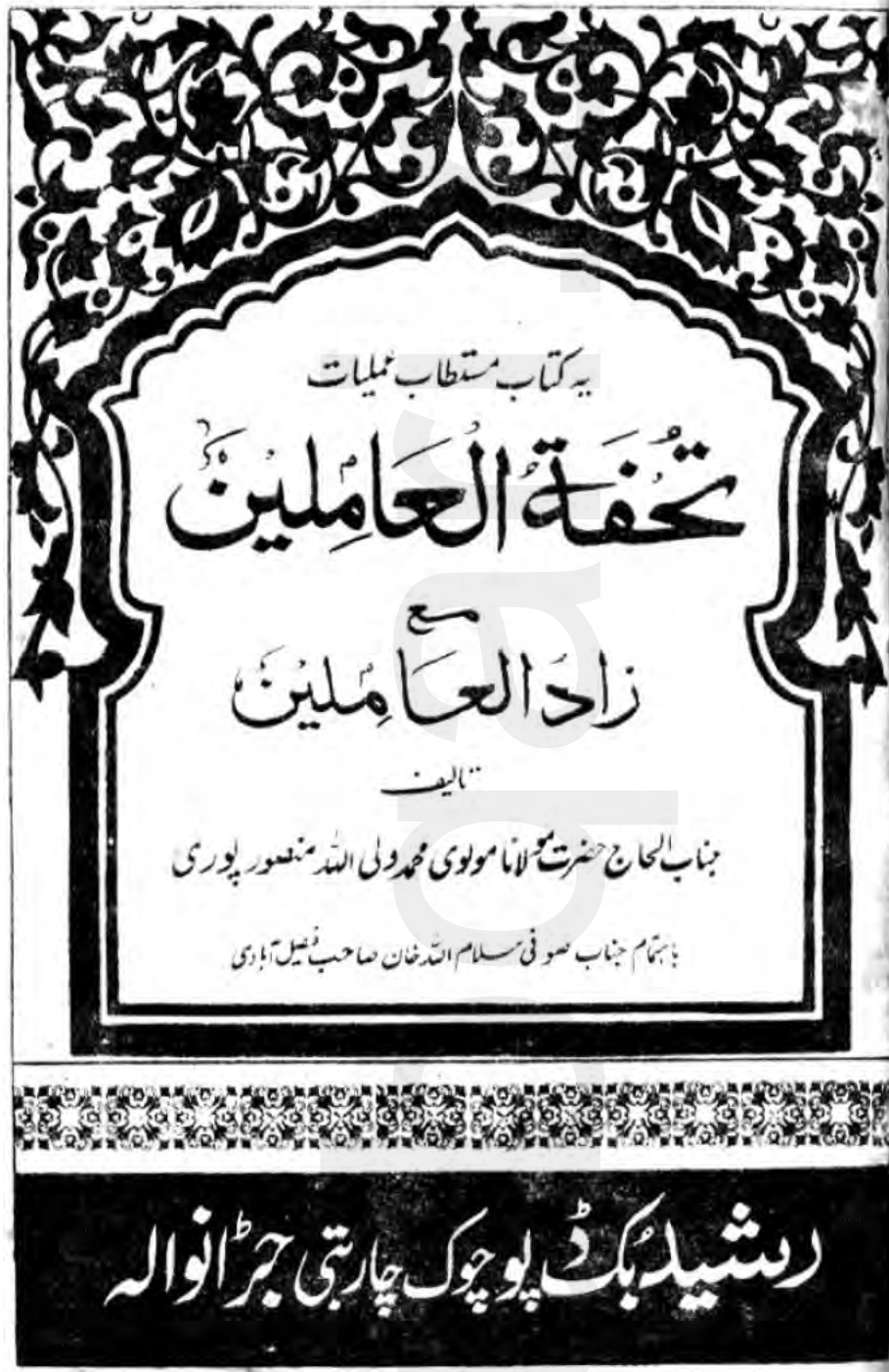


عملیات اور روحانی علاج کا ذوق رکھنے والے حضرات کیلئے اولیائے کرام کی زندگی کا چھوڑا پئے موضوع پر بے مثال کتاب۔



جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

یا قیوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا صمد

وَلَوْ أَنَّ قُلُوبَنَا سُيِّرَتْ بِهَ الْجِبَالِ أَوْ قُطِعَتْ بِهَ الْأَرْضِ أَوْ كُتِبَتْ بِهَ الْبُحُورُ  
بَلِ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا  
یہ کتاب مستطاب عملیات

# تحفۃ العالمین

## مع زاد العالمین

تالیف

جناب الحاج حضرت مولانا مولوی محمد ولی اللہ منصوری

بہتنام جناب صوفی سلام اللہ خان صاحب فیصل آبادی

ملنے کا پتہ

رشید بک ڈپو

کچہری بازار جڑانوالہ (فیصل آباد)

قیمت

## پیش لفظ

حضرات! مادی دنیا نے اپنی مٹائی کی بہت سی منازل طے کر لی ہیں۔ مگر عملیات کی دنیا بے عملی ہی نہیں بلکہ بہ عملی اور دھوکہ دہنی میں گرج چکی ہے۔ بعض عالمین تباہی شعلہ بہ ناری سے لوگوں کو حیران پریشان کرتے ہیں۔ دولستان و عزت کی ٹوٹ کھسوٹ میں لگے ہوئے ہیں، اس نازک وقت میں عملیات کھنے کی ضرورت تھی چنانچہ میں نے یہ کتاب تحفۃ العالمین لکھی جو سابقہ کتابوں کی طرح ذلیل ضخیم اور بڑھتی جا رہی ہے۔ پر شتم ہے بلکہ مختصر دیگر جامع قسم کی کتاب ہے۔ تعمیلات و عملیات بقصد تالیف سنی حدیث پر ہیں اور شرک سے پاک ہیں۔

ولی اللہ

## بسم اللہ کی فضیلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم سات مرتبہ پڑھ کر اس طرح دم کریں کہ پھر یہ بچھو کے کہانے کے گرد اپنے گلاب و ہن کا حلقہ بندتے جاتے ہیں اور چھوڑ دیتے جاتیں۔ یہ عمل تین مرتبہ کریں۔ درم آگے نہ بڑھتے کھانچو درد بھی سوتوٹ ہو جائے کھانچو میں لے اس کو بار بار مرتبہ کیا ہے تو فحش و پاپ سے راہ اللہ نکالتے بچھو کا خصوصی عمل آگے چل کر اپنے مقام پر درج کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

### حکایت نمبر ۱

الرحیم پڑھنے سے شیطان دور چلا جاتا ہے اور کھانے میں شریک نہیں ہوتا۔ ایک بزرگ نکھتے ہیں کہ میں کھانا کھا رہا تھا کہ کھانے کا ٹکڑا نیچے گر گیا میں نے اس کو سڈت جان کر اٹھا لیا چاما تو وہ درہ طہم آگے آگے دور نے لگا۔ میں بہت حیران ہوا۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ میں کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا مجھل گیا ہوں۔ میں نے جلدی سے بسم اللہ آؤ لکھا تو آخر یہ پھر پڑھا تو وہ ٹکڑا وہاں پڑا۔ مجھے معلوم ہوا کہ بسم اللہ بھول جانے یا نہ پڑھنے سے شیطان کھانے میں شریک ہو جاتا ہے اور پڑھنے سے بھاگ جاتا ہے۔ اس لیے جب بھی آپ کھانا کھا رہے ہو تو اس بات سے ہم اللہ پڑھ کر کھانا کریں۔

### حکایت نمبر ۲

اگر سے ایک بزرگ جن کا نام نہی رہنے میں کعب تھا اور صوفی جلال الدین کے نام سے معروف تھے جن کا ذکر



میں نے پھر عرض کر دی کہ آپ کا اکثر سفر و پیش رہتا ہے کیا ہی اچھا ہو گا جس میں جگہ ملے۔ جواب ملا کہ یہ انگلستان کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کر دے۔ آپ ٹوڑھے ہونے کے باوجود اتنی پیپل چلیے ہیں کہ تم جو ان آپ کے برابر مرتبہ ایک سفر کے دوران جواب صوفی صاحب کی خدمت میں عرض کر دی کہ اور فیض حاصل کرنے والے شاہ ہیں۔ احتجبھی امین ان شامل ہے میرے ایک دلدار اور حال بزرگ تھے ان کے عقیدت مندوں کی تعداد لاکھوں سے (صد مقام ماموں کا گنج) طے علیٰ تنزیج تھا کہ نبیرہاں اس صدی کے لئے مجھے بعد از ان تمام حریف کافی کار معلوم یسوع مسیح اور وہ

درود صبر کے لئے

جائے تو یہ خدا تعالیٰ ایک درویش میں برحق کام درد سرختم ہو جاتا ہے۔

کبھی مستقل سواری کا انتظام کریں۔ جواب دیتے ہیں کہ تو میری سڑک کو اگر میں اپنی ذات کے لیے استعمال کروں تو خدا کے پاں کیا جواب ددں گا۔ کچھ فاصلے کے بعد میں نے پھر عرض کی کہ حضرت جی تم تو شک گئے ہیں۔ آپ بھی شک گئے ہوں گے آرام کریں تو حضرت صوفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: دلی اللہ جب کہ آپ کسی سفر کو اختیار کر دے تو یہ دُعا پڑھ لیں کہ کبھی تھکاؤ نہ ہوگی۔ پھر اپنے خاص لیے پڑھنے لگے۔ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ میں نے اسی روز سے اس کو اپنا معمول بنالیا۔ میں نے کبھی مرتبہ اس کو میرا پتو تجربہ پایا۔ بلکہ جب کبھی یہ دُعا پڑھ کر لٹری یا سواری کی تلاش کے لیے گھومت نکلا ہوں تو گھڑی مل جاتی ہے بلکہ سفر کی صعوبت سے اُردی صفحہ نظر آتا ہے۔



مذکورہ بزرگ صاحب دردِ شقیقہ کے

میں جہان برکت اس کے تہجد کی ہی ایت قرآنی کس قدر جلدی اٹھو کھاتی ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت بلقیس لانے کا واقعہ میرے ذہن میں آجاتا۔ ایک صاحبِ کلم نے رجوع و گزرنہ نہ ہی مغفرت تھا) کہا حضرت جی میں اس کی غلطی سے آپ کے ہاتھ چپکے سے قبل تخت بلقیس گرے کہ آنا ہوا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہنے لگے ہلذا میں فضلِ ربی، اسی قبل سے یہ تعویذ ہے۔ پوری کلام اللہ کہ قرآنی و باطنی انکشاف و باطنی قول کلمی چلائے۔ اور سر سے وقت و قرآن سے پہلے باندھ دیا جائے۔ انشاء اللہ اسی روز درختِ حیات سے جاتا کہ۔ کدغوری آرام ہوگا۔

اور کامیاب لاؤں۔ ہر ایک کا فائدہ ہر ایک  
اللہ کے فضل سے تیر ہدف اور حیرتیں

ساتھ کیل کر ایک کیل کا ٹکڑا پر رکھیں۔ اور سورہ فاتحہ اور اہل الطہارۃ پر طس  
 ط و ا ر ہ ص و ن کے ک ا ط ل قیہ

کوئی سات حرف لکھیں اور حرف ابجد  
 حوزہ کے جاوے اس آواز کی طریقہ ہوگا

سبح و شام صوف و تعویذ استعمال کریں ورنہ نفلائے بغیر کسی علاج نہیں ہے

یکہ بندہ گناہ آگاہ کیا کہ گناہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اگلی آیت یہ ہے۔

جسے گا۔ یہ تعویذ صرف سورانی وار کھانے کے لئے ہے۔ آیت یہ ہے۔

فلحمرے لکھ کر ایک تہی بنا کر وار کھانے میں رکھ دیں۔ ورنہ حق ہو

ہوئے بکھے حروف تو اتنا ہی ملے ہوگا  
کوئی سارے حروف لکھیں اگر حرف ابجد

ساتھ کیلے کر ایک کیل کو دفیر رکھیں۔ اور سورۃ فاتحہ و الطارق پڑھیں

جائے۔ ایک لغویہ صبح ایک شام ایک دوپہر  
گھر در کے لیے خزان مجیدی یہ ایت لکھ لہ پیلانی

اس کے ساتھ لوری بسیم اللہ بھی لکھ جائے یہ بہ دران کشا لکھیں  
البرجہ قتلان روزا غنی قلزم اتر جمیم دروہو تو فظ ظہر آمار  
کوناقا است لکھ کر لانا جائے۔

آیت کو لکھ کر غور کی داغ بیل لگا کر پڑھیں

در قدم ہوا ہے گا۔ بچے کی مدد میں آسانی ہوگی۔ پوری رسم اللہ شہد الشیخ علی قیس نے پیدا ہونے کے فوراً بعد آمادہ دنیا چلے گئے۔ یہی تعویذ ہیں کو دعا کا سکہ ہے۔

مَوَکَا۔ آیات ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَدَّ الشَّعَرَ

الزَّانِ آیات کو لکھ کر پابند ہو جائے۔ ابھی بحال۔ عَمَرُ

فِيهَا وَمَخَلَّتْ  
النَّفْسَ وَإِذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ أَلْقَتْ مَا

اس آیت کا مروت و برو کرتے رہا دل کو کس کا زور ہے۔

مردودوں کے لیے

درد دل کے لیے

آئندہ درد کے لیے

ہم ننکھ دود کے لیے

[illegible]

مندرجہ ذیل آیات کو بھی اسی مقدمہ کے لیے استعمال کیا

باری کے بنجار کے لیے

باری کے بنجار کے لیے

علم بخار کے لیے

آیت کچھ کر مریض کو دان میں تین مار ملا دیں بفضلہ  
 اور ذرا نہ بخارا تو مریض کے لیے مندرجہ ذیل کی

سید احمد علی

مکین سڑوں کا درد اور یہ درد اس گلابی کا ہوتا ہے جو جبرے کی

پہلے

جھمکے لیے

الله	الرحمن	الرحيم	يسم
بسم	الرحيم	الرحمن	الله
الرحيم	يسم	الله	الرحمن
الرحمن	الرحيم	الرحمن	الرحيم







کھلے کا تعویذ اور بچے کے گلے میں ذیل کا تعویذ لکھ کر ڈالیں خیال کریں

تعویذ کی دقت پانی میں جھجک نہ جائے اسی صورت میں  
بے اثر ہو جائے گا۔ تعویذ یہ ہے:- بسم اللہ مکمل - کرت لکری عمل میں بسم اللہ  
الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السميع العليم  
الکلیم اَعْلُو وَیُکَلِّمَاتِ اللّٰہِ اَلْکَلَامَاتِ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقَ  
بچے کو نہلانے کے لیے بھی پینے والے تعویذ کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

### اھلکار کا بیابان

اھلکار عورتوں کی بیماری होती ہے جس میں محل سا قسط ہو جاتا ہے۔ بچہ  
پورا نہیں بنتا یا پیدائش کے بعد فوراً مر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتا ہے۔ یا  
چند ماہ بعد مر جاتا ہے یا چند سالوں بعد مر جاتا ہے اس وقت بچے کی حالت  
پر لمحہ بدلتی رہتی ہے عورت کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ رنگ سیاہ ہو جاتا  
ہے عورت اولاد کے قابل نہیں رہتی اور دیگر بہت سے مسائل پیدا ہوتے  
ہیں جن کا ذکر بطور الت مناسب نہیں۔ اسی قصہ کا خیال رکھ کر میں اھلکار  
کے لفظی معانی وغیرہ اور دیگر عامین کی طرح فضول حکایات سے احتراز کرتا  
ہوں۔ کیونکہ ایسی حکایات مریضوں کے قہم میں سولے اضافے کو کافی فائدہ  
نہیں دیتی میری غرض صرف مریمین کو صحت مند بنانا ہے۔ یہ مرض متعدد ہی سے  
یعنی عورتوں سے جانوروں کو اور جانوروں سے عورتوں کو بھی لگ جاتی ہے  
مندر جن دن تعویذ مریمین کے گلے میں ڈالیں تعویذ کو کسی صورت یا حالت میں آزار

نہ جائے اور چھیننے سے بچا جائے تعویذ یہ ہے

بسم اللہ - آیت لکری مکمل - اَعْلُو وَیُکَلِّمَاتِ اللّٰہِ اَلْکَلَامَاتِ مِنْ غَشِیَہ  
تا حد محسوس۔ درود کے تعویذ میں وضاحت دیکھ لیں اور بقول جناب  
حضرت مولیٰ صاحب اس کا بھی اضافہ فرما دیا جائے۔ اَللّٰہُمَّ یا اَرِیْعِ الْبَلَاوِ  
وَالتَّوْبَاتِ۔ تا۔ کَلْفُوْا اَحَاد۔ (عام و بام کی حفاظت میں دیکھ لیں) اور ساتھ  
ہی اس نقش کا اضافہ کر لیں۔

یا رب جبرائیل	یا قیتوم	یا اوتیت اسرافیل
یا قیتوم	یا قیتوم	یا قیتوم
یا رب میکائیل	یا قیتوم	یا رب عزرائیل

یہ یعنی اور نہانے کے لیے اھلکار کی مریضہ کو ہر روز یہ دو تعویذ  
پینا ہوں گے۔ تقریباً ڈھائی تین سال

تک کی کرکریں مکمل کرنا ہوگا ورنہ درخت اور دیگر جانداروں کی تولی میں لگی  
لفظ یہ ہے۔ یا رحمن۔ متبادل نقش یہ ہے

۸	۶
۳	۵
۴	۹

۸	۱۱	۱۲	۱۵
۱۳	۲	۴	۶
۳	۱۴	۹	۷
۱۰	۵	۳	۱۵

سے ہوا اور ورنے کے دھونی لی جائے  
تعویذ یہ ہے۔ اللہ اللہ اللہ نو مرتبہ  
متبادل نقش یہ ہے:-

## رحمیں درود کے لیے

جس خیرات کے رحم میں اکثر درود نثار ہو۔ وہ اس تعویذ کو پکارتے۔ کم از کم ہفتہ میں ایک بار۔

ضرور پڑھا جائے۔ تعویذ پر ہے۔

اصل تعویذ

یا حقیظ	یا حقیظ	یا حقیظ
یا حقیظ	یا حقیظ	یا حقیظ
یا حقیظ	یا حقیظ	یا حقیظ

متبادل تعویذ

۳۳۶	۳۲۹	۳۳۲
۳۳۱	۳۳۳	۳۳۵
۳۳۲	۳۳۷	۳۳۰

ارماو صاھا صاھا

## دورانِ حمل درود کے لیے

یہ تعویذ کستری زعفران سے لکھی جاتے

تو نہایت موثر ثابت ہوگا۔ اور نوچند ہی کو پڑھا جائے۔

اصل نقش

یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ

متبادل نقش

۱۹	۲۲	۲۵	۱۲
۲۳	۱۳	۱۸	۲۳
۱۴	۲۷	۱۷	۱۷
۲۱	۱۶	۱۵	۲۶

## اٹھارہ میں پیر ہنس

اس میں میں بڑے گوشت اور مرگ اور پیدائش والے گھر سے پیر ہنس پڑی سے یکے بعد دیگرے استعمال کرتے

دانی عورت سے پیر کیا جائے۔ باقی بیٹے کی صورت میں یا عمل کے دوران وارغ لگنے کی حالت میں مریضہ کے لیے چٹا پھرنے یا پاؤں کے لیے میٹھا۔ بدلے کو پھانڈنا۔ بوجھ اٹھانا۔ نقصان دہ ہونے۔ ایسی حالت میں کیلا یا دھیرا دیر یا بھیل استعمال کر لیں۔

## درود کا دم

اگر دورانِ حمل درود تو اس کے لیے سات مرتبہ اچھٹھ شریف اور سات مرتبہ آیت الکرسی۔ سات مرتبہ چار دانہ نقل پٹھ کر دم کیا جائے یا لکھ کر پیلا دیا جائے یا پھٹکے ہوں گے

## الاعلاج اٹھار

یہ دم وقت ہے جب مریضہ کی حالت آسیب زدہ ہوتی ہے یا جن لگا ہوتا ہے یا خون کے قطرے گرنے کے بعد گوشت

گرتا ہے یا سختی زید اٹھا رکھا ہے۔ بلکہ چھات اور ہوائی پیریں صاف نظر آتی ہیں اور داتی ہیں اور نیند میں برسے خواب آتے ہیں۔ عموماً انی واصل جانے کے بعد بھی اضر کا علاج مشکل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر چیز ممکن ہے۔

## ایک عجیب اور

عمل خطرے کے وقت سے عام عورتوں کو خاص طور

## حیران کن تجربہ

یہ اٹھار کی مریضہ کو مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا

ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ان عادات کو چھوڑا جائے تو ان کا اثر پکے ہو جاتا ہے۔ اکثر وفاقہ کی سبکوں پر اثر کرتا ہے۔ بدکلامی و ناشائستہ حرکات سے بچے بھی ویسا ہی ہوگا۔ رٹنے والی کا بچہ رٹا کا ہوگا۔ اس لیے عورت کو کایہ و سیرت، پابند صوم و صلوٰۃ پڑھنا چاہیے۔ اور عیدین خوش رہنا چاہیے۔ تاکہ بچہ کایہ و سیرت اور خوش اخلاق پیدا ہو۔ نیز طبیعی فطرت سے عادت عورت کو زیادہ تر عیال کرنا چاہیے تاکہ بچہ خود بصورت اور ذہین پیدا ہو۔ یہی



طرح پختہ کی حفاظت ضروری ہے۔ یہ باتیں اگرچہ قرآن وحدیث کی روشنی میں

کچھ نامناسب ہیں مگر ہم تجربات کو نظر انداز بھی نہیں کیا جاسکتا۔ خصوصاً ایسی

چیزیں جن کی قرآن وحدیث میں بھی مذکور ہے۔

### نرمی اور لالچ

یہ ایک ایسی رازنی بات ہے جس کو بہت کم عالمین

کچھ ہے۔ یوں تو بے فائدہ کچھ نہیں ہے ایک

پوری کتاب لکھ جاسکتی ہے لیکن خدا کا در اور عوام کے مفاد کی خاطر۔ لایح و پس

سے قطع نظر فراخ دلی سے یہ لکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ہر کسی کی نیک تمت کو پورا

کرے۔ آمین۔ عمل یہ ہے۔ واپس کھب ریحہ الصالحین۔ کتب لا تذکر فی

قدوۃ وائتک خیر العواریثین۔ اول آخورد و در شریف پڑھ لیا کریں۔

بعد نماز عشاء اس کی کچھ تعداد پوری کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ مراد بر لاویں گے۔

ایک اور تحفہ نماز اللہ

عمل ہونے کے چار ماہ بعد جب پختہ میں جان پڑنے

والی ہو تو جہتہ المبارک کے روزہ بعض نے اقوار کا

دن مقرر کیا ہے اسات عدد لوگوں ثابت کے کر گیا رہ مرتبہ آیات ذیل پڑھ

کر دو کریں۔ اسی روز ہی آفتاب غروب ہونے سے قبل پانی سے ایک ایک کر

کے ٹکڑا دیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کچھ ہوگا۔ آیات یہ ہیں۔

حَسْبُكَ رَبِّكَ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اِنَّا كُنَّا شَرِکًا بِخَلْقِكَ فَارْجِعْ لَنَا

وَلَا تَكُنْ لَنَا دُونِ اللَّهِ شَهِيدًا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ تاہم وسائل کو بھی

افہم کر لینا چاہیے۔

### پختہ کی زندگی کے لئے

زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

تو وہ محتاج ہوجاے سو کر تباہ ہے لیکن یہ بھی

اس کا حکم ہے دعا کرنا پکارنا۔ اسی کو اختیار کرنا کہ مٹی غیر مناسب نہیں ہے۔

پختہ کے لئے کا جو تمہید سو اس میں کھینچنے کا اضافہ کرنا چاہیے۔ نیز درود

شرعیہ کثرت سے پڑھ کر لینے الفاظ میں دعا کرنی چاہیے۔ ساتویں دن بال اتروا

جاوے نام لکھا جاوے۔ صدقہ اور عقیقہ کیا جائے۔ شکر و مدحت اور رسومات

سے بچنا چاہیے۔ بھر لے ڈھول باجے خضرے نقلاں وغیرہ مذکور جاوے۔ سر پر

لودی نذر بھی جاوے۔ ورنہ ایمان سے خارج ہو جائے گا اور نہ ہی نام غلط

لکھے جاویں۔

ایک ایسی بات کا علاج

دوران عمل کثرت توں کو انکسائیاں پختہ اور آسائیا

وغیرہ قسم کی حرکات ہوجاتی ہیں۔ اس کے لئے اُنکو

باللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر پلائی جاوے۔ یا اذان لکھ کر پلائی جاوے

تو بھی بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں روٹی بہت کم کھانی چاہیے۔

روح کے سفید پانی کا علاج

یہ بھی ایک عجیب و غریب صدفی تحفہ ہے جوت

نے اس کو تجرب پایا ہے۔ لکھ کر آتش میں لاویں یا لکھیں اگر کسی عمل کو بطور لالچ

کے استعمال کر دے تو سب بے اثر ہوں گے۔ ہمیشہ رزق حلال کی عادت بنائیں

اور خدا کی عبادت میں لگے رہو۔ چہرہ تعالیٰ کی مہربانی کے سہارا رکھو۔ اس

تمہید کو جمع و شام پلا لیا کریں۔ تمہید یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



عَيْنُ الْمَاءِ وَفِيهِ الْأَمْرُ.

دوران حمل گننے کا علاج

داعی گئے سے اس راہ ہے گا۔ یَا اَرْضُ اِلْبَعِیْ حَاءَ لَکِ وَ اَلسَّاءُ اَقْلَعِیْ

باجھ عزت کیسے

بسم الله الرحمن الرحيم

دو نون میاں ہجرتی لیا کریں۔ مکہ ہجرتی	واصلحنا	لہ	زوجہ	لہ
شریف پڑھا کریں۔ یا اس کو لکھ کر	زوجہ	واصلحنا	لہ	زوجہ

اس وقت کو اپنے پاس رکھے۔ نفس یہ ہے۔

یاد دیک یاد دیک یاد دیک

لازمیہ یاد دیک

لازمیہ یاد دیک

بجائے کہ جو بھوت کو خاخر کرنے کا لہنے سے پہلے اسے حکم دے۔

دلی حصہ کر لیں۔ حصہ کے لیے سات مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھ کر ان کو تین

وقت مقررہ سے قبل دشوگر لیں تو کوئی حیرانفشان نہ ملے گی۔

مذہب دیل عمل کو چاہیں روزِ تہک ہو  
چلے کریں۔ گوشت اور جماع سے مکمل پھریں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يا بديع يا بديع	له	واصلحنا	زوجہ
يا بديع يا بديع	زوجہ	له	واصلحنا
يا بديع يا بديع	واصلحنا	زوجہ	له

میں نے اس طریقہ کے طریقہ میں کہ دوں گے۔ عمل یہ ہے۔ عرصہ عظیم

يَا مَعْشَرَ الْيَحْنَنِ وَالْإِسْ رِبْطَا رِبْطَا مَحَلَا مَحَلَا سَمَرَا سَمَرَا حَسْرَا  
مَحْشَرَا يَحْنَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اَوَّلُ خُرُودِ رُشْدِ طَائِفَةِ مُبْتَدِئِيهَا

جاسوسی مندرجہ بالا عمل کی کریں۔

پہلے کا سر لیا۔  
 الگ کسی جگہ پر چلے جائیں جہاں کوئی آدمی یا چیز قابل  
 مینے کی نگہ بانی نہ ہو اس جگہ کے اندر کھڑے ہوا تہہ الکرسی پر رہتے  
 نہ ہو۔

چاہیں اور اپنے گرد اتنا دائرہ نہ مائیں جو چار سے اپنی شکل لکیر باریک ہو۔

تغویات کو دائرہ گامی سے پہلے دائرہ میں رکھیں۔ وضو کے لیے پانی۔

بہنیں ایک ایک پیالہ پانی کی پٹری پر رکھ کر کھڑکی کے نیچے سے باہر پھینک دیں۔

اگرچہ اس میں اگرچہ کچھ تبدیلی ہوئی تو کامیابی کی علامت ہے۔ اگرچہ

اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ یہ سب باتیں سچ ہوں اور جہاں کی اور جہاں کی باتیں سچ ہوں۔

عورت کا پکا بچا لکھا استعمال کریں۔ جائیضہ کا نہ ہو۔ گوشت اور پیوی سے



میں مرض و جنات

مریض پر حاضری کرنا | جب کسی کو لے کر بیمار کو دیکھنا ہو تو پہلے اپنے

عمل مذکور کو شیشہ یا کانڈیا چھراغ  
زیتا دیو پر ٹھہرا۔ اور مریض کو کہہ اسرار

بخشات کا حصار

کوئی شغل ناکھوں پر حصہ

وہوئی کے لئے

صدا کر دیں۔ تاکہ وہ چیز حاضر ہو تو فوراً ذیل کی آیت

سات مرتبہ آیات کو پڑھنے سے تپید عودا

رہنمائی سے بھی نرہوں میں تو ذیل کا عمل کا عقد پیر



کو آگ لگا کر سٹیک لیں۔ رئیس کو دعوتی دین فوراً چلنا چاہیں گے عمل یہ ہے:-

تَعَلَّقَتْ كَلْبَتَا طَلَيْتَا كَلْبَتَا حَقَائِقَ مَخْلُوقَاتِنَا فَنَأْتِنُ فِي حَقِّ حَقِّهِ سَارِقِي  
قُلُوبِهِمْ مُحَقِّقُونَ رَغْبَتُونَ فَرَحُونَ وَشَدَائِدُ وَكُفْرُهُ وَكَلْبَتَا حَقِّهِ كُفْرًا

رِيشِنَا هُمْ دَاغِي دُونِ وَجُودِ الْبَيْتِ احْصِمْوْنَ ۝

کیرٹوں پر محاضرات استعمال شدہ پرکے کوئے اس پر عمل کریں۔ اس

عمل کا چھٹی کر لینا چاہیے اگرچہ کرنا مزہ نہیں صدر تہ روزہ مذہب ناز عشا پر نہیں

اور حاضری کے وقت بھی اسی طرح انھیں تذکرے مرقم کریں عمل یہ ہے:-

يَا خَيْرَ اخْتَرْتَنِي يَا عَلِيْمَ عَلِيْمِي يَا كَرِيْمًا ارْتَدَيْتَنِي يَا كَاهِنًا دَقِي اَهْلِي فِي  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

جہات کو بھگانے یا جلائے کے لیے اجات کو جلائے کے لیے سرف

پائیں کان میں پڑھیں اور چھوٹیں تو جہات جلا دیں گے۔ پانی پر دم کر کے پلایا

جائے یا اور مریض کے چھوٹا جائے تو بھاگ جاویں گے۔ اگر آتا نہیں رتبہ پڑھ

کر پھونکا جائے تو عمل کرنا کہ موبادیں گے بسم اللہ الرحمن الرحیم

افھیلنے انشاء سے سوز کے آج تک پڑھیں اس آیت کا اضافہ کیا جائے

آیت یہ ہے:- قَاتِلْعَةً لِّمَهَابٍ ثَابِتٍ-

جہات کو پھلانے کے لیے اگر چلنے کی حالت میں جہات کو پھلانا

مقصود ہو تو سورۃ فاتحہ کو سات مرتبہ

پڑھ کر سات دفعہ چھوٹیں یا ایک ایک دفعہ پڑھ کر دم کر کے پانی پلا دیں۔ لیکن دیکھنا

چاہیے کہ کبھی نقصان تو نہیں دیں گے۔

مریض کے گلے کا تعویذ جب مریض جہات سے ہلکا ہو جائے تو اس کے گلے

آیت کو رکھیں۔ قلْنَا الْقَوَالَ صَوْبِي مَا احْبَبْتُ بِهِ الشَّيْءُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُعْطِيْكَ

رَاحَةً اللّٰهُ لَا يَعْزِضُ عَمَلُ الْمُفْسِدِيْنَ وَتَحْيٰى اللّٰهُ اَحْيٰى يَكْلَمُ مَا يَكُوْنُ

بِجِلِّ الْاَيَّامِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ فَعَلِمْنَا هُنَا اَلَكَا وَتَعَلَّمْنَا هُنَا اَلَكَا

وَلَا يَفْلَحُ السَّاجِدُ حَيْثُ اتَى السَّاجِدُ رَاطِلًا اَوْ نَوُوذًا يَكْلَمُ اتِ اللّٰهُ اَلَا تَأْتَا

مِنْ عَضْبِهِ۔ اَوْ تَحْكُمُ الشَّاحِصِيْنَ مَك۔

اور سورۃ مؤمن کی آخری آیات

اور یہ دونوں نقش بھی لکھے جائیں۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

۶	۱	۸	۷
۷	۵	۳	۲
۲	۹	۴	۱۵

گلے کی طبیط یہ انسانا طبیط انہی یا چاندی پر کندہ کر کے گلے میں لٹکانی

جائے جہات سے محفوظ رہے گا

مکان یا احاطہ کا حصہ اندر حر ذل تعویذ لکھ کر چھوٹی پھولی تیشیوں میں

بند کر کے گھر یا احاطہ کی چار دیواری کے اندر پلایا

کرشوں میں ذل کر لینے جائیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وکفی

بِاَیَّامٍ تَعْبُدُوْا اَیَّامًا مَّسْتُحَبَّةً اِنَّہُمْ مِّنْ سُلَکِمَانَ۔ سے مسلمان تک قال

عفویت من الجن انا ایتیک بہ قیل اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّتَاعِ مَا لَکَ وَ



عَلَيْهِ لَقَوَىٰ أَمِينٌ. فَإِنَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ وَهُوَ أَحْكَمُ الْخَالِقِينَ.

میری تعریف کھ کر کسی رسی یا مضبوط دھارے یا تار کے ساتھ بھی جاملے جاسکتے ہیں۔

### دیگر مکان کا حصار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي

لَا يَصْنَعُ مَعَ رَسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْكَرْبِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. آیت الکرسی۔ پادشاهوں کی مائت مرتبہ پڑھ کر

چاکریل پر دم کریں اور اس مکان کے چاروں طرفوں میں گام کریں۔

اگر کسی مکان میں غیبات آئینہ یا آگ لگاتے ہوں یا کوئی اور حرکت کریں

تو ان عملیات سے کام لیا جاسکتا ہے۔ نیز اس کے توفیق کھ کر پانی میں گھول کر

آسیب زدہ بگیاں انسان حیوان پر چھڑک دیں تو چند دنوں تک مکمل آرام ہوگا

جہاں کے حقوق ایسا کہ حدیث نبوی میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے

کسی انسان کو لافنی نہیں کر سالیہ دار و زنت کے نیچے

پیشاب پاشا نہ کرے اور نہ ہی غلطی بھیگنی چاہیے۔ ہڈی۔ گوشت۔ گدے

گھوڑے۔ اونٹ کے لیٹوں سے استغنیٰ پاکی کرنا منع ہے۔ کیونکہ یہ چیز جہاں

اور ان کی سواریوں کی خوراک ہے۔ اور سالیہ ان کے آرام کی جگہ ہے۔

### تعمیرات کا پتہ لگانا

مربع کو بچھا کر دہلی سے خوشبو لگا کر دیں اور

اس پر ایک دفعہ سورۃ مزمل پڑھ دیں اور خوشبو

سوخائی میں۔ اور مربع کو آنکھیں بند رکھنے کی ہدایت کریں۔ اور خوشبو سورۃ مزمل

پڑھ کر پچھونک مارتے جاؤں لہذا آنکھوں میں سب کچھ نظر آجائے گا جو

کچھ نظر آئے اس کا علاج لیا جائے۔ ہذا من فضل ربی

### صورۃ مزمل کا عمل

پاک صاف ہو کر خوشبو لگا کر ایک گوشہ مکان میں بیٹھ

جاؤں آؤں آخر درود شریف ۴۱ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھ

نماز عشا آتے لیں روز پڑھیں یا اکسین روز میں تعداد کو پورا کر لیں۔ توفیق ہو تو دینار

یوم میں چوبیس کر لیں و غلیف مذکورہ کو شراط حصار وغیرہ سے مکمل کریں ہدایت عمدہ

عمل ہے۔

### تسخیر کا بیان

تسخیر کے عملیات عالمین حضرات نے بڑی دھوم دھام اور حکایات سے پُر

اور دلچسپ انداز میں اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں لیکن عامل دعوے سے بیہوش

نہیں کھنکھن۔ بعض بالکل سخی انداز میں کہتے ہیں کہ اگر دنیا میں تسخیر ہوتی تو مسلم نہیں

دنیا میں کیا طوفان برپا ہوتے۔ بہر حال میرا یہ یقین ہے تسخیر کا جو دم و کم و کم و کم

ضرور ہے۔ اس کے بغیر جہاں بے آب و گیاہ اور بے آباد سنسان بیابان کی طرح

ہو جاتا۔ لیکن یہ سب روئی اسی تسخیر سے ہے مثلاً مال کی آواز بچے کے لیے

محبت ہے۔ اور بچے کے رسنے کی آواز مال کے لیے محبت ہے اسی طرح دیگر

حیوانات ہیں۔

میں نے عملیات اور تعویذات کو درج کر دیا ہے لیکن یاد رکھیے ان کے استعمال جائز

کے لیے تو میں اجازت دیتا ہوں۔ مگر ناجائز کرنے والے کا منہ کالا، وہ اللہ کے

نزدیک ذلیل ہوگا۔ اور دنیا میں بھی اس پر لغت ہوئی سکتی ہے۔ اس لیے جو لوگ

غلط راستے پر ہوں میری دعا سے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت فرمے۔ یہ بھی یاد رکھیں۔

دنیا کی دولت انسان کو گمراہ کر دیتی ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔ ان تمام عملیات کو

لا پہنچا اور علی سے کناہہ کش ہو کر زنا ہو گیا۔ اس لیے اٹھالی سے کام کریں۔ غدا آپ کے مال و دولت اور اولاد کی حفاظت کر گئے گا۔

**چلانے کے لیے** تین مرتبہ جھپور نغصہ کجہ۔ اللہ والذین امنوا اللہ

والتضع علی عینی۔ ایک مرتبہ۔ لیکن اکثر الناس کا یہ مسلمون حبیب

فلان بن فلان علی حب فلان بنت فلانۃ ویا مصعبہ القلوب

و یا معقلہ القلوب حب فلانۃ بنت فلانۃ۔ جھپورۃ لا

الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ کلمۃ نزلت کا عجز و

زعفران سے لکھ کر کسی چیز میں ملا دیں۔ میرے ایک خاص بزرگ نے مجھے یہ کھوا یا

تھا جو اکثر اوقات محبت پایا گیا۔

**پاس رکھنے کے لیے** اس تمویذ کو اسی طرح دائرہ میں لکھیں اور اپنے

پاس رکھیں یا درخت پر لٹکا دیں شکل یہ ہے۔

یا رب السراپیل مکتوب  
ہیت اکثری مکل۔ اللہ ۲۶ مرتبہ۔

بسم اللہ تارک الما لیں۔ اللہ ۶ مرتبہ۔ الرحمن الرحیم تارک اللہ

اللہ ۶ مرتبہ۔ یا لک تعدد السعیدین۔ اللہ اللہ عمرتہ۔ اھلنا

الصلو السقیم اللہ اللہ ۶ مرتبہ۔ صراط الذین اتقا اللہ اللہ

۳ مرتبہ۔ اللہ فلان بن فلان علی حب فلانۃ بنت فلانۃ

۳ مرتبہ۔ اللہ حبیب مکتوب تیل جلیل و جلیل

**دیگر عمل تسبیح** سورۃ منزل المرتبہ یا عوذ یا کفر یا تہیات۔ گیارہ نیچے

مطلوب کرے اور عمل کرے۔ یہ عمل کہیں نہ کر کریں۔ کوئی دن ناغہ نہ ہو۔ انشاء اللہ

جس جائزہ کام کے لیے کیا جائے گا درست ہوگا۔

**تسبیح مقدمہ باری** سورۃ باری آیت کو بارہ نیچے رات میں ملا دیں اور

پچھلے دو نفل اور اگر اس آیت کے دو نقش بھی

بادیہ ایک ہا زور رکھیں اور دوسرا

آپ باری بارہ میں آئی صغیر رکھ دیں

جہاں سے پہلی مرتبہ تھکے۔ اور اس صغیر

قرآن کو ایک مرتبہ ہر روز پڑھا کریں

آیت ہے۔ اور قرش بھی لکھ دیا ہے

واللہ اللہ اللہ علی ما اتقون۔ ۱۲۔ سبھی صغیر الذین اجروا

صفا و عین اللہ و عین اب شہید کا لکھنا کا لکھنا کلمہ

**شادی کے لیے وظیفہ** بعد نماز عشاء پیر گفتار کے کسی مانی نامے پر جا کر

۱۲ سبھی صغیر الذین اجروا  
۱۲ فلان بن فلان  
۱۲ دعاء اب شہید

پاؤں پانی میں رکھیں اور آیت لکھنا کلمہ

دھکے دھکے یا تہیات پوری کر لی آملی آخر خود درخون پڑھیں۔ نیز وظیفہ کے

دوران انگلیں بند رکھیں۔ یہ عمل سات روز سے کہیں روزانہ جاری رکھیں۔ اس

میل کے دوران بدبو دارا شارب سے پرہیز کریں اور خوشبودار چیزوں کا استعمال جاری

رکھیں۔

شادی کا دعوت

مشاور کا تعاون

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ كَمَا رَبَّاتُوا بِكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ عَلِيمٌ ۝

بجھاگے کو درمیں لانے کے لیے

اس تصویر کو لکھ کر بوجھ کے تلے رکھیں۔  
حصہ ۲: بوجھ ہٹا کر فائدہ مند ہو جائے گا۔

卷之六

فرودانه	عینہا	الی امہ	کی تقر
الی امہ	کی تقر	فرودانه	عینہا
کی تقر	الی امہ	عینہا	فرودانه
عینہا	فرودانه	کی تقر	الی امہ

ولا تخنونی انا الذی اودعہ اللہک۔ ارسطو تمی نہ کر کہ نقش کبھی نکھو دا جائے  
علمی فہم لا یقتضون صدقہم و علم فیہم لا یقتضون ولا تخانی

گھر میں مجبور کرنے کے لیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَكَيْدًا لَكَ يَا يُونُسَ لَكُمُ نَفْسٌ ۚ ادر فرما ۳۳ جہات کے میان میں لگے

کار بار کیلئے

[illegible]

من تشاء - وعز من تشاء - بيدك الخير - قل إن الفضل بيد الله - كلام  
نقش اپنے پاس کہیں تو فرمے۔ بسم اللہ - اللھم ہدک الصلاک لونی الذکر

لَكَ هَذَا قَالَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ هَذَا لَكَ وَكَانَ كَرَامَةً قَامَتْ فِي مَدِينَةِ

کلمے ہیں اور موریوں کا کھانا کھا سکتا  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 نقشِ گلے صفحہ پر ہے۔ اس کو عید کو گھر میں لو کہے  
 تشنّاءِ بغیرِ حساب۔ اور نقشِ گلے صفحہ پر ہے۔

وہو	الرزاق	العلیم
یا غنی	الرزاق	وہو

العلیم	یعنی	وہو	الذواق
العلیم	یعنی	وہو	الذواق

صحیح اچھننے کے لئے

میرے ایک دوست نے یہ عجیب لکھو ایسے اُتھائی کرے محبت  
 جی ایس ہے۔ واحد وارن معارف ایدہ مصطفیٰ

یاجیم	۸	۱۱	۱۲	۱
ماکر	۱۵	۶	۷	۱۳

١٥	٩	٧	١١
٢	١٤	٣	١١
٥	١٤	٣	١١
١٠	١٤	٣	١١

الذکائی کھجیص الذکائی

العلم	الرزق	يعاني	وهو
يعاني	وهو	العلم	الرزق
وهو	يعاني	الرزق	العلم
الرزق	العلم	يعاني	وهو

نهیض

۱۵	۳	۱	-
۲	۵	۷	۱۲
۵	۳	۲	۱۱
۱۰	۳	۳	۸
یامعيل	یامعيل	یامعيل	یامعيل

بسته



وَالَّذِينَ كَفَرُوا لِيُتْلُوهُنَّ بِأَنصَابِهِمْ  
وَأَن يُرَوِّعْنَ فِيهِمْ وَلِيُتْلُوهُنَّ

تیرنگے والے قلعہ میں جانت کے بیان کی گزرا سنا گئے والا تعویذ لکھ کر دیں  
آرام ہو گا۔ ایت یہ ہے۔ وان نکاد الذین کفروا لیذ القوزک بالبحارهم

جاء و جری ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجی گئی تھا اور مکہ کے علاقے کے لیے آنحضرت نے فرمایا صورتہ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ لی جائیں۔ کہم کیا جائے اور پلائی کی جانے لگی۔

اس تمویذ کو کھڑکے میں ڈال جائے آیت الکرسی۔ فلما

[illegible]

جا سکے۔ یہ بار بار چھٹنے سے نظر دور ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ پانی  
تین اوقات کھانے سے فطری طور پر کھینک دے گا۔ چاروں قبل اسرا حل  
باضہ کو کھلے تین تہہ الحمد للہ بڑھ چھینک دے۔ تین

طرح دیرتعمید نظر ہوگی اس میں شامل کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

برے آدمی سے بیاہ  
لغز تہنیت اچھو بیوی پارو کی سہلی آیت۔ قد جمع  
یوقوۃ التہنۃ الذی یوقوۃ الخدۃ کدہ ۱۰

توہمت اٹھا کر لوگوں کو کہہ دو کہ تمہارے رب کا نام ہے۔ جس عزت پر تم نے کھڑے ہو کر  
 الی اللہ واللہ سميع عما و رکنا کا اللہ سمیع لعیید۔ دیت عجبی عتیق

اس بات کو ملحوظ خاطر میں رکھ کر مخصوص تسمیہ بنا کر دی گئی ہے۔

ساخته است و گفته اند که هر کس تو بهیچ وجه، بفضل اللہ تعالیٰ بر عباد گناه  
الْعَادِلُونَ وَالْمُخْلِصُونَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - لَا تَسْتَدِرُّ بِكُمَا مَاتَ اللَّهُ - اَمْ كُنْ

سانس اور نچھوکا دم میرے ایک مہربان نے تجھے یہ عمل کروایا تھا مگر آواز

عمل آزمائے کا موقع ہلے بہر حال عامل کے پاس عمل ضرور ہونا چاہیے۔ عمل بالکل آسان اور مختصر ہے۔ جگر کا دیکھنا عیہ ہے۔ عمل یہ ہے۔ یا کافیا یا نشانی۔

اس کا پلو کرنے کے لیے منہدی، باہاؤن اور بھادول کی دریاں رات

اول آخر در شریف بعد اس کو کثرت سے پڑھتے ہیں۔ حتی کہ طلوع آفتاب ہو

دم کرنے کا طریقہ ایک نوابی لیکچر اس پر مبنی ہے، تبصرت مذکورہ لفظ



کی تہیں اور دھمی ہوئی جگر پر سے گزرتے جائیں اور نہ کورہ افنا ذکر پڑھتے جاویں۔ یاد رہے پانی کو دوبارہ استعمال نہ کریں۔ اسی طرح تین بار کرنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے درد رک جائے گی اور پھر چند روز کے عمل سے مکمل آرام ہو جائے گا۔

**نیم کھینٹنے کا طریقہ** | پہلی اینٹ یا مٹی کی چھوٹی کنگری کے کمر جان لکے دو

پہلے چھوٹی سو دواں رکھیں اس جگہ سے غصہ برکھاتے گھماتے زور یا دھمی ہوئی جگر کی طرف لیتے آویں اور سداً دم حقلاً حقلاً ایک ڈبہ زخم کرتے پڑھتے رہیں۔ درد اور زخم دھمی ہوئی جگر پر جرج ہو جائے گی۔ اور اگر زخم نہ ہو تو پانی دم شدہ دھا باندھ کر ڈال دیں اور پانے کا نعوذ اگے کھل کر درج کر دیں گا۔ اللہ تعالیٰ

**چٹائی کا عمل و دم** | یہ ایک جلدی بیماری ہے اور خافہ تین سخت موتی ہے

زیادہ ہوتی ہے۔ جن دونوں آم کے دھت کو پھل نکلیں کسی ایک رات کو صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ان پھولوں کو ہاتھوں پر ملتے رہیں اور سداً دم حقلاً حقلاً مونی زبٹ زخمیم ڈبہ پڑھتے رہیں یہی تین سالہ بچہ ہے۔ دم کرنے کے لیے سلام پڑھتے رہیں اور رخص کے اعضا پر ہاتھ پھیر دیں انشا را اللہ آرام ہو گا۔

**فصل کی پٹوں کے لیے** | سرتہ داسہارد اطباق ملن پڑھیں اور آخر میں

مینی د فہم کل انکافونین افعہ فہم زونینا اہ پڑھ کر کھا دیا رکھ پڑ۔ دم کر کے فصل کے اوپر چڑھ کر دیں یا ایک بڑا تو تیز کھڑکھیت کے منہ میں کسی اینٹ سے دب کر رکھیں کہ پانی اوپر سے گزرتا رہے انشا را اللہ فصل کے کیرے

رجاویں گے۔

**طلو کی پٹوں کے لیے**

سورتہ اصل کہیں مرتبہ پڑھ کر بیت پود کم کر کے کھڑوں کے سورخ میں ڈال دیں۔ ایک برجے کرے کر پیکر دودھ سے آدھ میں چھوڑا دیں۔ سات روز کے عمل سے سب کیرے دواں سے چلے جا دیں گے۔

**پھلوں کے پھل کی کام** | قرآن مجید میں واقعی سلام حقن قدر یا دھمی پڑھ

پھلوں کے پھل کی کام | کر دم کیا جائے ایک وقت میں گیا۔ وہ دھمی پڑھتے جاویں اس طرح دو تین دن میں پھل سے پھلے ہو کر کھانے جا دیں گے۔

**پٹوں کے چھانکے کا کام** | حسب ضرورت سروں کا تیل لے لیں۔ بسم اللہ

پڑھ کر تیل سے تیل کر دیں اس میں کچھ لکڑی پر لگاتے بہو صورت تین دن میں پھلے ہو کر کھانے جا دیں گے۔

**گھسیر کا بیان**

گھسیر ایک پھوٹا سوتا ہے جس کی جڑ کی دودھ تک جنم میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ ایک گولی کی طرح نکلتا ہے اس کے بعد اس کے منہ سے سفید پانی بہنے لگتا ہے۔ یہ ایک

ہلکے سا اوقات جہاں مو دواں سے مخالف سممت جانتا ہے۔ یہ ایک



موجودی مرقع سے جو کہ مذہبی کو بھی نقصان نہ سکتا ہے۔ گوشت کو تو چھوڑنا ہی نہیں  
آپ نے ہزاروں حضرات کو اکثر سیکتے سنا جو گاؤں میں لڑائی بڑگ کی میں نے  
کئی سال تک خدمت کی تو یہ فیض حاصل کیا جو گاؤں میں لڑائی بڑگ کی میں نے  
کے لیے جلا روک لو کہ درج کرتا ہوں۔ لیکن ایک بات یاد رکھیں یعنی مرقع ہند  
کریں۔ اپنی دکان چمکانے کے لیے نہ کریں ورنہ خدا کے ہاں مجرم ہو گئے۔

**گھیسر کا عمل** ۳۴  
ماذعشا رکے بعد گیا۔ روتہ دودھ شربت۔ پھر آیت: ذیل  
رکھیں۔ سُنْ قَوْلَ مَنْ تَوَلَّى تَرْجِمَ۔ سَلَامٌ عَلٰی نَفْسِیْ الْعَالَمِیْنَ  
سَلَامٌ عَلٰی نَفْسِیْ وَهَارُونَ۔ سَلَامٌ عَلٰی اَلِیَّاسِیْنَ۔ قُلْتُ یَا نَارُ کُوْنِیْ  
نُورًا اَوْ سَلَامًا عَلٰی اَبَوَاهِیْمَ۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طَلَبُیْ نَا اَوْ حُلُوْکُھُمْ  
خَالِدِیْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ۔ سَلَامٌ عَلٰی حَتّٰی مَطْلَعِ الدُّجْرِ  
اکیس یوم منکر کرنے کے بعد روبرو یا پچھونہ زون کے بعد حسب حاجت پڑھتے ہیں  
**سحر بر عمل گھیسر** ۳۵  
کیسوی روز آدھ سیر تیل مسجد میں ڈالیں اور آدھ سیر  
تیل میں کھانڈی رکھ کر سلام پڑھیں۔ جب صاب بن جائے تیل آٹا رو اور  
صاب تھوڑا سا تیل میں ڈالیں اور گھیسر کو لگا لیں اور کچھ اپنی اتیری کو لگا لیں  
اور تیری کو تیل میں گھیسر پر لگا دیں۔ اس طرح ہر سات دن لہ کر کریں۔ سات  
دم کریں۔ اتنے عرصے میں صرف اس تیل کو گھیسر پر لگاتے رہیں بفضلہ تعالیٰ بری  
تندرست ہو جائے گا۔ صدقہ قیامت کریں۔ یہ دم درد جوڑا درد پھوڑے

کے لیے مفید ہے۔ ۳۵  
**کرم کے لیے**  
مندرجہ ذیل آیات کو پڑھنے اور دم کے لیے استعمال  
کرنا شرح صمد، علم اور تعلیم کے لیے مفید ہے۔ رَبِّ  
فَتِّحْ لِّیْ صَدْرِیْ سَیْ یَفْقَهُوا قَوْلِیْ۔ اَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ  
خَلَقَ سَیْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ مَا لَمْ یَلْمِزْ لَکُمْ مَکَ۔ وَعَلَّمَکُمْ مَا لَمْ تَکُنْ  
تَعْلَمُوْنَ۔ وَکَلَّمَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَیْمَانِکُمْ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَیْکُمْ الْقُرْآنَ  
سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَلْاَنْبِیَاۡ۔ یَا عَلِیُّہُ یَا عَلَہُ الْعَبُوْرُ  
ہلنے کے لیے کسری یا زعفران سے کھانے کے لیے بھی کھانے  
سکتے ہیں۔  
**بچوں کو سنانے کے لیے** ۳۶  
بچوں کو خصوصاً شیرخوار بچے کو سنانے  
کے لیے اکیس مرتبہ اَوَّلُ اَمْرٍ دُرُودِ شریف  
پڑھ کر ان کو پھیر دیں پھر سولہ گاہ آیت ہے۔ وَصَلَّیْنَا عَلٰی اَآدَمِہُمْ  
وَاٰلِکَہْفِ مَسْکِیْنِ عَلَیْکُمْ دَا۔  
**قید یوں کی رہائی کے لیے**  
ابا درمضوں بیت سے آیت کریمہ کو ایک  
لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو قیدی  
بھٹ ماتا ہے جبکہ قیدی مظلوم ہو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ  
مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔ نیز ہر مشکل کا حُزب حل ہی ہے۔  
عام بیماریوں دل و دھڑکن  
یہ ایک گراں قدر نسخہ ہے جو کسی عالم نے  
اور سائب و سسے کا علاج  
آپ تک اس تفصیل سے نہ لکھی ہوگا

یہ مرض کا واحد سہارا ہے کہہ میں علاج جو اس کو کتوری۔ زعفران کا  
کاغذ یا پلٹ میں لکھ کر دمر میں ڈال دیا جائے۔ الحمد للہ یہ کھل میں نہ لگتا  
الحی القیم حین لاهی فی دیومۃ ملکہ وبقایہ یا کئی یا قیومہ  
کئی کئی سے پلا نہ کر کے لیے بھی خیر ہے۔

پہلی لمبی سے پلانا زہر کے لیے بھی مفید ہے۔

پہلو معاہدہ کرنے کے لیے  
اقل اخراجات و تشریف کیا یہ سمجھتا

وَاللّٰهُ مُخْرِجُ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ۔ رات بے رازش پڑھتے پڑھتے سو جاؤں، خواب میں میری نظر اُسے نکالے، عمل چند روز جاری رکھیں۔

نبی علیہ السلام کی زیارت کے لئے

درد و شرفِ ابراہیم کی کثرت سے بڑھا کر۔ رات کی تاریکی میں بڑھایا دینا

صلوات اور صدقہ متقاضی نہ ہوتا ہے۔

یہی کی حفاظت کیلئے جس عورت کا یہ سیدائش سے پہلے کر جانا ہو

فصل سے پھر ہم میں محفوظ رہے گا۔

بچہ کے برہنہ کے لیے

کے لئے یہ آیت پڑھنی چاہئے۔ اَوْ مَن كَانَ فَاٰحِشًا فَاٰحِشًا جِذَامًا

سندھ کے کھولنا جس آدمی یا عورت کو چند تہذیبیات گذر  
سندھ کے کھولنا جس آدمی یا عورت کو چند تہذیبیات گذر

علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "الرحمۃ فی الطب" (الحکمت) میں شیخ عبدالرحمن بن سالم کو بھی ایسی عیادت سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے کہا: بخدا میں نے ہندوستان کے سب سے بڑے بارہ برس بعد ان آیات سے کھول دیا تھا اور یہ تعویذ (تقریباً لکھ کر اس کی دہائی مانے سے) بڑے طریقہ اور لکھ کر بارش کے پانی میں ملا کر پیا جائے۔ نیز اس میں

فقہ ہے

فَإِنَّ هَذَا مُحَمَّدٌ

صلى الله عليه وآله  
جاءه

وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ  
وَعَجِبْ وَالْوَاجِبْ

عَوْرَتِي صَعَقًا - تَالِ الشَّعَائِرِ وَالْأَرْحَنِ إِنِّيَا خَوْعًا أَوْ كَرْهًا  
وَلَيْلَةُ الْجَبَلِ يَجْعَلُهُ ذَا وَ

قَالَ إِنَّمَا طَالِبُ الْعَيْنِ - إِنَّا قَتَلْنَاكَ قَتْلًا مُبِينًا  
وَنَدَبْنَا - وَكَهْوَ الْفِتَاحِ الْعَلَسْمِ - قَالَ صَوِّبْ مَا حَقَّقْتَهُ

卷之四

[illegible]



بِهِ اسْتَحْرَاجَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضْلِعُ عَمَلَ الْفَاسِقِ  
وَيُخَيِّرُ اللَّهُ الْحَقَّ يَكَلِّمَاتِهِ وَكَوَكِبَهُ الْبُحْبُورُونَ

برائے حاضر و غائب جاو و تعویذات وغیرہ

میرے ایک عزیز مگر مشہور عالم جاب سلام اللہ خان صاحب نے فرمایا کہ اسی نے اپنے تجربات میں سے جو عمل برائے عنوان بالا علوم کی خدمت کے لیے پیش کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے ہم ان کے تہہ دل سے شکور ہیں وہ لکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل چھ مندرجہ لغزش لکھ کر ایک تہذیب کر کے دہلی میں بیٹھ کر تبلی کے چراغ میں جلادیں ہر غلطی کو نقد کے شعلہ میں دیکھتے رہنے کی ہدایت کریں جو بیماری ہوگا نظر آوے گی اور علاج جاوے گی۔ نقوش یہ ہیں :-

نقش ۲۳

اساتہ اساتہ اساتہ	الوجہ	اجمل
۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

نقش ۲۵

ایلیس	زبون	زود	شاد
ایلیس	زبون	زود	شاد
ایلیس	زبون	زود	شاد
ایلیس	زبون	زود	شاد

زبون زود شاد

## زاد العالمین

مخدّدہ وفضلی علی رسولہ الکریم اللہ کا شکر ہے کہ میں نے تحفۃ العالمین کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ موجودہ دور میں بے عمل اور بے عملی بہت زیادہ ہے غلط تو ہم پرستی۔ جاو و غیرہ کو بھی رد کرنا ضروری ہے اور ان تعلیمات کو کھلنے والے اکثر حضرات اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات سے باخبر ہوتے ہیں، مگر مشکل اسوۃ رسول کے مطابق اور نہ عمل ہی کو ماننے ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری تھا کہ عالمین کے لیے بھی چند ایسے اصول و قواعد لکھ دوں جن کی پابندی ہر عالم کے لیے ضروری ہو۔ تاکہ ہر عالم اپنی مانت فاضل کرے۔ ان وجوہات کے پیش نظر میں نے اس رسالے کا نام۔۔۔ "زاد العالمین" لکھ دیا کہ ایک عالم کو اپنے عمل کے دوران کینا شیار اور اعمال کی ضرورت ہے اور وہ کیسے اپنے منزل مقصود کو حاصل کر سکتا ہے۔ میں اس رسالے کو لکھنے میں اللہ تعالیٰ کی مدد چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس رسالے کے ذریعے بہت سے عالمین و قوم کو نیک اعمال کی توفیق و سعادت بخشے گا۔ آمین۔

ضرورت اس دور میں ان تعلیمات کی ضرورت اس لیے ہوتی کہ دنیا کے ہر خطے میں لوگ اپنے مخصوص طریقوں سے علوم کو متاثر کرتے ہیں۔ اپنے من گھڑت دھکوسوں کو ایک فی کا درجہ کے کردار سے دے

کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں جیسے پرانے زمانے کے عبادت گاہوں اور مسجدوں کے ٹوٹے ٹوٹے اور جدید دور کی شہدہ بازی، تخیل نظر دیگر طریقہ رائے تاہم یہ سب کام لے کر دنیا کو گمراہ کیا جاتا ہے اور کیا جا رہا ہے جو چیز عمل میں آجائے وہ قطعاً درست ہے۔ اگرچہ سلاطین مذہبی نظر سے اس کے برعکس ہی کیوں نہ ہو اس لیے مذہبی نظریہ کو عملی جامہ پہنا کر دونوں کو ہم آہنگ کرنے کے لیے اور اسلام کی صحیح علمی صورت آشکار کر کے عوام کے سامنے پیش کرنے کے لیے اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ یاد رکھیں علمیات کی بنیاد صحیح علم پر ہے۔

**اہمیت** اس عمل کی اہمیت واضح ہے کہ دنیا کے علوم و علمیات میں جادو و جہالت کی حالت مستحکم ہے لیکن الہی طریقے اس سے کہیں زیادہ قوی اور غالب ہیں۔ یقین کے تحت کو دربار سلیمان میں دنیا کا ایک عالم مال کا کام تھا۔ اس لیے عمل کے لیے علم صحیح کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جب علم صحیح اور عمل کا اس موگنا اور تمام مدارج عمل طے ہوں گے تو دنیا کی تسخیر اور سہارا کی معراج کے دروازے کھل جائیں گے۔ حتیٰ کہ خداوند تعالیٰ ہاتھ پاذن۔ کان۔ آنکھ بن کر اپنی رضا مندی کے ماحصب سے نوازیں گے اور یہی مقصود ہے۔

**اعمال بالقرآن** قرآن مجید انسانیت تک تمام کتابت کے یہ ہے جہاں تک قرآنی آیات کے اعمال کا تعلق ہے اس کی تفصیل عربوں سے استفادہ سے بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ قرآن مجید اور احادیث

روایتی درجہ بنیادوں سے شفا حاصل کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **فیشفا بالقرآن**۔ میں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ قرآن مجید کی آیات ان تمام خصوصیات کی حامل ہیں جن کا تعلق انسانی جسمانی و دیگر مخلوقات کی اصلاح کے لئے ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ کھانہ کھانے کی ایک جماعت نے مارگریڈہ اسٹک گریڈ کا علاج صورتہ فاقہ پڑھ کر دم کرنے سے کیا۔

**دوسری روایت** احمد اور ترمذی میں عبد اللہ بن جابر سے روایت ہے جو قرآن مجید میں نازل ہوئی ہیں کہ باہاں یا رسول اللہ فرمائیے آپ نے وہ سورۃ المہربنے جس میں ہر بیماری کی شفا و دوا ہے۔

**تیسری روایت** دارمی میں ابن مسعود سے موقوف بیان ہوئی ہے کہ سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیات آیتہ الکرسی اور سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات دہانے شخص پر دم کرنی چاہئیں۔

**چوتھی روایت** ابن ماجہ نے ابن مسعود سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شفا دل سے شفا حاصل کرو۔

ایک شہید۔ دوسرا قرآن مجید۔ قرآن کے بارے میں اس حدیث کا مفہوم پڑھنے دم کرنے کو کہہ دینے کے لیے عام ہے۔

ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ہیں رسول مقبولؐ نے فرمایا سب سے بہتر دوا قرآن کی دوا ہے۔



۴۲

— ابنِ حجرؒ میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب حضور پاکؐ سوختِ بارِ موسیٰؑ تو میں دونوں آخری شکل پر پہنچ کر کہتی تھی۔ اور آپؐ کا دست مبارک جی آپ کے جسم پر پھیر کرتی تھی۔

### اعمال بالحدیث

اسی طرح صحیح حدیث میں جہاں بھونک کی بہت سی روایات ہیں جن میں کوئی غلطی ظاہر نہ ہو وہ تحریر میں لانا

مشکل ہے۔ لہذا احادیث سے بھی دم کرنا ناچھیرنا درست ہے۔

### مہمل حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو پچھنے کو...

### بات حضورؐ تک آنی تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ اعوذ بکلمات

اللہ العظامات من شتوا خلق یُحدّثہ تکرر فی اثرہ ہوتا۔

### دوسری روایت

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام جب اپنے بستر میں جلتے کا ارادہ فرماتے تو بیٹوں آخری

قل پر کہ راجی دونوں تھیلیوں کو پھونکتے پھولتے دونوں ہاتھوں سے اپنے تمام بدن کو تین مرتبہ مسح کرتے۔

اسی طرح احادیث کا بہت سا ذخیرہ جن کا تصدیق دعواتِ بابِ الطہیۃ

ہے کتب احادیث میں دیکھیں تو واضح ہوگا کہ قرآن و حدیث انسانی جسم اور روح

کی اصلاح و تندرستی کے لیے کس قدر مفید ہے۔ اسی کے طریقے بالترتیب لکھے

جاتے ہیں۔

### دم یا منتر پکھنا

جیسا کہ اوپر والی حدیث جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اسے صاف ظاہر ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۴۳

خود اپنی ذات کے لیے دم پکھالتے تھے۔ اسی طرح دیگر احادیث اور صحابہؓ کے معمولات سے ظاہر ہیں جن سے یہ ثابت ہے کہ صحابہؓ قرآنی آیات کو عمل میں لاتے اور تجربہ فرماتے۔ اسی طرح احادیث میں وارد دم بھونک کو عمل میں لاتے تھے۔

### دم یا منتر کرنا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام ہمیں دم کرنے اور منتر کرنے کی اجازت فرمائی۔ اسی طرح صحابہؓ

کی اس اجازت کا واقعہ جنہوں نے ایک ناگزیرہ/سنگ گزیدہ کو دم کیا اور چاہیں

کہ وہاں کوٹھنا بھی لیا۔ نیز اس صحابی کا واقعہ جس نے سورۃ مومنہ کی آخری آیات

سایہ دہلے کے کان میں پڑھیں تو جین جلی کر لکھ ہو گیا۔ علیؑ بذاتِ نقیصہ بہت سی

روایات مروی ہیں۔

### پانی پر دم کرنا

حضرت فاروقؓ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص بارش کا پانی لے کر اس پر آیت الکرسیٰ اچھڑائے

مٹی شریف پڑے گا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے

جبریلؑ مجھے بتایا جو شخص اس پانی کو سات دن پئے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر بیماری

سے بری کر دے گا۔

### منتر پکھنا

قرآن مجید یا حدیث پاک کی ادویہ کی پیٹ یا کافور بکھر کر پکھنا

اور اب اوقاتِ مریش کو پھینے مارنے یا آسپ زدہ جگر پر پانی

میں مل کر چھڑکنے سے شفا ہو جاتی ہے کانزہ رنگوں کے معمول تو لکھ کر دیا گیا

یا دواؤں یا سحر میں لگو لے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ کھانسی بھی رخصت کی گئی ہے

سے فائدہ حاصل ہوتا۔

### صاحبِ محمد بن حسین

علامہ محمد بن محمد الخزاز شیخ فہمی فرماتے ہیں کہ حدیث

میں مروی ہے جس مال یا اولاد کو آیت الکرسی پڑھ کر

دکھایا جائے یا لکھ کر رکھ دے یا بیکے کے گنگے میں ڈال دے گنگے شیطانی اس

مال و اولاد کے قریب تک نہ جڑے گا۔

### رزقِ حلال

کسی عامل کے لیے ضروری ہے کہ وہ حلال کھانے سے کھائے

کیونکہ اللہ کے انسب، کو بھی یہی حکم تھا اور یہی حکم

مومنوں کو ہے اس لیے بزرگانِ دین اپنے ہاتھ سے کسب کر کے کھائے

تھے۔ لہٰذا کھانے کو بہت برا جانتے اگرچہ بوقتِ تنگی جائز ہے۔ اس لیے

جو عامل اس اصول کو نظر رکھیں گا اس کو نقصان نہ آئے گا۔ اور اللہ سے

رزق بھی ملتا ہے گا۔

### واقعہ رابہب

اپنے زمانے میں ایک عابد رابہب بہادر میں رہا

کرتا تھا۔ ایک دن اللہ کی آزمائش ہوئی۔ بھوک

میں جب دلپس ہوئے تو اسی گھر کی کتہ میچھے لگ لگا۔ قریب تھا رابہب کو

کھاٹ لینا مگر رابہب نے ایک روٹی اس کی طرف بھینک نہ دی۔ کتہ وہ روٹی کھا

کر پھر پیچھے لگ گیا۔ اسی طرح تینوں روٹیاں رابہب سے کھا لیں۔ اور پیچھے لگا

ہوا۔ آخر رابہب نے کتے کو مٹا لپ بڑھ کر کہہ کر تو کتہ بے حیہ سے

تیسے مالک کے گھر سے تین روٹیاں لیں وہ بھی کتے کھلا دیں اور اب بھر

کھائے کو آئے۔ کتے کو خدا نے زبان دی۔ کہنے لگا۔ ملے رابہب بے جا

### صدقِ مقال

عامل کو زبان کا سچا ہونا چاہیے بلکہ ظاہر و باطن ایک

جیسا ہو۔ اگر قول و فعل میں تضاد ہوگا تو عامل نہیں بلکہ

بہر دو یا ہوگا۔ اس لیے قول و قرار کا پکا جو۔ ظاہر باطن میں صاف ستھرا ہو۔

تنہا ترشی اور کسی بھی شکل میں سچ کو نہ چھوڑے۔

### واقعہ پیمبرؐ کا درجہ میلانی

ایک دفعہ آپؐ نے طلب علم

عمل کے لیے سفر کا ارادہ

فرمایا۔ والدہ سے اجازت حاصل کی۔ ماں نے جانے سے پہلے وحیت فرمائی۔

کہ بیشا بھوٹ نہ لوں پانچ بوٹا اور سفر خرچہ دیا تو آپؐ مغربیہ روانہ ہوئے

دوران سفر ڈاکوؤں نے تمام قافلوں کو ٹوٹ لیا۔ تنہا کہ آپؐ سے بھی ایک ڈاکو

نے پوچھا کہ آپؐ کے پاس کیا ہے۔ آپؐ نے جواب دیا چالیس دینار۔ ڈاکو ایک

بہ خیاں سے چھوڑ گیا کہ جس کے پاس رقم ہو وہ کہہ بتا دے! اس کے بعد

توے میں نہیں۔ کیونکہ مجھے اگر کسی دن کھانا نہ ملے تو میں اپنے مالک کا در

نہیں چھوڑتا۔ اور میری حالت یہ ہے کہ ایک دن کھانا نہ ملنے کی وجہ سے تو نے

درد و بھڑکنا شروع کر دیا ہے اور مالک حقیقی کا در چھوڑ دیا ہے۔

اسی اصول کو حضرت نضر علیؓ نے اپنے سامنے رکھا۔ قرآن مجید کا

معنا لکھ کر سورۃ کہف پڑھ لیں۔ اور یہی اصول جناب حضرت عبدالقادر

جلانیؒ نے اپنا تالیف کیا۔ جناب علیؓ جو بڑی جناب حضرت خرم الدین صاحبِ ادر

جنگریے شہناشاہِ اولیا و غلام نے تذکرہ لکھا ہے۔ تفصیل کے لیے ان کی کتب

کا مطالعہ کریں۔



دوسرا اُگوایا۔ اُس نے تم جہین لی اور آپ کو پیکر اپنے سرور اسکے پاس لے گیا  
 ڈاکوؤں کے سرور نے سوالات کیے۔ ایک سوال یہ تھا کہ آپ نے پچھ کیوں  
 بولا ہے؟ آپ نے جواب دیا جب میں نے گھوڑے چلنے کا ارادہ کیا تو میری  
 ماں نے مجھ سے جھوٹا برسٹنے اور سرج ہونے کا عندیہ لیا تھا۔ اس لیے میں اپنی  
 ماں کے عندیہ کا خیال رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس ڈاکو کا ذہن کھول دیا۔ وہ  
 سوچ میں پڑ گیا۔ بالآخر کہنے لگا کہ آپ اپنی ماں کا عندیہ توڑنا نہیں چاہتے اور  
 ہم ہیں کہ اپنے حقیقی مالک کے عندیہ کو بڑی دلیری سے توڑتے چھوڑتے ہیں۔ والد  
 ہاتھ نکالیں میں آپ کے ہاتھ پر عہد (پہنچاؤں) کرتا ہوں اور تو میرا تاجوں کل  
 آئینہ ایسا کام نہیں کر ڈینگا۔ اور اپنے دوسرے ساتھیوں سے مخاطب  
 ہو کر کہنے لگا آپ لوگوں کا خیال یہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جہالت میں  
 تو جہاں سرور تھا اور اب بھی تو جہاں سرور ہے۔ وہ بھی تاج پر ہو کر مکان  
 ہوئے۔ یہ ہے سچائی جس کی برکت سے بڑے بڑے ڈاکو توبہ کر گئے۔  
 اسی طرح اللہ کی راہ میں باقی بات کہنے میں کسی سے ڈر خوف محسوس نہ کرے

**مہتاب پر صابر ہو**  
 اگر راہِ خدا میں یا عمل کے لئے میں یا  
 خدمتِ خلق کرنے میں کوئی تکلیف آئے

اس پر صبر کرے شکہ شکایت نہ کرے۔ اگر صبر کرے سہ تو تقویٰ بھی ہو تو  
 نصیرِ جمیل بن جائے۔ بزرگانِ دین نے اقامتِ دین کے لیے بڑی سے  
 بڑی مشکلات کو برداشت کیا۔ کیونکہ جہاں پھول ہو وہاں کھٹنے اور جہاں  
 شہد و ناں ڈسنے والی مکیاں اور جہاں مراتب پہلوانی مشکلات ضرور

ہوتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان اور قید کی مشکلات سے گزر کر تختِ مصر  
 پر فائز ہوئے۔ بیکہ بزرگانِ دین توقید و سولی کو برداشت کر گئے لیکن اللہ کے نبی  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقِ عمل کو زندہ کر کے خود زندہ جاوید زندگیاں  
 داخل ہوئے۔ حضرت شاہ شمس تبریزی اور علین الحق کی آواز کو یاد رکھیں۔

**سچی ہو جو سچیل نہ ہو**  
 حضور کا فرمان ہے، الشیخ فقیہ حقین اللہ و  
 سخی اللہ اور جنت کے قریب ہو جائے اور جہنم سے دور ہو جائے۔ اسی طرح  
 سچیل آدمی اللہ اور جنت سے دور اور جہنم کے قریب ہو جائے۔ تمام بزرگانِ  
 سخاوت بہت زیادہ کرتے تھے۔ اگر ادبِ والد اور بزرگان کے واقعات بیان  
 درج کر کے تو ایک عجیب بات ہوگی۔ موجودہ دور کے بزرگوں کی طرح مریدوں  
 کو کوٹے والا نہ ہو۔

**مومن حقیقی نہ سمجھے**  
 عاملِ انِ وظائف و تسبیحات کو مومن حقیقی نہ سمجھے  
 بلکہ وسیلہ اور سبب جانے کیونکہ بذاتِ خود اللہ تعالیٰ مومن حقیقی ہے۔ اللہ  
 تعالیٰ جب چاہتا ہے ان کو مومن بنا دیتا ہے۔ جب چاہے نہیں بناتا۔

**صاحبِ کمالات عزیزی کی لڑائی**  
 حضرت سید احمد ولی نبی  
 شاہ رفیع الدین کمالات عزیزی ہیں لکھا ہے عاملِ کونام احکامِ غلامِ برتر  
 کی پابندی کرنی چاہیے۔ دائرہ شریعت سے باہر نہ سوار ہاں کونام احکام  
 زریہ بخیل۔ بعض۔ حد بکر محبت دنیا و جاہ و فخر و یا اور عجیب سے پاک  
 کرے۔ اور صبر تو کل۔ رضا۔ قناعت۔ علم اور علم سے متصف کرے

اور دل کو ہر وقت حق تعالیٰ کی یاد سے وابستہ رکھے۔ یہاں تک کہ کسی دوسری چیز کی محبت باقی نہ رہے۔ اور روزی حلال سے گذر بسر کرے (۱) ملازمت۔ بشرطیکہ اس میں کفر اور ظلم کی مدد نہ ہو۔

### رزقِ حلال کے چار اصول :-

خلاف شرع کوئی امر واقع نہ ہو  
(۲) کھیتی بشرطیکہ شرع کے مطابق مزد و رول کا حق ادا کرے  
(۳) تجارت۔ مباح چیزوں بشرطیکہ عیب اور نقصان مشتری پر ظاہر نہ کرے  
پورا ناپے پورا تولے۔

(۴) پیشہ اور کاریگری انہیں شرطوں سے پورا کرے۔ سچ بولے۔ اور با وضو رہے نیز

نویں ذوالحجہ۔ دسویں محرم۔ براہ کی تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ اور کیسویں اور ہجرات کا روزہ ترک نہ کرے۔ اور بدبودار اشیاء پر پیاز لہسن حقہ وغیرہ سے پرہیز رکھے۔ کپڑے صاف اور بخورات کا استعمال کرتا رہے۔ ہر عمل کی ابتداء درود سے کرے۔ اسی پر ختم کرے۔ گوشہ تنہائی میں رہے۔ جہاں کوئی شور سنائی نہ دے۔ جلدی اتر نہ ہونے سے کسی عمل سے اکت نہ جائے اور اعدادِ عمل میں کمی بیشی نہ کرے۔ اور ہر عمل کے بعد تین دفعہ یا چھ دفعہ کہے۔ جب تک عامل ان شرائط پر پورا نہ اترے۔ نتیجہ بے سود ہوگا۔





اولیاء کرام رحمہم اللہ کی زندگی میں جا بجا مکاشفات غیبیہ اعمال پر فرشتوں اور نورانی مخلوق سے ملاقاتوں کا تذکرہ ملتا ہے جو خود ساختہ مہرِ گھڑت اور بنائی ہوئی کہانیاں نہیں

بلکہ قرآن اور مستند احادیث سے ثابت شدہ واقعات ہیں۔ تفصیل کتاب ہذا میں ملاحظہ فرمائیں۔

## اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

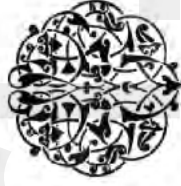
- 11 ..... خطبہ مسنونہ
- 13 ..... عرض ناشر
- 15 ..... پیش لفظ
- باب اول
- وہ اعمال کہ جن کی ادائیگی پر فرشتے اتر آئیں
- 21 ..... ہاضموئے الے کے لیے فرشتے کا نزول
- 22 ..... ہاضموئے اکاب اور فاکوہہ
- 24 ..... اہل ذکر کی مجلس پر فرشتوں کا نزول
- 30 ..... قرآن پڑھنے سے فرشتوں کا نزول
- 32 ..... قراءت قرآن سے فرشتوں کے نزول کو پانے والا ایک اور فرض تخصیص
- 33 ..... مسجد میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں پر فرشتوں کا نزول
- 34 ..... سوائے وقت آیت لکھنے پڑھنے والے پر فرشتوں کا نزول

جمعیہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

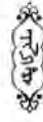
اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

ابورحمان نعیم الرحمن

عزیز آباد



ناشر ————— دارالاندلس



مرکز القا وسیہ 4۔ ایک روڈ چوہدری، لاہور

Ph: 042-7230549 Fax: 7242639

www.dar-ul-andlus.com



۳۸	ایک باہر گت اور قدردانی رات میں فرشتوں کا نزول.....
40	استقامت اختیار کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول.....
42	تہجد گزار کے لیے فرشتوں کا نزول.....
43	نہر اور صبر، جماعت ادا کرنے والوں پر فرشتوں کا نزول.....
44	اشراق اور علم کی نگاہیں ادا کرنے والوں پر فرشتوں کا نزول.....
49	جمعے کے لیے اول وقت آنے والوں پر فرشتوں کا نزول.....
54	بیابان میں انسان واقامت کہہ کر تھا نماز پڑھنے والے پر فرشتوں کا نزول.....
55	عدم موجودگی بھائی کے لیے دعا پر فرشتے کا نزول.....
57	اللہ کے لیے کسی بھائی سے ملاقات پر فرشتے کا نزول.....
58	راہِ خیر میں خرچ کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول.....
59	قطع کسی کے باوجود صلہ رکھنے والے پر فرشتے کا نزول.....
61	مریض کی عیادت کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول.....
63	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قدردان پر فرشتے کا نزول.....
66	ذوقِ بے حواسی پر فرشتوں کا نزول.....
68	ایک سعادت مند کے جنازے کے ساتھ فرشتوں کا چلنا.....
70	رحماتِ کرم سنبھالنے پر درود بھیجنے والوں پر فرشتوں کا نزول.....
71	اکرام الہی اور تقویٰ اختیار کرنے والے مسافر کے لیے فرشتے کا نزول.....
72	وین کے طالب علم کے لیے فرشتوں کا نزول.....
73	قربِ قیامت میں اور عین کے مومنوں کے لیے فرشتوں کا نزول.....
74	فقر آخرت اور دنیا کی میں مشغول افراد کے لیے فرشتوں کا نزول.....

## اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

### باب دوم

#### وہ اشخاص کہ جن پر فرشتوں کا نزول ہوا

79	سیدہ مہر بخت کے لیے فرشتوں کا نزول.....
82	سیدہ وحیدہ کبریٰ رحمہ اللہ کے لیے فرشتوں کی آمد.....
84	سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول.....
86	سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے جبریل امین علیہ السلام کا نزول.....
86	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے فرشتوں کا نزول.....
88	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول.....
89	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول اور حلام.....
90	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول.....
91	سیدنا ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرشتوں کا نزول.....
92	سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے ستر ہزار فرشتوں کا نزول.....
94	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لیے فرشتوں کا اپنے چہرے سے صابو.....
95	ایک صحابی کے لیے تیسرے آسمان کے فرشتے کی مدد.....
96	سیدہ حمزہ اور سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہما کے لیے فرشتوں کا نزول.....
97	حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول.....
102	مقتل میں تکلیف آنے پر "اسم اللہ" کہنے پر فرشتوں کا نزول.....
104	حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے جبریل اور میکائیل علیہما السلام کا نزول.....





إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۚ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْيُنَكُمْ وَيُغْفِرْ لَكُمْ  
ذُنُوبَكُمْ ۚ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

”اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو، میں اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔ گووا اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، (پھر) اس سے اس کی بنی کو بچاؤ اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مراد اور نیک چل چکا اور انہیں (زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے (بچو)۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور میری (کجی اور کھری) بات کو۔ اللہ تمہارے اعمال سنوار دے گا اور تمہارے ناموں کو صاف کر دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، یقیناً اس نے عظیم جالبی حاصل کر لی۔“



۱۱) (مسند احمد: باب تصوف الصوفیاء، حصہ شہید، ۶/۶۸۸ و ۶/۶۸۹: ۱۲۶/۸)

۱۲) (رواہ ابی یوسف والدارقطنی، ۱۰/۱۰۱: ۱۰۱ و ۱۰/۱۰۲: ۱۰۱) (مسند احمد: باب تصوف الصوفیاء، حصہ شہید، ۶/۶۸۸ و ۶/۶۸۹: ۱۲۶/۸)

۱۳) (مسند احمد: باب تصوف الصوفیاء، حصہ شہید، ۶/۶۸۸ و ۶/۶۸۹: ۱۲۶/۸)

۱۴) (مسند احمد: باب تصوف الصوفیاء، حصہ شہید، ۶/۶۸۸ و ۶/۶۸۹: ۱۲۶/۸)

۱۵) (مسند احمد: باب تصوف الصوفیاء، حصہ شہید، ۶/۶۸۸ و ۶/۶۸۹: ۱۲۶/۸)

۱۶) (مسند احمد: باب تصوف الصوفیاء، حصہ شہید، ۶/۶۸۸ و ۶/۶۸۹: ۱۲۶/۸)

۱۷) (مسند احمد: باب تصوف الصوفیاء، حصہ شہید، ۶/۶۸۸ و ۶/۶۸۹: ۱۲۶/۸)

۱۸) (مسند احمد: باب تصوف الصوفیاء، حصہ شہید، ۶/۶۸۸ و ۶/۶۸۹: ۱۲۶/۸)

۱۹) (مسند احمد: باب تصوف الصوفیاء، حصہ شہید، ۶/۶۸۸ و ۶/۶۸۹: ۱۲۶/۸)

۲۰) (مسند احمد: باب تصوف الصوفیاء، حصہ شہید، ۶/۶۸۸ و ۶/۶۸۹: ۱۲۶/۸)

## عرض ناشر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلَوةُ وَ السَّلَامُ عَلَى الشَّرِيفِ  
الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُؤْمِنِينَ. آمَنَّا بِعَدَا  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہ شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے، ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی انویسٹ اور غم نہ کرو بلکہ اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو۔“ (حکم مسجد: ۳۰)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو بشارت دی ہے جو ایمان لانے کے بعد اللہ کے دین پر ڈٹ جاتے ہیں، پھر آنکھیاں کھلیں، طوفان آجائیں۔ لیکن دنیا کی کوئی طاقت ان کے پائے استحکام کو ٹھنڈ نہیں دے پاتی۔

زیر نظر کتاب ”**بَحْثُ فِي تَرْغِيْبِ الْمُتَّقِينَ**“ محترم بھائی ابو الریان نعیم الرحمن کی بہترین کاوش ہے۔ انہوں نے اس میں ایسے اعمال اور افراد کا تذکرہ کیا ہے جن کی روشنی میں کیا ہے کہ جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے اترتے ہیں۔ آخری باب میں ان لوگوں کا

اعمال ایسے فرشتے اتریں

14

اعمال ایسے فرشتے اتریں

15

تذکرہ بھی ہے، کہ جن کی بد اعمالیوں کی وجہ سے رحمت کے فرشتے دور ہو جاتے ہیں۔ نبی  
بھائی نے بہت محنت کر کے کتاب کو مرتب کیا۔ اور ملک کے ممتاز علماء جن میں ابو الحسن ہمدانی  
احمد ربانی اور مفتی اعظم حجاز رحمہ اللہ نے کتاب کو پڑھا اور توثیق فرمائی۔

دارالاندلس کے رئیس ابو عمر شیبانی بھائی نے اس پر مزید محنت کی۔ بالآخر فاضل پرویز  
حافظ عیدالسلام بن محمد رحمہ اللہ کی خدمت میں بھیجا گیا انہوں نے مکمل کتاب پڑھنے کے بعد اس  
کو بہت سراہا اور تقریقی لکھات کہے، جو مولف کے لیے ایک اعزاز ہیں۔ واللہ العہد

محمد سبیل اللہ خاند

مدینہ "گلہ آزادانہ"

۸ محرم ۱۴۶۶ھ

## پیش لفظ

و جاتی ہے۔ آدم علیہ السلام کا بیٹا مصائب اور مشکلات میں گھرا ہوا ہے اور ان مصائب سے  
بہکا رہا حاصل کرنے کی کئی سی سعی کرتا ہے، لیکن اس کی انجھٹیں اسی طرح برقرار رہتی ہیں۔  
شکا ہوا بندہ درد کی شکرین کھاتا پھرتا ہے، کبھی کسی آسمان پر تو کبھی کسی درگاہ پر اور کبھی  
کسی بڑے عہدے پر قافز انسان تک رسائی کرتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی  
مشکلات کے حل کے لیے کسی صالح انسان سے دعا کرواتا ہے۔ کھانا جاکو ہے، لیکن وہ  
ایسے طریقے نہیں اپناتا، جن کے اپنانے سے نہ صرف اس کی ضروریات پوری ہوتی ہیں بلکہ  
اس کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جاتی ہیں۔ ان طریقوں میں سرفہرست وہ اعمال صالحہ ہیں  
جن کے کرنے سے عرش کریم کا رب خوش ہو کر اپنے مقرب فرشتوں کو انسان کا معائنہ بنا کر  
نازل فرمادیتا ہے۔ یہ معائنہ مختلف صورتوں میں ہو سکتی ہے۔

- ۱ ایمان والوں کے لیے دعا کرنا۔
- ۲ ان کی سفارش کرنا۔
- ۳ ان سے اللہ کے لیے دعائی کرنا اور مشکل مراحل میں ان کا ساتھ دینا۔
- ۴ انھیں غم اور پریشان کن حالات میں تسلی دینا۔



ہیں اور نہ کوئی بات کہتے ہیں، مگر اسی کے حکم سے<sup>۱۶</sup> یہ دلیل ہے ان کی کمال اطاعت اور مطیع ہونے پر۔ کیونکہ وہ کوئی عمل کرتے

ہے جسے ام احمد بھٹہ نے اپنی کتاب ”مسند احمد“ میں نقل فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

« أَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ نَبِيٌّ قَالُوا أَفَطَرُ عِنْدَهُ كَذَّابٌ إِذَا افْطَرَ عِنْدَ كُفْرِهِمْ »

الصَّائِمُونَ وَ أَكَلُ طَعَامِهِمْ الْإِيمَانُ<sup>٢٣</sup> وَ تَنَزَّلُ عَلَيْكَ الْمَلَائِكَةُ ②

۱۰ "شک نہ کر یہ سناؤ حضرت" کہ

[illegible]

يَقُولُ: «أَفْطِرُ عِنْدَ كَسِّ الْعَصَائِمِ وَكُلِّ طَعَامِكُمُ الْإِبْرَارِ وَتَنْزِلُ

عَلَيْكُمْ السَّلَامُ الْكَافَّةُ «روزہ دار تمھارے ہاں روزہ افطار کرتے رہیں، نیک

لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہے اور تمہیں

*(Continued)*

یہ حدیث مسموں کے بڑوں کی اہمیت کو واضح کرنے والی ہے۔ اب فرشتوں کے بڑوں

عادات سے آگاہ ہو جانے کے بعد کون اس کا رنج و غم سے پیچھے رہے گا۔

بندہ ضعیف اپنے خالق و مالک کا شکر گزار ہے کہ جس کی توفیق سے اس موضوع پر

فاز جہاں تو اب اکابر سے ملتا ہے

ہم نے ان کے لئے بنائے اور

سرف و سرف ہویت عطا فرمائے۔ رب اریم سے یہ جی دعا ہے کہ وہ میر

ہر ایک کو اپنی مثال آپ کے لئے میری تربیت کرنے

۵۔ رب احصیٰ کیا، کیا صفت

۱۰

- الفديرة: ٤/٥، ٤، ٥، ١٠، ٢

شهادة احمد: ٢٠١/٣ - شيوخ الباشي شرفا في اس حللته محمد تميمي قرار ديا

٧٨٦٥٠

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

میں اپنے معزز اساتذہ کرام شیخ متقی محمد اصغر حازم رحمہ اللہ، شیخ محمد اسماعیل بلوچ رحمہ اللہ اور فضیل الشیخ میسر حمزہ ربانی رحمہ اللہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے قیمتی وقت سے فرستہ نکال کر کتاب کو پڑھا اور اس کی توثیق فرمائی۔ اللہ ان کے علم و عمل میں برکت فرمائے اور انہیں نفع دینے والی صحت عطا فرمائے۔ محمد نور بلوچ اور رانا محمد آصف خان کا شکر گزار ہوں کہ کتاب کی تیاری میں ان کے قیمتی مشورے اور تعاون شامل حال رہا۔ اللہ ان کے علم و عمل میں برکت فرمائے۔ (آمین!)

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ

وَ اَتَّبَعَهُ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ

ابوالریان نعیم الرحمن

چیچہ وطنی، ساہیوال





اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

21

## وہ اعمال

کہ جن کی ادائیگی پر فرشتے اتر آئیں

باوضو سونے والے کے لیے فرشتے کا نزول

جن خوش نصیب لوگوں پر فرشتے ازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو عات طہارت میں سوتے ہیں۔ یہ رات کو سونے کے لیے سب باتوں پر آتے ہیں تو باوضو ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے وضو کے سبب ان کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے، جو ان کے ساتھ رات بسر کرتا ہے۔ وہ جب بھی رات کو کوہوت بدلتے ہیں تو مقرر کردہ فرشتہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «طَهِّرُوا هَذِهِ الْأَجْسَادَ طَهْرًا كَطَهْرَةِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَقِبِهِ نَيْسٌ طَاحِرًا إِلَّا بَأْتَتْ مَعَهُ فِي شَعَارِهِ مَلَكَ لَا يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِنْ اللَّيْلِ إِلَّا قَالُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعِبْدِكَ فَإِنَّهُ بَأْتَتْ طَاحِرًا»<sup>①</sup>

① الترغيب والترہیب، کتاب الوضوء، الترغیب فی الہدایہ، لا إله إلا الله، ص ۸۰: ۸۱  
② ۵۰۹۔ حافظ مبارکی لائق نے اس کی سند کو حیدر قور دیا ہے اور شیخ البیاض نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع الصغیر، ۳۹۳۶۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

22

”ان جموں کو پاک کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزگی عطا فرمائے۔ جو بندہ بھی طہارت کی حالت میں سوتے، یقیناً ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات بسر کرتا ہے۔ جب بھی وہ شخص رات کے کسی وقت کوہوت بدلتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: ”اے اللہ! اپنے بندے کو معاف فرما، یقیناً وہ باوضو سوتا تھا۔“

اس کے علاوہ جب ایسا شخص بیدار ہوتا ہے تو تب بھی نازل ہونے والا فرشتہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ اس کی دلیل سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ بَاتَ طَاحِرًا بَاتَ فِي شَعَارِهِ مَلَكَ، فَلَمَّا تَسْتَبِيضُ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَإِنَّهُ بَأْتَتْ طَاحِرًا»<sup>①</sup>

”جو شخص باوضو سونے کو اس کے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہے، جب بھی وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: ”اے اللہ! اپنے اسے فلاں بندے کو بخش دے، یقیناً وہ طہارت طہارت میں سویا تھا۔“

باوضو سونے کا ایک اور فائدہ:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبْسُطُ عَلَى ذِكْرِ طَاحِرًا قَتَعَتْهُ مِنَ الْكُلِّ، فَسَأَلَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَنْصَحَهُ إِيَّاهُ»<sup>②</sup>

”جو ذکر واذکار کرے باوضو سونے والا مسلمان رات کو بیدار ہونے پر دُعا دے اور آخرت

① صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب وضوء الوضوء، ذکر استعذار الملک المذنب متطہراً عند استقبالہ، ۱۰۵۱۔ شیخ البیاض نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

② سنن ابی داؤد، کتاب الاہل، باب فی الوضوء علی طہارۃ، ۵۰۵۲۔ شیخ اسلمی نے اسے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

اعمال ایسے فرشتے اتریں

23

کی جو بھلائی اللہ تعالیٰ سے صپ کرتا ہے تو وہ بھائی اللہ سے عطا فرماتا ہے۔  
اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ سوال کرنے پر خواہش کو پورا کیا جائے گا،  
نزدال الملائکہ کے ساتھ ساتھ چاہت بھی پوری ہوگی، نیز نازل ہونے والا فرشتہ اس کے لیے  
عظیم سعادت بھی ہے۔ طہارت کی حالت میں سونے والا اگر مرے گا تو فطرت پر مرے گا  
اور اگر جیے گا تو خیر پر جیے گا۔

حضرت براہ دلائل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب تو سونے کے لیے (ستر پر) جائے تو وضو کر، جیسے نماز کے لیے وضو کرتا

ہے پھر رانگی کر پڑھ جاؤ اور کہو:

« اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ نَفْسِي الْيَاكُ وَ قُوَّةِي اَمْرِي الْيَاكُ وَ الْحَاثَ ظَهْرِي الْيَاكُ وَ رَمِيَّةَ الْيَاكُ لَا مَلْجَا وَ لَا مَلْجَأَ مِثْلِكَ اِلَّا الْيَاكُ اَمْسُ بِكَ كَمَا اَنْتَ الْيَاكُ وَ نَسِيكَ الْيَاكُ اَرْسَلِكُ »<sup>①</sup>

”یا اللہ! میں نے اپنا نفس تجھ سے تابع کیا، معاملہ تجھ سے پھرا کر دیا اور میں نے اپنا  
چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا دی۔ رحمت، شوق اور  
ڈرتے ہوئے۔ میرے سوا کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ مقام نجات، میں تیری اس  
کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا، اور تجھ سے اس نبی ﷺ پر جسے تو نے  
(مبارک) طرف بھیجا۔“

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دعا کے بعد فرمایا:

« قَالِ مُمْ مِنْ كَلِمَتِكَ مُمْ عَلَى الْبُطْرَةِ وَ اِنْ اَصْبَحْتَ اَوْ بَدَأْتَ خَيْرًا »<sup>②</sup>

① صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب اذا طاعت طاهر، ۱۳۱۱۔ صحیح مسلم،  
کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ۲۶۱۰۔

② مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ۲۶۱۰۔

اعمال ایسے فرشتے اتریں

24

”اگر تو اس رات مر گیا تو فطرت پر مرے گا (یعنی اسلام پر) اور اگر تو نے صبح کی  
تو تو نے بڑی خیر کو پایا۔“

اہل ذکر کی مجالس پر فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول کو پانے والے لوگوں کی دوسری قسم ان لوگوں پر مشتمل ہے جو  
ذکر الہی میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا

« اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَقُولُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ اَهْلَ الذِّكْرِ، قَادًا  
وَ خَلْفًا، قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَتَادَفُوا : هَلُمُّوا اِلَيَّ حَاجِجُكُمْ، قَالَ  
يَخْفَعُوهُمْ بِأَجْحِجِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ: يَسْأَلُهُمْ رَوْحُهُمْ عَنْ  
وَحَلٍّ وَ هُوَ اَعْظَمُ مِنْهُمْ، مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ يَقُولُ: يُسَبِّحُونَكَ وَ  
يُكَبِّرُونَكَ وَ يَحْمَدُونَكَ (يُحْمَدُونَكَ) قَالَ يَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟  
قَالَ يَقُولُونَ: لَا وَ اللّٰهَ مَا رَأَوْكَ، قَالَ يَقُولُ: كَيْفَ كُنْ رَأَوْنِي؟ قَالَ  
يَقُولُونَ: كُنْ رَأَوْكَ كَانُوا اَقْدَمَ لَكَ عِبَادَةً وَ اَقْدَمَ لَكَ تَحِيَّيدًا وَ اَكْثَرَ  
لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ يَقُولُ: قَدْ سَأَلُونِي؟ قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْحَقَّةَ، قَالَ  
يَقُولُ: وَ هَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَا وَ اللّٰهَ يَا رَبِّ! مَا رَأَوْهَا، قَالَ  
يَقُولُ: فَكَيْفَ كُنْ اَتَّهَمُ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَوْ اَتَّهَمُ رَأَوْهَا، كَانُوا  
اَتَّهَمُ غَلِيظًا، جَوْشًا وَ اَتَّهَمُ لَهَا عَظِيمٌ وَ اَعْظَمُ فِيهَا رَحْمَةٌ قَالَ فَيَقِيْمُ  
يَقُولُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ: مِنَ الشَّيْءِ قَالَ يَقُولُ: وَ هَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ





اعمال ایسے فرشتے اتریں ﴿27﴾

فَرَحَانِكُمْ وَ خَيْرَ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَ الْوَرَقِ وَ خَيْرَ لَكُمْ مِنْ  
أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَقْتُلُوهُمْ أَوْ تُكْتَلَوْا أَوْ تَقْرَبُوا أُمَّةً مَكْرُوهَةً فَأُولَٰئِكَ  
سَاءَ مَا يَحْكُمُ اللَّهُ تَعَالَى ﴿٢٧﴾

”کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر دے دوں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر تمہارے  
آقا و مولیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ تمہارے دوستوں میں سب سے  
زیادہ اضافہ کرنے والا تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر، اس سے  
بھی بہتر کہ تم دشمن سے مقابلہ کرو اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں  
ماریں؟“ صحابہ حنیفہ نے عرض کی: ”کیوں نہیں ضرور بتلائیے؟“ تو آپ ﷺ  
نے فرمایا: ”وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَلَائِكَةً مِثَارَةً، فَضَلَّاهُمْ يَتَقَرَّبُونَ مَجَالِسَ  
الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَلُّوا مَجْلِسًا يَبْدُو ذِكْرُ قَدْرًا مَعَهُمْ وَ حَفَّ بِعَظَمِهِمْ  
بَعْضًا بِأُخَيْرَتِهِمْ حَتَّى يَنْتَلُوا مَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا  
تَقَرَّبُوا عَزَّوَجَلَّ وَ صَبَّحُوا إِلَى السَّمَاءِ فَلَا يَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَنْ رَجُلٍ وَ  
هُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ، مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ قِيْلُوا لَوْ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِ لَكَ لَبِى  
الْأَرْضِ، يَسْأَلُكَ وَ يَكْبِرُكَ وَ يُهَلِّلُكَ وَ يُحَمِّدُكَ وَ يَسْأَلُكَ فَجِئْتَكَ قَالَ: وَ  
يَسْأَلُكَ قَالَ: وَ سَأَلَ يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ جِئْتَكَ قَالَ: وَ  
هَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا أَيْ رَبِّ! قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا:

① جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب مدد: ۳۳۷۷، شیخ الدانی مطبوعہ مصر  
قرار دیا ہے۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۱۹۶۔ اور امام حاکم سے اسے صحیح قرار دیا۔

اعمال ایسے فرشتے اتریں ﴿28﴾

وَ يَسْتَجِيبُونَكَ قَالَ: وَ مِمَّ يَسْتَجِيبُونَكَ؟ قَالُوا: مِنْ لَارِكَ يَا رَبِّ!  
قَالَ: وَ هَلْ رَأَوْا لَارِي؟ قَالُوا لَا قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا لَارِي؟ قَالُوا وَ  
يَسْتَجِيبُونَكَ قَالَ يَقُولُ: قَدْ عَقَرْتُ لَهُمْ وَ أَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَ  
أَحْرَهُمْ مِمَّا اسْتَحَارُوا، قَالَ يَقُولُونَ: رَبِّ فِيهِمْ فَلَايَ غَيْبٍ خَطَايَا  
إِنَّمَا مَرَّ فَحَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ يَقُولُ: وَ لَمْ غَفَرْتُ لَهُمُ الْقَوْمَ لَا يَشْفَعِي  
بِهِمْ خَلِيسَتُهُمْ ﴿٢٨﴾

”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومتے پھرتے والے ہیں (حفاظت کرنے  
والے فرشتوں سے الگ) وہ ذکر کی مجلسوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ  
کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہو رہا ہو، تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے  
ہیں اور بعض فرشتے بعض کو اپنے پردوں سے ڈھانپ لیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ  
ان کے اور آواز و دیا کے درمیان فاصلے کو (اپنے وجود سے) بھر دیتے ہیں، پھر  
جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔“  
آپ نے فرمایا: ”یہی اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خوب جانتے  
ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟“ وہ عرض کرتے ہیں: ”ہم تیرے ان بندوں کے پاس  
سے آئے ہیں جو زمین میں ہیں اور تیری پاکیزگی، تیری بڑائی، تیری توحید و عظمت  
اور تیری حمد پران کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔“ اللہ تعالیٰ پوچھتا  
ہے: ”وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟“ وہ کہتے ہیں: ”وہ تجھ سے تیری جنت کا  
سوال کر رہے تھے۔“ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: ”کیا انھوں نے میری جنت دیکھی  
ہے؟“ ”فرشتے عرض کرتے ہیں: ”ہمیں اسے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

② صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل مجالس الذکر: ۲۶۸۰۔



اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

29

”اگر وہ میری رحمت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”وہ تجھ سے پناہ بھی طلب کر رہے تھے۔“ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: ”وہ کسی چیز سے مجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے؟“ فرشتے کہتے ہیں: ”اے پروردگار! میری آگ سے۔“ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: ”کیا انھوں نے میری آگ دیکھی ہے؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”نہیں۔“ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اگر وہ میری آگ دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”وہ تجھ سے پناہ بھی مانگ رہے تھے۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میں نے انھیں بخش دیا، وہ جس چیز کا سوال کر رہے تھے میں نے وہ انھیں عطا کر دی اور جس چیز (آگ) سے پناہ طلب کر رہے تھے اس سے میں نے انھیں پناہ دے دی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے عرض کرتے ہیں: ”اے پروردگار! ان میں فلاں آدمی بھی تھا، وہ بہت گناہ گار بندہ ہے جو صرف وہاں سے گزرتا ہوا ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں نے اسے بھی بخش دیا، یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی محروم نہیں ہوتے۔“

ایک اور حدیث جو فرشتوں کے نزول پر دلالت کرتی ہے، اس حدیث میں بھی ذکر کرنے والوں کی شان و عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يَفْقَهُ قَوْمٌ يَدْعُونَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا احْفَظَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ غَفِيَتْ لَهُمُ الرَّحْمَةُ وَ كُنَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فَيُحْيِي عَنْهُمْ ۝ »<sup>۱</sup>

”جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انھیں گھبرایے ہیں، رحمت

صمیمہ مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاحتراع عی تالوۃ القرآن وعلی الذکر: ۲۷۰۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

30

ان پر چھا جاتی ہے، سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر ان لوگوں میں فرماتے ہیں جو اس کے پاس ہیں۔“

ان تین احادیث میں اہل ذکر کے فضائل اور ان کے اعمال کو بیان کیا گیا ہے۔ یعنی القدر، العزت کے حکم سے فرشتوں کا نازل ہونا، پھر اہل ذکر کو ڈھونڈنا، پھر ان پر یوں کا سایہ کرنا، پھر رحمت اور سکینت سے اہل ذکر کا مستفید ہونا، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے دروہو ان سعادت مند لوگوں کی تعریف کرنا اور پھر خود قادر و کریم کا فرشتوں کے سامنے اہل ذکر کی تعریف کرنا، یہ بہت بڑی سعادت اور عظیم کامیابی ہے۔ زمین پر بسنے والوں کی تعریف اللہ کریم آسمان کی پاکیزہ مخلوق میں کرے، یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بہت بڑی عزت اور اعزاز کی بات ہے۔ اہل حق بھی تو فیض عطا فرما اور اپنے مکرم بندوں میں شامل کر لے اور ان کا ساتھ نصیب فرما۔ (آمین یا رب العالمین)

### قرآن پڑھنے وقت سکینت اور فرشتوں کا اترنا

فرشتوں کے نزول سے فیض باب ہونے والے خوش نصیبوں میں ایک قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا خوش نصیب بھی ہے۔ جس کی قراءت کو سن کر آسمان سے فرشتے اتر پڑتے ہیں۔ اس خوش نصیب کا تذکرہ امام بخاری کی صحیح بخاری میں موجود ہے۔ حضرت اسید بن حمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« تَبَيَّنَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ الْكِتَابِ سُورَةَ الْقُرْآنِ وَ قَوْمُهُ مَرْتُوذٌ عَلَيْهِ إِذْ تَحَابَّبَ الْقُرْآنُ فَسَكَنَتْ لِسَانُهُ، فَقَرَأَ فَتَحَابَّبَ الْقُرْآنُ فَسَكَنَتْ وَ سَكَنَ الْقُرْآنُ لَمْ يَفُتْ فَتَحَابَّبَ الْقُرْآنُ فَانْصَرَفَ وَ سَكَنَ إِلَهُ نَجِيحٍ

اعمال ایسے فرشتے اتریں

قَرِيبًا مِنْهَا فَاشْفَىٰ اَن يُّصِيبَهُ، فَلَمَّا اَخْبَرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ الشَّيْءَ حَتَّى اَلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهْ اَوْفَا يَا اَبْنِ حَضِيْمٍ اَوْفَا يَا اَبْنِ حَضِيْمٍ اَوْفَا فَلَمَّا شَفِيتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْ تَقْلَبَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ فَوَعَدْتُ رَأْسِي اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظِّلَّةِ يَنْهَاهَا اَمْتَالُ الْمَصْنُوعِ فَنُصْرِحُ حَتَّى لَا اُرَاهَا قَالَ وَتَذَرُوْنِي مَا قَالَهُ قَالَ لَا قَالَ ذَلِكَ الْمَلَكُ يَحْيَى يَزِيْرُ لِيَصُوْرَتَكَ وَكَوْنُ قُرْبَاتٍ لَا تُصْبِحُ بِحُظْرِ النَّاسِ اَلَيْسَ لَا تُتَذَكَّرُ مِنْهُمْ ۝ ۱۰ ۝

”وہ رات کو سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے اور ان کو گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا۔ اس نے میں گھوڑا باندھنے لگا، اس پر ڈنڈا خاموش ہو گئے۔ (قراءت ختم کی) تو گھوڑا پر سکون ہو گیا۔ پھر انھوں نے پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا بھاگا، جب انھوں نے خاموشی اختیار کی تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا، پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا بھاگا۔ ان کا بیٹا بیٹھی گھوڑے کے قریب تھا، وہ ڈرے کہ کہیں اسے صدمہ نہ پہنچے پڑنا چاہے اسے اٹھا کر اپنے پاس لے آئے اور آسمان کی طرف نگاہ کی تو ایک چیز سامان کی طرح دکھائی دی، اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ چیز غائب ہو گئی۔ صبح کو اس پر ڈنڈا سے یہ قصہ آنحضرت ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابن حجر! (اچھا ہوتا کہ) تو قراءت کرتا رہتا۔“ حضرت اس پر ڈنڈا سے عرض کی: ”یا رسول اللہ! میں ڈر گیا کہ کہیں گھوڑا بیٹھی کو پکلی نہ ڈالے، وہ گھوڑے کے قریب تھا، میں نے سر اٹھا کر ادھر دیکھ پھر میں نے

صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب نزول السکينة بالملائكة عند قراءة القرآن، ۵۰۱۸، صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب نزول السکينة لقراءة القرآن، ۷۶۶۰۔

اعمال ایسے فرشتے اتریں

آسمان کی طرف سر اٹھا تو سامان کی طرح کچھ معلوم ہوا، جیسے اس میں چراغ روشن ہو، پھر میں باہر آیا یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر چڑتا ہے، وہ کیا تھا؟“ کہا: ”میں!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”= فرشتے تھے جو تمہاری آواز کی کڑواہٹ لگے تھے اور اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کو ان فرشتوں کو دوسرے لوگ بھی اچھے لیتے، وہ ان کی نظر سے پوشیدہ نہ ہوتے۔“

قراءت قرآن سے فرشتوں کے نزول کو پانے والا ایک اور خوش نصیب:

سیدنا ابوبکرؓ فرماتے ہیں:

”کان الرجل یقرأ سورة الکہف فوجد فی حذوہ فرس مربوطاً یسططک فی حذوہ فاجعلت تلذذاً و تذلیلاً و جفت قرینة یسخر منها فلما أصبح اتنی شیء حسی بکذا علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال: ثلک الشکنة تزل بالفرس ۝ ۱۱ ۝

”ایک شخص سورہ بقرہ پڑھتا تھا اور اس کے ہاں وہ فرس رستوں میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ وہ اس پر ایک پالی آنے لگی اور وہ گھومنے لگی اور قریب آئے گی، اس کا گھوڑا اسے زخمی کر دے گا، پھر جب صبح ہوئی، وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تسکین ہے جو قرآن کی برکت سے اترتی ہے۔“

اس حدیث کی شرح میں امام کوثری لکھتے ہیں

”وہی حذا الحیثیت جو از رویہ اخبار اکامیہ السکینۃ، فیہ فضیلة الخرافۃ و النہا سبب نزول الروحانیۃ و حضور الملائکۃ فیہ فضیلة

صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ، باب نزول السکينة لقراءة القرآن، ۷۶۶۰۔



### اعمال ایسے فرشتے اتریں

33

إِسْتِمَاعُ الْقُرْآنِ ①

”اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت میں سے کوئی ایک فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے اور اس سے فضیلت قراءت کے سبب رحمت کا نازل ہونا، فرشتوں کا حاضر ہونا اور کان لگا کر قراءت سنتا بھی ثابت ہوا۔“

### مسجد میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں پر فرشتوں کا نزول

جب اللہ کے بندے اس کے گھروں (مساجد) میں جمع ہوتے ہیں اور اللہ کریم کی محبوب کتاب کو پڑھتے اور پڑھاتے ہیں تو اللہ رب العزت ان پر اپنی رحمت کے ساتھ ساتھ اپنی محبوب ترین مخلوق فرشتے بھی نازل فرما دیتے ہیں۔ کتنے خوش بخت ہیں یہ لوگ جن پر اللہ کی رحمت اور اس کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اس بات کا ثبوت صحیح مسلم میں موجود ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ تَقَرَّعَ عَنْ مُؤْمِنٍ كَلِمَةً مِنْ كِتَابِ الدِّينِ تَقَرَّعَ اللَّهُ عَنْهُ كَلِمَةً مِنْ كِتَابِ تِلْكَ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ نَسَّحَ عَنِّي مَعْصِرُ نَسْرِ اللَّهِ عَلَيْهِ لِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ، وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَ اللَّهُ فِي غُلُوِّ الْعَبَادِ مَا تَكُنُّ الْعَبْدُ فِي عَمَلٍ أَعْيَدَ، وَ مَنْ سَتَرَكَ خَلِيفًا لِلنَّبِيِّ فِيهِ عَلِيمًا سَهَّلَ لَكَ لَهْ بِهْ مَوْلَانَا أَيْ الْخَلِيفَةَ وَ مَا اخْتَفَعَ قَوْمٌ فِي تَسْبِيحِ مِنْ تَبَوُّتِ اللَّهِ، يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ، وَ يَقْدَرُ مَوْلَاهُ بِطَلْعِهِ، إِلَّا نُزِّلَتْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ، وَ غُيِّبَتْ لَهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حُفَّتْ لَهُمُ الْمَرْجَةُ“

① صحیح مسلم، شرح الحدیث، ج ۱، ص ۲۶۹۔

### اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

34

ذِكْرُهُمُ اللَّهُ فِي مَنْ عِنْدَهُ، وَ مَنْ يَتْلُو بِهْ عَمَلَهُ لَمْ يَسْرِ بِهْ نَسَبُهُ ①

”جو شخص کسی مومن سے دنیا کی کوئی کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی نیکیوں میں سے ایک نئی دھڑ کرے گا، جو شخص مجلس کو (تہنیت کے لیے) مہلت دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے، جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ جو شخص دین کا علم حاصل کرنے کی راہ پر چلا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھنے اور پڑھانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوتے ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہے، جو انھیں ذخایپ لیتی ہے، فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔“

### سوئے وقت آیت الکرسی پڑھنے والے پر فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول کی سعادت پانے والوں میں سے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو سوئے وقت اپنے بستر پر تنہا کر آیت الکرسی کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام بخاری بخاری نے روایت فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”وَ تَكُنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْفَظُ زَكَاةَ رَمَضَانَ،

① صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاحتماع علی تلاوة القرآن و علی الذکر: ۲۶۹۔

فَاتَّقَانِي آتٍ فَيَعْمَلُ بِحُكْمٍ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَحْدَثُهُ وَ فُلْكَ لَا رَفْعَتَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي مُنْجَحٌ وَعَلِيُّ عِيَالٍ وَ لِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةُ؟ قَالَ فُلْكَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَكَا حَاجَةَ شَدِيدَةٍ وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَحَدَّثْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَّبَكَ وَ سَيَعُودُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ سَيَعُودُ قَرَصَدُهُ، فَعَمَلُ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَحْدَثُهُ فُلْكَ لَا رَفْعَتَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ دُعْنِي فَإِنِّي مُنْجَحٌ وَ عَلِيُّ عِيَالٍ، لَا أَهْوَدُ، فَرَحِمْتُهُ فَحَدَّثْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ فُلْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَكَا حَاجَةَ شَدِيدَةٍ وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَحَدَّثْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَّبَكَ وَ سَيَعُودُ قَرَصَدُهُ فُلْكَ لَا رَفْعَتَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَلَّا تُزْعِمُ لَا تَعُودُ لِمَ تَعُودُ قَالَ دُعْنِي أَعْلَمْتُكَ كَلِمَاتٍ يَنْقُلُكَ اللَّهُ بِهَا، فُلْكَ: مَا هُوَ؟ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاجِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ (البقرة: ۲۵۵) حَتَّى تُجِيبَهُ الْآيَةُ، فَإِنَّكَ لَنْ تَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَ لَا يَفْرِيكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَحَدَّثْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ وَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةُ؟ فُلْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَعِمُ أَنَّهُ

يَعْلَمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْقُلُنِي اللَّهُ بِهَا فَحَدَّثْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: مَا هُوَ؟ فُلْكَ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاجِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تُجِيبَهُ الْآيَةُ ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَ قَالَ لِي: لَنْ تَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَ لَا يَفْرِيكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَ كَانُوا أَخْرَجُوا شَيْءَ عَلِيِّ النَّخِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَّبَكَ وَ هُوَ كَمَا كُتِبَ، تَعْلَمُ مِنْ لِحَاطِبِ مَنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ ۝<sup>۱</sup>

”رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی رکوہ کی حفاظت میرے سپرد کی، پس ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کھانے کے غلے میں سے لپ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: ”میں یقیناً تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔“ اس نے کہا: ”میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں اور تجھے سخت ضرورت ہے۔“ تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب میں نے صبح کی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات کو تیرے قہری نے کیا کیا؟“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! اس نے اپنی ضرورت مندی اور عیال داری کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ آئے گا۔“ تو مجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا، چنانچہ میں اس کے انتظار میں رہا، پس وہ آیا اور غلے میں سے لپ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا، میں نے کہا: ”میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔“ اس نے کہا:

۱ صحیح بخاری، کتاب الوکلاء، باب ۱۱، رقم الحديث: ۴۳۱۱۔



اعمال ایسے فرشتے اتریں 37

”مجھے چھوڑ دے، میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں اور میں آئندہ نہیں آؤں گا۔“ تجھے اس پر ترس آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ میں نے صبح کی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”اے ابو ہریرہ! رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! اس نے حاجت اور عیال داری کی شکایت کی تو مجھے ترس آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا۔“ میں میں تیسری مرتبہ اس کے انتظار میں رہا، چنانچہ وہ آیا اور ظلمے میں سے لپ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: ”میں ضرور تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا دوں گا، تو تیسری دفعہ آچکا ہے اور ہر مرتبہ کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا لیکن پھر آ جاتا ہے۔“ اس نے کہا: ”مجھے چھوڑ دے، میں تجھے پہنچا دے گا۔“ میں نے کہا: ”جب تو اپنے بستر کی طرف سونے کے لیے جاوے گا تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر، اس کی وجہ سے صبح تک تجھ پر اللہ کی طرف سے ایک نگران مقرر رہے گا اور شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔“ تو میں نے اسے چھوڑ دیا، پھر جب میں نے صبح کی، تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے رات کے قیدی نے کیا کیا؟“ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! اس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ پہنچائے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔“ آپ ﷺ نے پوچھا: ”وہ کلمات کون سے ہیں؟“ میں نے عرض کیا: ”اس نے مجھے کہا کہ جب تو اپنے بستر کی طرف قرار پکڑے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر (اول سے آخر تک) اور اس نے یہ بھی کہا

اعمال ایسے فرشتے اتریں 38

کہ اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک نگران رہے گا اور صبح تک شیطان ہرگز تیرے قریب نہیں آئے گا۔“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگاہ رہو! یقیناً اس نے سچ کہا حالانکہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے، اور اے ابو ہریرہ! کیا تو جانتا ہے کہ تین راتوں سے کس سے مخاطب رہا؟“ میں نے کہا: ”نہیں!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شیطان تھا۔“

### ایک بابرکت اور قدروالی رات میں فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول سے فیض یاب ہونے والے لوگوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو شب قدر کی تلاش میں نوح اور گن ہو جاتے ہیں، بالآخر وہ اس عظمت اور قدر و منزلت والی رات کو ذمہ لیتے ہیں۔ کئی کئی سادات اور عطر کے مالک ہیں وہ لوگ جن کے نصیب میں شب قدر کوہِ وحی باقی ہے اور وہ کتنے بڑے ثواب کو پالنے والے ہیں۔ اس حقیقت کو رب کریم نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا أَكْرَاهُ مِمَّا كُنْتُمْ الْقَدْرُ ۚ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفٍ نَّهْيَةٍ ۚ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ ۚ وَالرُّوحُ وَفِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ۚ سَلَّمَ هِيَ لَحَاقُ الْقَصْرِ ۚ﴾ [القدر: ۱-۵]

”یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل (کرنا شروع) فرمایا، اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں ہر کام انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح الامیں (جبریل) اترتے ہیں، یہ رات سراسر مساعی کی ہوتی ہے اور یہ مساعی فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”اِس مبارک رات میں ترسیں پر نازل ہونے والے فرشتوں کی تعداد نکل کر یوں

سے بھی بڑھ جاتی ہے۔“<sup>①</sup>

اس رات کثرت فرشتوں کے نزول کی وجہ سے خاص قسم کی طمانیت و سکینت محسوس

ہوتی ہے، امن و سلامتی اور قدرد و عزت کے ساتھ ساتھ یہ رات فیصلے کی رات بھی کہلاتی

ہے۔ سورۃ قدر کی تفسیر میں امام شمس الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے ”لیلۃ الحکم“ بھی کہتے

ہیں اور اس کے معنی تنگی کے بھی ہیں۔ مزید کہتے ہیں:

”سَبَّيْنَتٌ لَّيْلَةُ الْقَدْرِ لِأَنَّ الْأَرْضَ تُصَيِّقُ فِيهَا بِالْمَلَائِكَةِ“<sup>②</sup>

”اِس کا نام لیلۃ القدر اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس رات فرشتوں کے اترنے کی

وجہ سے زمین ٹھک ہو جاتی ہے۔“

اس رات کی شان کی مزید وضاحت حضرت ابوہریرہؓ کا بیان کی روایت سے ہوتی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“<sup>③</sup>

”جس شخص نے حالت ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا

اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

رسول کریم ﷺ کی پیاری زوجہ سیدہ عائشہؓ فرماتے ہیں:

”اے اللہ کے رسول! یہ بتائیے اگر مجھے علم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر

① مسند احمد : ۵/۱۹۶۔ سلسلۃ الصحیحۃ : ۲۲، ۵۔ صحیح الجامع الصغیر :

۵۴۷۳۔

② فتح القدیر : ۵/۴۷۶۔

③ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمالاً و احتساباً و یومۃ ۱۹۰۔

ہے تو میں اس میں کیا بدھوں؟“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہ دعا پڑھو:

”اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ بِحَبْلِ الْعَفْوِ قَاعُشْ عَنِّي“<sup>①</sup>

”اے اللہ! ہے تھک تو بہت معاف کرنے والا ہے اور کریم ہے، معاف کرنے کو

پہنچ فرماتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔“

### استقامت اختیار کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول

اللہ تعالیٰ سورۃ حم جمدہ میں فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَغْفَرُوْا لِمَنْ تَكُنَّ اَعْيُنُهُمْ الْغُلُوْغُ ۚ اَلَا تَحْتَفِلُوْا وَاَنْتُمْ لَا تَخْشَوْنَ ۚ وَالْبَشَرُ اَوَّلُ الْخَلْقِ ۚ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ۙ﴾

[احمد سجدہ : ۳۰]

”بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے، ان

کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو، بلکہ

اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو۔“

اس آیت کریمہ میں استقامت اختیار کرنے والے لوگوں کی عظمت اور شان کو بیان کیا

گیا ہے۔ کڑے اور مشکل ترین حالات میں ایمان و توحید پر قائم رہنا اور اس سے انحراف نہ

کرنا، یہی استقامت ہے۔ امام شمس الدین سیوطی اپنی تفسیر فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے لیے خاص عمل کرنا، اس کی اطاعت پر قائم رہنا، اس کے علاوہ

سب سے اعراض کرنا اور اسی سے تعلق جوڑنا، دنیا سے بے رغبت ہو جانا اور

① جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل سبیل العافیۃ و السعافۃ، ۱۳، ۳۵۔ قال

ابو عیسیٰ: هذا حديث حسن صحيح۔



اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں 41

آخرت میں رحمت کرنا کلمہ شہادت پر مرتب تک قائم رہنا استقامت ہے، جس میں یہ باتیں پائی جائیں، ان کے لیے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔<sup>①</sup> حضرت سلمان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: ”اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی بات بتائیں کہ آپ کے بعد کسی سے مجھے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

« قُلْ اَمْسِكْ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ »<sup>②</sup>

”کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر استقامت اختیار کر۔“

کمال صبر اور استقامت اختیار کرنا سعادت مند اور عظیم لوگوں کا کام ہے اور یہ اسی مالک کائنات کی مدد اور خاص فضل سے ممکن ہے۔ ایک اللہ والا آگے کے انکاروں پر بیٹا ہوا ہے اور اس کی زبان پر اپنے خالق کی توحید کا ترانہ ہے اور یہ خوش بخت کئے گئے حالات میں بھی اپنے مالک کی یاد میں گمن ہے اور کوئی اللہ والا خون میں لست پت ہے اور پیڑ و درخت اور انسان کے جسم میں پیوست ہے، لیکن وہ قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ میں کامیاب ہو گیا، تو کبھی کہنے والا کہتا ہے میرے سوا! میرے لیے یہ دنیاوی غم اور تکلیفیں کوئی طبیعت نہیں رکھتیں، مجھے تو تیری جنت کا انتظار ہے۔ یہ کیونکر ہوتا ہے؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے ایک خاص ملکیت لے کر اترتے ہیں، استقامت اختیار کرنے والے کو تسلی دیتے ہیں، وہ بے خوف اور سہم ہو جاتا ہے، اس کا سارے کا سارا جھکاؤ اپنے رب کی طرف ہو جاتا ہے اور یوں وہ دنیاوی غموں سے بے نیاز اور سہم ہو جاتا ہے۔

اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں ان لوگوں کو مزید تسلی دی ہے فرمایا:

① فتح القدیر: ۵۱۵/۵۔

② صحیح مسلم، کتاب الايمان، باب جامع اوصاف الاسلام: ۸۰۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں 42

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا رُتِبَ اللَّهُ لَكُمْ اسْتَقَامُوا فَاتَّقُوا خُوفَ عَلَيْهِمْ وَتِلَافُ

يَحْزَنُونَ ﴾

[الاحقاف: ۱۳]

”یہ حکم جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر رہے تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

اس سے اگلی آیت میں فرمایا:

﴿ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْحَقَّةِ ۚ خَلِيلِينَ فِيهَا نَحْوَآءَ يَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾

[الاحقاف: ۱۴]

”یہ نابل جنت ہیں جو سدا ہی میں رہیں گے، ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔“

تہجد گزار کے لیے فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول سے فیض یاب ہونے والے لوگوں میں سے ایک قسم ان حضرات ہے جو رات کی گزریوں میں اپنے رب سے محو لنگو ہوتے ہیں اور اس کی رضا و صوفیہ نے لیے بغیر راتوں میں اس کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کے اس عمل سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اپنے معزز فرشتوں کو نازل فرماتا ہے۔ فرشتوں کے نزول پر دلالت کرنے والی حدیث کے راوی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ سَاقَىٰ آتَىٰ لَا يَلْقَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤَيِّرْ آوَاكِهِ وَمَنْ طَمَعَ أَنْ يَلْقَا آخِرَهُ فَلْيُؤَيِّرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ وَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: مَحْضُورَةٌ وَ هِيَ رُؤْيَا آخِرَىٰ لِلْمُسْلِمِ عَنِ

## اعمال ایسے فرشتے اتریں

بخاری، قاتل قواء، آجر الکل، مستحضرۃ و ذلک افضل<sup>①</sup>

”جسے خوف ہو کہ آخری شب میں نہ اٹھے گئے کہ تو وہ اول شب میں

اڑے آرزو ہو کہ آخر شب میں اٹھے گا تو چاہیے کہ پورا آخر شب میں پڑھے، اس لیے

کہ آخر شب کی نماز ایسی ہے کہ اس میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ افضل ہی ہے۔“

اور ابو معاویہ نے کہا: ”محضورۃ“ (یعنی دلوں کا ایک ہی ہے) اور وہ افضل ہی ہے۔

ایک روایت میں ہے: ”آخر رات کی قراءت ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر

ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔“

## ہجر اور عصر باجماعت ادا کرنے والوں پر فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول سے پہلے وہ ہوتے والے سعادت مند حضرات کی ایک قسم وہ لوگ

ہیں جو فجر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں۔ اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”يَتَقَاتِلُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ يَحْتَمِلُونَ فِيهِ

صَلَاةَ الْفَجْرِ وَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْيَمِينُ بَأَنَاءُ فِيكُمْ يُسْأَلُهُمْ وَ

هَلْوَ اعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادَتِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَ هَلْوَ

يُصَلُّونَ، وَ أَتَيْنَاهُمْ وَ هَلْوَ يُصَلُّونَ“<sup>②</sup>

صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب من خاف ان لا يقوم من آخر الليل

فلينزل اولاده: ۷۵۵۔

صحیح بخاری، کتاب الواقیت، باب فضل صلاة العصر: ۵۵۵۔ صحیح مسلم،

کتاب المساجد، باب فضل صلاة الصبح و العصر و السجدة الفاطمية: ۲۲۲۔

## اعمال ایسے فرشتے اتریں

”تمھارے پاس اور دن کو باری باری فرشتے آتے جاتے ہیں اور صبح اور عصر

کی نماز میں دو اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تمھارے پاس رات گزارتے

ہیں، وہ اور چڑھ جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خوب

جانتا ہے: ”تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟“ تو وہ کہتے ہیں: ”ہم

انھیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آئے ہیں اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے، تب

بکسی وہ نماز میں مصروف تھے۔“

صحیح ابن خزیمہ میں یہ اضافہ بھی ہے:

”فَالْعَصْرِ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامِ“<sup>③</sup>

”فرشتے کہتے ہیں: ”اے الٰہی انھیں قیامت کے دن معاف فرما دینا۔“

بخاری کی اس حدیث کی تشریح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”أَقْرَبُوا إِلَى اللَّهِ: بِإِذْنِ فَخْرِي الْقُدُّوسِ الْكَامِلِ“<sup>④</sup> ”میں نے اللہ کے پاس

”اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ”بے شک فجر کے وقت قرآن کا پڑھنا مومنوں

حضور (مالک) کے پاس۔“

## اشراق اور ظہیر کی نمازیں ادا کرنے والوں پر فرشتوں کا نزول

اشراق کے پابند اور ظہیر باجماعت ادا کرنے والوں کے لیے بھی فرشتوں کا نزول

ہے، ان سعادت مند لوگوں پر فرشتوں کے نزول کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام مسلم

① صحیح ابن خزیمہ، کتاب الطلوع، باب ذکر اجتماع مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ

فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ: ۳۲۲۔

② صحیح بخاری، کتاب العصر، باب قویہ: ان قرآن الفجر كان مشهورا ۱۷۱۰



## اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

45

ہے اپنی صحیح میں روایت فرمایا ہے۔ وہ اس حدیث کو ابو امامہ غسانی سے روایت کرتے ہیں، حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ عمرو بن حصہؓ غازی جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں، کہتے ہیں کہ میں جاہلیت میں یقین کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں اور کسی راہ پر نہیں کیونکہ وہ جن کی پوجا کرتے تھے۔ میں نے سنا کہ میں ایک شخص بہت ہی خیریں دینا ہے تو میں اپنی ساری پرہیزگار اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا:

« فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْبِبُهُ، خَرَّاءٌ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَطَلَفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لَهُ مَا آتَاكَ؟ قَالَ إِنِّي فَقُلْتُ: وَمَا بَنِي؟ قَالَ أَرْسَلَنِي اللَّهُ فَقُلْتُ: وَبَنَى شَيْءٌ أَرْسَلْتُ؟ قَالَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْبِ الْأَوْلَادِ وَأَنْ يُوحِدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ قُلْتُ لَهُ: لِمَ مَعَكَ عَلَى هَذَا؟ قَالَ خَرُّوا عِنْدَ قَائِدٍ وَمَعَهُ يُؤْتِيهِمْ الْيُونِكُ وَيَلْأَلُ مَعَهُ اأَمِنْ بِهِ فَقُلْتُ: إِنِّي مُتَعَلِّقٌ لَكَ، إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يُؤْتِيكَ هَذَا، إِلَّا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ؟ وَلَكِنْ أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ، فَإِذَا سَمِعْتَ مِنِّي فَدَعَيْتُ فَاتْنِي قَالَ فَلَدَخْتُ إِلَيْهِ أَهْلِي وَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَتَحَبَّرُ الْأَخْيَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ جِئْنَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ ثَمَرُ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ. مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ: مَا قَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ، وَ قَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّعَرَفْتُ بِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّكَ الَّذِي تَقِيصُنِي بِمَكَّةَ قَالَ قُلْتُ: بَنِي، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اأَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَ

46

## اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

أَجَلَهُ، أَخْبَرَنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ: صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْبِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتِفِعَ قَائِمًا تَطْلُعُ جِئْنَ تَطْلُعُ شَرُّ قَوْمِي شَيْطَانًا، وَجِئْتِي بِسُحُلِهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ، مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظُّلُ بِالرُّمَحِ، ثُمَّ أَقْبِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ جِئْتِي بِسُحُلِهَا، فَإِذَا أَقْبَلَ الظُّلُ فَقَصِّلْ لَكَ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ، حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْبِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَعْرِثَ الشَّمْسُ قَائِمًا تَعْرِثُ بَيْنَ قَوْمِي شَيْطَانًا وَجِئْتِي بِسُحُلِهَا الْكُفَّارُ قَالَ: فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَوْ وَضَعَهُ أَحَدُنِي عَنْهُ قَالَ: مَا مَنَعَكَ رَجُلٌ يَقْرُبُ وَضْعَهُ لِيَضْطَرَّ وَ يَسْتَشْفِي فَيَسْتَرْجِعُ إِلَّا خَرَّتْ حَطَايَا وَجْهِهِ وَ يَدَيْهِ وَ حُجَّتْهُ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ حَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ الْخَبْثِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ حَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَطْرَافِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَسْتَسْجِ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ حَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ حَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَطْرَافِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمْدُ اللَّهِ وَ الثَّنَى عَلَيْهِ، وَ مَحْدَةُ يَدَيْهِ هِيَ لَهُ أَهْلٌ وَ قَرْنُ قَبْهِ لَهُ، إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ حَطَايَاهُ كَيْفِيَّتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ بِهِ: الْحَدِيثُ كَمَا أَمَامَةُ ضَاحِكٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْأَمَامَةِ: يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ! انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ؟ فقال عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ: يَا أَبَا الْأَمَامَةِ! لَقَدْ كَبُرَتْ بَنِي وَ رَجُلِي عَظُمَتِي وَ أَتَوَرَّبَ أَهْلِي وَ مَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ، وَلَا

#### اعمال ایسے کفر شیعہ اتریں

47

عَلَيْ رَسُولِهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَوْتًا أَوْ مَوْتَيْنِ أَوْ قَتْلًا. حَتَّى يَغْلِبَ نَبِيَّ مَرَاتِدٍ مَا خَلَّصْتُ بِهِ أَلَمًا وَ لَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ»<sup>⑤</sup>

”رسول اللہ ﷺ ان دنوں چھپے ہوئے تھے اور ان کی قوم ان کے اچھے غالب اور مسلط تھی پھر میں نے کوئی حیلہ کیا اور کہہ ملی داخل ہوا اور آپ ﷺ سے عرض کی: ”آپ (ﷺ) کون ہیں؟“ آپ نے فرمایا: ”میں نبی ہوں۔“ میں نے عرض کیا: ”نبی کے کہتے ہیں؟“ فرمایا: ”نہجے اللہ نے پیغام ہو سے کہ بھجا ہے۔“ میں نے کہا: ”آپ کو کیا پیغام دیا گیا ہے؟“ فرمایا: ”نہجے پیغام دیا گیا ہے مائے داروں سے لگے کرنے کا اور جنوں کو توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا۔“ میں نے آپ ﷺ سے عرض کی: ”اس وینا پر آپ (ﷺ) کے ساتھ کون ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آزاد اور غلام۔“ راوی نے کہا: ”ان دنوں آپ ﷺ کے ساتھ اوکھ رہتا اور بلال (رضی اللہ عنہ) جو آپ ﷺ پر ایمان لائے تھے۔“ پھر میں نے عرض کیا: ”میں آپ ﷺ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان دنوں یہ تم سے منہ دھو لگے گا۔ کیا تم میرا اور میرے اصحاب کا حال نہیں دیکھتے؟ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ پھر جب سنو کہ میں غالب آ گیا ہوں تو میرے پاس آنا۔“ انھوں نے کہا کہ میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے، میں اپنے گھر میں انھوں سے خبر لینا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا۔ جب آپ ﷺ مدینہ میں آئے اور ایک قافلہ مدینہ سے میرے پاس آیا تو میں نے اس سے پوچھا: ”اس صاحب نے کیا کیا جو مدینہ میں

⑤ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب اسلام عمرو بن عبسہ، ۱۳۶۰ھ

#### اعمال ایسے کفر شیعہ اتریں

48

آئے ہیں؟“ انھوں نے کہا: ”لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں، ان کی قوم نے انھیں مار ڈالا چاہا مگر وہ کچھ نہ کر سکے۔“ پھر میں مدینہ آیا اور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے۔“ میں نے کہا: ”جی ہاں!“ پھر میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے نبی! مجھے بتائیے جو اللہ نے آپ کو سکھایا اور میں نہیں جانتا اور مجھے نماز کے بارے میں خبر دیجیے۔“ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ”صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو اور بلند ہو جائے، اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سنگوں کے درمیان سے نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے جودہ کرتے ہیں، پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو نماز پڑھو کہ اس وقت کی نماز میں کفر شیعہ گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے۔ یہاں تک کہ شمس کا سایہ اس کے برابر ہو جائے (سورج داخل جائے) پھر نماز پڑھو، اس لیے کہ اس نماز میں کفر شیعہ گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے۔ یہاں تک کہ تم عصر پڑھو پھر رکے رہو یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوتا ہے۔“ پھر میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے نبی! اب وضو کا طریقہ بھی بیان فرمائیے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص وضو کا پانی لے کر رکھے اور ناک میں ڈالے اور ناک چھڑائے تو اس عمل سے چہرہ و منہ اور نیتوں کے سب گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ منہ دھوتا ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کی داڑھی کے کناروں سے پانی کے (تھریوں کے) ساتھ گرتے جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے۔“





المعجم الاوسط: ۶۷۷/۱ - مجمع الزوائد: ۱۰/۴۲۱ - ابو یوسف الموصلی: ۲۱۹/۷۔

اعمال ایسے فرشتے اتریں

51

خیر کثیر، اتم الآجرون السائقون یوم القيامة، وفيها ساعة لا يؤلفها عند مسلم ومسلم يسأل الله فيها شيئا إلا أعطاه إياه، قلن: ما هذه الساعة السوداء؟ قال: هذه الساعة تقوم يوم الجمعة، وهو سيد الأيام، ونحن نستبئ يوم التوحيد، قلن: يا جبريل! ما التوحيد؟ قال: ذلك أنك ربك اتخذ في الجنة وأديا أفصح من مسلم أبيص، فإذا كان يوم الجمعة من أيام الآخرة نجح الرب تبارك وتعالى عن غرضه إلى محرابه، وحف الكراسي بعباد من نور فحس عليها الشيوخ، وحف المتأخرين بكراسي من ذهب فحس عليها الشهداء، ونهبط أهل العرف من عروقهم، فجلسوا على كنبان المسك، لا يروى لأهل الكراسي والمتأخرين عليهم فضلا فحي المجلس، ويملؤ لهم ذو الخلال والأكرام، يقول: سلوني، فيقولون: نسألك الرضا يا رب! فيقول: رضائي أحبكم ذاربي، وأنا لكم كرامتي، ثم يقول: سلوني، فيقولون يا أجمعين: نسألك الرضا، فيشهدهم على الرضا، ثم: سلوني، فيسألونني حتى ينتهي حكمي عندهم، ثم يفتح عليهم ما لا غنى رأيت ولا أدنى سمعت ولا خطر على قلب بشر<sup>۵۰</sup>

”میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور ان کے ہاتھ میں سفید شیش کی طرح کوئی چیز تھی، لیکن اس میں ایک سیاہ نکتہ تھا، میں نے سوال کیا: ”اے جبریل! یہ کیا ہے۔“

اس نے جواب دیا: ”یہ جو کہ دن ہے، اللہ تعالیٰ اسے آپ ملائکہ کے لیے بھیجا

اعمال ایسے فرشتے اتریں

52

ہے تاکہ آپ کے لیے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لیے عید ہو۔“ میں نے کہا: ”اس میں ہمارے لیے کیا ہے؟“ تو اس نے جواب دیا: ”تمہارے لیے اس میں بہت زیادہ خیر ہے، تم (دنیا میں) سب سے آخر میں ہو، لیکن آخرت میں تم سب سے پہلے ہو اور اس دن میں ایک ایسی گزری ہے کہ جو مسلمان بھی اس کو نماز کی حالت میں پالیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کسی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اسے ضرور عطا کر دیتے ہیں۔“ پھر میں نے سوال کیا: ”یہ سیاہ نکتہ کیا چیز ہے؟“ تو اس نے کہا: ”یہ قیامت کا دن ہے جو جمعی کو آگے کی، جموعا دن سب دنوں کا سردار ہے۔ ہم اس دن کو (ہالم بالا میں) ”المرید“ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ میں نے کہا: ”جبریل! ”المرید“ کیا ہے؟“ اس نے جواب دیا: ”اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک سفید کستوری کی بہت کشادہ دانی بنائی ہے، جب ہر روز کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے کرسی کی طرف آتے ہیں۔ کرسی کے ارد گرد نور کے منیر کھوپڑے جاتے ہیں جن پر انبیاء علیہم السلام بیٹھ جاتے ہیں اور نور کے منبروں کے ارد گرد سونے کی کرسیاں رکھ دی جاتی ہیں جن پر شہید بیٹھ جاتے ہیں، پھر بالا خالوں والے اپنے بالادناؤں سے نیچے اترتے ہیں اور کستوری کے لمبوں پر بیٹھ جاتے ہیں (ایک حدیث میں اہل غرخت کی تحریریں ہیں) وہ اہل اکبری (یعنی شہداء) اور اہل انبار (یعنی انبیاء) کے بیٹھے میں خود پر غیبت پر حسد نہیں کرتے، پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: ”تم مجھ سے کوئی سوال کرو۔“ وہ کہتے ہیں: ”اے ہمارے رب! ہم تیری رضا چاہتے ہیں۔“ تو اللہ تعالیٰ کہن ہے ”میری رضا تم کو میرے گھر میں اتارا ہے اور میری کرامت نے تم کو پایا ہے۔“ پھر وہ تعالیٰ کہے گا: ”مجھ سے سوال کرو۔“ وہ سب کے سب



اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

53

کہیں گے: ”ہم تجھ سے میری رضا کا سوال کرتے ہیں۔“ پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رضا پر گواہ بنائے گا پھر کہے گا: ”تم مجھ سے سوال کرو۔“ پھر وہ اللہ سے سوال کریں گے حتیٰ کہ ہر ایک اپنی خواہش کا سوال کرے گا پھر اللہ تعالیٰ ان کے لیے ظاہر کرے گا وہ چیز جسے آپ کو نہ دیکھا ہو گا نہ کسی کان نے سنا ہو گا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا ہو گا۔“

بعد اور جمعہ کی پابندی کرنے والوں کی قیامت کے دن امتیازی شان ہوگی، اس امتیازی شان کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام حاکم بخاری نے حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ سب دنوں کو قیامت کے دن ان کی اصل شکل کے مطابق اٹھائے گا البتہ جمعہ کے دن کو پیکتا ہوا اور روش بنا کر اٹھائے گا۔ جس طرح زمین کو سہیلیاں زمین ہی کے وقت گھیر لیتی ہیں اسی طرح جمعہ اور کرنے والے اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور جمعہ ان کا راستہ روشن کرے گا، جس کی روشنی میں وہ چل رہے ہوں گے، ان لوگوں کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو کستوری کی طرح مہک رہی ہوگی اور وہ کافروں کے پیادوں سے گزر رہے ہوں گے، جن کی اہس ان کا نظارہ کریں گے۔ یہ لوگ خوش کن حیرانی کی وجہ سے پیچھے نہیں دیکھ پائیں گے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے اس مرتبے کو کوئی نہیں پہنچ سکتا ہے۔ ان لوگوں کے جو اللہ کی رضا کی خاطر اذان کی نذر داری ادا کرتے ہیں۔“<sup>①</sup>

① المستدرک للحاکم، کتاب الجمعة، ۲/۲۷۱، امام حاکم نور الدین، دھبی، ج ۱، ص ۱۸۷، علامہ ابوالحسن علی بن ابی حمزہ، صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع الصغیر، ۱/۸۷۳۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

54

مولائے نریم سے التجا ہے کہ وہ ہمیں جمعہ وقت پر ادا کرنے اور پھر جمعہ کی مبارک گھڑی کو پانے کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں ہم جمعہ کو ہمارے لیے شادمانی بنائے اور اپنی رضا مندی عطا فرمائے اور جمعہ کو ہمارے لیے روشنی بنادے۔ (آمین یا رب العالمین ۱)

بیابان میں اذان واقامت کہہ کر تہما نماز پڑھنے والے پر فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول کی سعادت پانے والوں میں ایک سعادت مند وہ شخص ہے جس پر چھیل میدان، صحرا یا جنگل میں نماز کا وقت آ جائے اور وہ وضو کرنے کے بعد اذان اور اقامت کہہ کر نماز ادا کرے، تو تیر تعداد میں فرشتے اس کے منتظر بن جاتے ہیں۔ یہ اس کی اللہ کے ساتھ محبت ہے، جس کا اسے ثمرہ ملتا ہے۔ اس حقیقت کو امام عبدالرزاق بخاری نے اپنی کتاب ”المصنف“ میں بیان کیا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي فِي قَحَابَاتِ الصَّلَاةِ فَلْيَتَوَضَّأْ فَإِنَّ لَهُ يَجِدُ نَاءً فَلْيَبْسُمْ فَإِنَّ أَقَامَ صَلَّيْ مُعَا مَلِكًا وَ إِنْ أَكَّنْ وَ قَامَ صَلَّيْ خَلْفَهُ مِنْ جَنُودِ اللَّهِ مَا لَا يُرَى عَرَفَاهُ »<sup>①</sup>

”جب کوئی شخص جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے، اگر پانی موجود ہو تو تیمم کر لے، پھر اگر اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے دونوں فرشتے (کرنا کا تین) بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اگر اذان اور اقامت

① الترغیب و الترہیب، کتاب الفصول، الترغیب فی الاذان و ما جاء فی فصلہ ۱/۸۳۱۔

اسما ایسے فرشتے اتریں

55

کے بعد پڑھے تو اس کے پیچھے اللہ کے لشکر نماز پڑھتے ہیں کہ ان کے دونوں کندوں کو دیکھا نہیں جاسکتا۔<sup>۱</sup>

اس حدیث میں ”جنود اللہ“ سے مراد فرشتے ہیں۔ اس کی تائید میں سنن الکبریٰ ترمذی کی روایت ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ بِأَرْضٍ قُبِيَ قُبُورُ بِحَضْرَةِ الصَّلَاةِ وَيُعِصِمُ الصَّلَاةَ فَيُضِلُّهُ إِلَّا صَلَّتْىُ خَلْفَهُ مِنْ الْمَلَائِكَةِ مَا لَا يَرَى طَرَفًا يَرْتَكِبُونَ بِرُكُوعِهِ وَتَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ وَيُسَوِّدُونَ عَلَى دُخَانِهِ »<sup>۲</sup>

”کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جو کسی جنگل میں ہو اور جب نماز کا وقت ہو تو وہ اذان کہے، اقامت کہے اور نماز پڑھے مگر اس کے پیچھے فرشتے نماز پڑھتے ہیں کہ ان کے دونوں کناروں کو دیکھا نہیں جاسکتا۔ وہ جب رکوع کرتا ہے تو وہ بھی رکوع کرنے میں ہیں اور جب سجدہ کرتا ہے تو وہ بھی سجدہ کرتے ہیں اور اس کی رما پائیں کہتے ہیں۔“

عدم موجود بھائی کے لیے دعا پر فرشتے کا نزول

ان خوش بخت حضرات کا تذکرہ صحیح مسلم میں موجود ہے، اس حدیث کے راوی مضمون رکھتے ہیں، وہ عبد اللہ بن مضمون کے بیٹے اور ام الدرداء کے غور برتتے۔ انھوں نے بیان کیا: ”میں شام آیا تو ابو الدرداءؓ کے گھر حاضر ہوا، لیکن انھیں گھر میں نہ پایا۔

۱۔ سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب العلویۃ، باب سۃ الاذان و الاقامة۔  
۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب العلویۃ، باب سۃ الاذان و الاقامة۔

اعمال ایسے فرشتے اتریں

56

ام الدرداءؓ بخلف سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: ”تمہارا اس سال حج کا ارادہ ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں!“ کہنے لگی: ”اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے خیریت کی دعا کرنا کیوں کہ بلا شک و شبہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

« دَعَاؤُ الْعَرَبِ الْمُسْلِمِ لِأَجِبِهِ يَظْهَرُ الْعَلَبُ مُسْتَحَابًّا، عَدَدُ رَأْسِهِ مِثْلُ مِثْقَلِ كَلْبًا، دَعَا لِأَجِبِهِ بِحَبِيرٍ، قَالَ أَلَسْتَكَ الْمُؤَخَّلُ بِوَدَائِعِمْ وَ لَقَّ بِمِثْلٍ »<sup>۱</sup>

”مسلمان شخص کی اپنے عدم موجود بھائی کے بارے میں دعا قبول کی جاتی ہے، اس کے سر کے پاس فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے خیر کی دعا کرتا ہے تو مقررہ فرشتہ کہتا ہے: ”آمین!“ (اے اللہ! اس کی دعا قبول فرما) اور تیسرے لیے اس کی مثل (جو تو اپنے بھائی کے لیے طلب کر رہا ہے وہی چیز اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔“

”صفوان نے کہا کہ پھر میں بازار کی طرف نکلا تو وہاں ابو الدرداءؓ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ویسی ہی حدیث بیان فرمائی۔“

ام الدرداءؓ بخلف فرماتی ہیں کہ ابو الدرداءؓ بخلف کے تین سو ساٹھ رشتہ دار تھے جن کے لیے وہ نماز میں دعا کیا کرتے تھے، ان کی زوجہ نے اس بارے میں ان سے بات کی تو وہ فرماتے تھے:

”أَفْلَا رَغِبَ إِلَى تَدْعِيٍّ لِي الْمَدِينِي كَرِهًا“<sup>۲</sup>

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فتناء الدعاء للمسلمین، صفحہ ۲۰۷۔  
۲۔ صبر عظام، ج ۱، ص ۳۵۱۔ ابن عساکر، ۱۳، ۲۰۸۔



اعمال ایسے فرشتے اتریں

”کیا میں اس بات کی رحمت نہ رکھوں کہ فرشتے میرے لیے دعا کریں۔“

اللہ کے لیے کسی بھائی سے ملاقات پر فرشتے کا نزول

تمام تعلقات اللہ تعالیٰ کی خاطر رکھے جائیں تو یہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ یہ کام فرشتے کے نازل ہونے کا سبب بھی بنتا ہے۔ اس بات کی دلیل صحیح مسلم میں موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أَخْبَرَهُ فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًَا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تَرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ يَنْصَحَةٍ تَزِيلُهَا؟ قَالَ: لَا عَيْزَ لِي، أَلَيْسَ اللَّهُ غَرَضًا وَحَلَّ قَالَ: فَارْجِعْ رَسُوْلَ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ فَدَّ أَخِيكَ كَمَا أَلَيْسَ فِيهِ؟»

”ایک آدمی دوسری کسی کی طرف اپنے دوپٹی بھائی کی ملاقات کے لیے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے راستے میں ایک فرشتہ مقرر کر دیا۔ جب وہ اس فرشتے کے پاس پہنچا تو اس فرشتہ نے پوچھا: ”کہاں جا رہے ہو؟“ اس نے کہا: ”اُس کی بستی میں اپنے بھائی کے پاس جا رہا ہوں۔“ فرشتے نے پوچھا: ”تو نے اس پر کوئی احسان کیا ہے جسے بدھانا چاہتا ہے؟“ کہا: ”نہیں، بس اتنی ہی بات ہے کہ اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر میں اس سے محبت کرتا ہوں۔“ فرشتے نے کہا: ”میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے پاس شیخہ بن کر آیا ہوں، جس طرح تو نے اللہ کی رضا کی خاطر اس

صحیح مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب فضل الحب فی اللہ: ۲۵۶۷۔

اعمال ایسے فرشتے اتریں

سے محبت کی ہے اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت فرماتے ہیں۔“

ایک دوسری روایت میں ہے:

”قیامت کے دن اللہ کریم فرمائیں گے کہ میری بزرگی کے لیے آج میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انھیں اپنے سایہ میں رکھوں اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں سوائے میرے سائے کے۔“

راہ خیر میں خرچ کرنے والوں کے لیے فرشتوں کا نزول

جس سعادتمند حضرات کے لیے فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں وہ لوگ بھی ہیں جن کی راہوں میں خرچ کرتے ہیں۔ اس بات کی دلیل صحیحین میں موجود ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانَ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اعْطِ مُتَّقًا حَقَّهُ، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُتَمِسِّكًا تَلَقًّا.»

”کوئی دن ایسا نہیں جس میں بندے صبح کرتے ہیں مگر وہ فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک (دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: ”اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر۔“ اور دوسرا (بد دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے: ”اے اللہ! روکنے والے (اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے) کے نصیب میں تباہی کر۔“ فرشتوں کے نزول کی دوسری دلیل مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں موجود ہے، حضرت

صحیح مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب فضل الحب فی اللہ: ۲۵۶۶۔

صحیح بخاری، کتاب البر و الصلۃ، باب قول اللہ تعالیٰ: ”لَا مَنَ عَطَىٰ وَالْخَيْرُ

صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فی السلفی والممسک: ۱۱۱۰۔

اعمال ایسے کر فرشتے اتریں 59

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اُنھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَا خَلَعْتُ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا بَعِثَ بِحَسْبِهَا مَلَكَانِ يَتَذَكَّرَانِ مُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ غَيْرِ الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اهْلُمُوا إِلَيَّ رَبِّكُمْ فَإِنَّمَا قَالَ وَ كُنْهُ خَيْرٌ مِمَّا كُنْتُمْ وَ الْهَى، وَ لَا آيَتُ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا لِيُؤْتِيَ بِحَسْبِهَا مَلَكَانِ يَتَذَكَّرَانِ مُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ: اللَّهُمَّ! أَعْطِ مُتَّفِقًا خَلْفًا وَ أَعْطِ مُتَمَسِّكًا تَلْفًا»<sup>①</sup>

”ہر روز طلوع آفتاب کے وقت اس کے دونوں جانب دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں

اور وہ دونوں بلند آواز میں پکارتے ہیں، جسے جن و انس کے علاوہ سارے زمین

والے سنتے ہیں۔“ اُسے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، کفایت کرنے والا تمہارا

(مال) غافل کرنے والے زیادہ (مال) سے بہتر ہے۔“ اور فرجِ آفتاب کے

وقت اس کی دونوں جانب دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں اور وہ دونوں بلند آواز میں

پکارتے ہیں، جسے جن و انس کے علاوہ سارے زمین والے سنتے ہیں، اِنّالہ

فرج کرتے والے کو بدل عطا فرما اور روکنے والے کے نصیب میں تباہی کرے۔“

اسے اللہ فرشتوں کے نزول اور ان کی دعاؤں کی سعادت عطا کرے نصیب میں بھی کروے

اور انھیں مال کھول کر اپنی راہوں میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (امین یا رب العالمین)

قطبِ رحمی کے باوجود صدرِ رحمی کرنے والے پر فرشتے کا نزول

پہلکی کے باوجود حسنِ سلوک کرنے والے کے لیے فرشتہ حاضر فرما کر نازل ہوتا ہے بلکہ

مسند احمد: ۱۹۷/۵۔ ابن حبان: ۳۲۲۹۔ مجمع تروال: ۱۲۲/۳۔

اعمال ایسے کر فرشتے اتریں 80

اس وقت تک اس کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ حسنِ سلوک کرتا رہتا ہے۔ ایسے خوش بخت

فحش کا تذکرہ بھی مسلم میں موجود ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

نے عرض کیا:

« يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَرَأْتُ آيَاتَهُمْ وَ نَقَطَعُونِي وَ أَحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَ

يُسَيِّئُونَ إِلَيَّ، وَ أَعْلَمُ عَنْهُمْ وَ يَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: لَيْسَ خُذْ شَيْئًا

فَقُلْتَ وَ كُنَّا تَسْبِيحُهُمْ الْعَمَلُ، وَ لَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهْرٌ عَلَيْهِمْ مَا

ذَمَّتَ عَلَى ذَلِكَ»<sup>②</sup>

”اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا

ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان سے حسنِ سلوک کرتا ہوں اور وہ

میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیک و برپا بازی کا مظاہرہ کرتا

ہوں اور وہ میرے ساتھ برا، اِنی سے پیش آتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر

ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے تو تو گویا ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے،

ان کے مقابلے میں میرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا،

جب تک تیرا دیرایا رہے گا۔“

صحیحین کی ایک اور حدیث جس میں فرشتے کے نزول اور مدد کے علاوہ نوامید ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جَوْشَعَانِ ابْنَا رَدْمِي فِي فَرَانِي أَوْ عَرَسِي الْغَافِ بِمَا يَتَابَعُ بِهِ تَوَدُّهُ صَلَاحِي كَرَسَ۔“<sup>③</sup>

① صحیح مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب صلۃ الرحم و تحريم قطعيتها: ۲۵۵۸۔

② بخاری، کتاب الادب، باب من سطر له في الرزق لصلۃ الرحم: ۵۹۸۵۔



مریض کی عیادت کرنے والوں کے لئے فرشتوں کا نزول

۵۰ سعادت مند لوگ جو اپنے بار بھائی کی عبادت کے لیے جاتے والے ہیں، ان حضرات کے اس بغض علی کو دیکھ کر اللہ کریم اپنی مقرب مخلوق فرشتوں کو ان کے لیے نازل ہونے کا حکم دیتے ہیں اور یہ فرشتے ان خوش بخت حضرات کے ساتھ چل کر پیادہ نکلتے ہیں۔ اس کی دلیل مسند احمد میں موجود ہے، حضرت علیؓ نازل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا تھا:

”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَخُوضُ مَسَلًا إِلَّا ابْتِغَى اللَّهُ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُقَالُونَ عَلَيْهِ بِيْ اِثْنِ سَاعَةِ النَّهَارِ كَذَاكَ، حَتَّى يُعْطِيَ رَ مَوْ اِثْنِ سَاعَةِ مِنَ النَّارِ كَذَاكَ، حَتَّى يُنْصَحَ“<sup>①</sup>

منہد احمد کی ایک دوسری روایت جس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

”جو صبح سویرے میری لیں کی عبادت کی غرض سے نکلے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور“

مسند احمد: ۱/۱۰۱ - الشيخ شعيب الارناؤوط في اس موقوف صحيح قراره يا هـ.

$$e^{-\frac{1}{2} \sqrt{2} \pi} \sqrt{\frac{2}{\pi}}$$

تھو ان روایت سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ کئی کئی کتب کے مؤلفین نے ارشاد فرمایا:

« يَا سَلِيمُ إِذَا قَادَ الْحَيَاءُ الصَّالِمُ، لَمْ يَزَلْ لِي الْخُرُوفَةُ الْخَمِينَةُ حَسْرَةً »

”جے قلمک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ اپنی تک و دو جنت کے تار و پھل میں مصروف رہتا ہے۔“

کسی نے سوال کیا کہ لوگ اللہ کے رسولؐ ”خُرُوجُ الْخَبَرِ“ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ -

فرمایا: ”خُذْنَا حَتَّىٰ نَجْنِي اِسَّیٰ“ کے تار و پھل چٹنا۔

صحیح مسلم کی ایک اور حدیث میں عیادت مریض کی اہلیت کے متعلق حضرت (الہدیہ) جناب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَلِمْتُ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مُرِضٌ فَلَمْ تَعُدْهُ وَأُمِّ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ  
تَعُدُّهُ، قَالَ: يَا زَيْدَا كَيْفَ أَهْوَاؤُكَ؟ رَأَيْتَ رَبَّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا  
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ: مَرِضْتُ مِنْكَ

٢٥٦٨ - تجارة مملو، كتاب سير و الخصة، بأن فعلا عبادة العريف

⑤ تصحيح مسلم، كتاب فضائل عبادة الرقيق، ٧٥٦٩.

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں ﴿۶۳﴾

”بے شک اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائیں گے۔“ اے آدم کے بیٹے! میں پیار ہوں تو تو نے میری عبادت (مراج پری) نہیں کی۔“ انسان کہے گا: ”مے میرے رب! میں کیسے تیری عبادت کرتا جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے؟“ اللہ فرمائیں گے: ”کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا نکال بندہ پیار ہو لیکن تو نے اس کی مزاج پر کی نہیں کی۔ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی پیار پری کرتا تو یقیناً تو مجھے اس کے پاس پاتا (یعنی میری رضا تجھے حاصل ہوتی)؟“

اگر نور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سریش کی پیار پری کا اجر وثواب اور صلہ کس قدر عظیم ہے، اللہ ہمیں اس عظمت والے عمل کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آئینہ ۱)

#### اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قدردان پر فرشتے کا نزول

جب بندہ اپنے مالک کی عطا کی گئی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے، تو اللہ کریم اس کے شکر ادا کرنے کو بے حد پسند کرتے ہیں اور پھر کائنات کا رب اس بندے پر نعمت کو بڑھاتے ہیں اور اس کی قدردانی کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم: ۷)

”اگر تم شکرگزار کی کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔“

ایک ساداتِ سند جس نے اپنے رب کے انعامات کی قدردانی کی اور اس قدردانی کا ملا انعامات میں انسان کے ساتھ ساتھ اسے فرشتے کے نازل ہونے کی سعادت بھی میسر آئی، اس خوش بخت کا تذکرہ صحیح مسلم میں موجود ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں ﴿۶۴﴾

”بنی اسرائیل میں سے تین آدمی تھے، ایک کرمی سفید دھواں والا، دوسرا گھبرا اور تیسرا (دوسرا تھا، سو اللہ نے چاہا کہ انہیں آزمائے، تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا۔ وہ سفید دھواں والے کے پاس آیا اور اس سے کہا: ”تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے؟“ اس نے کہا: ”اچھا رنگ اور اچھی کھال اور یہ کہ مجھ سے یہ پیاری دور ہو جائے، جس کے سبب لوگ مجھ سے گھبرکتے ہیں۔“ آخر حضرت ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے نے اس پر ہاتھ بھیجا تو اس کی گھن دور ہوئی اور اسے اچھا رنگ اور اچھی کھال ملی گئی، پھر فرشتے نے پوچھا: ”تجھے کون سا مال پسند ہے؟“ اس نے کہا: ”اوزن یا کبوتر گائے۔“ اس حدیث کے راوی اسحاق بن عبد اللہ کو شک پر کیا کہ اس نے اوزن مانگا یا گائے، پھر حال سفید دھواں والے نے پوچھنے، ان میں سے ایک نے اوزن اور دوسرے نے گائے کی خواہش کی۔ سو اسے دس ہونے کا کھن اٹھائی دی گئی، پھر فرشتے نے مانتی: ”اللہ تعالیٰ تجھ سے لیے اس میں برکت دے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر فرشتہ مجھے کے پاس آیا اور کہا: ”تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟“ اس نے کہا: ”عمو، بال اور یہ کہ یہ پیاری جانی رہے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھبرکتے ہیں۔“ چنانچہ فرشتے نے اس پر ہاتھ بھیجا تو اس کی پناہی اور دعائی اور اسے اچھے بال ملے۔ فرشتے نے کہا: ”تجھے کون سا مال پسند ہے؟“ اس نے کہا: ”گائے۔“ سو اس کو گائے مل گئی۔ فرشتے نے دعائیہ ہوئے کہا: ”اللہ تیرے مال میں برکت دے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر فرشتہ اترے کے پاس آیا اور کہا: ”تجھے کون سی چیز پسند ہے؟“ اس نے کہا: ”یہ کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ کو بینائی دے تو میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔“ آخر حضرت ﷺ نے فرمایا: ”پھر فرشتے نے اس پر ہاتھ بھیجا تو اسے بینائی دے گئی پھر فرشتے نے ہوا



### اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

65

”کون سال تجھے پہنچے ہے۔“ اس نے کہا: ”بھلا اور کبریٰ۔“ تو اسے گاہیں کبریٰ مل گئی، پھر اتنی گاہے اور کبریٰ بھی پھولیں، پھر ہوئے سید داغ والے کے جنگل بحر دوت ہو گئے، گنجی کی جنگل بحر کا گئیں اور اترو گئی کی جنگل بحر کبریاں ہو گئیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”کچھ عرصہ بعد وہی فرشتہ سید داغ والے کے پاس اپنی پہلی صورت اور شکل میں آیا اور اس نے کہا: ”میں حق آدمی ہوں، سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے، سو آج منزل پر پہنچا میرے لیے تمہیں نہیں سوائے اللہ کی مدد کے اور میری مدد کے، میں تجھ سے، گناہوں ہی کے نام پر جس نے تجھے سحر رنگ اور سحری کھال دی اور مال اور اونٹ دیے، مجھے ایک اونٹ دے جو میرے سفر میں کام آئے۔“ اس نے کہا: ”مجھ پر لوگوں نے حق بہت ہیں۔“ فرشتے نے کہا: ”اہل بیت تجھے پہنچانا ہوں بھلا تو حق کو حق نہ تھا؟ تجھ سے لوگ گھن کھاتے تھے پھر اللہ نے اپنے فضل سے تجھے یہ مال دیا۔“ اس نے جواب دیا: ”میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا، جو کئی پشتوں سے ہمارے آدمی تھے۔“ فرشتے نے کہا: ”اگر تو بھلا ہو تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔“ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا، اسی صورت اور شکل میں اور اس نے کہا جیسا سید داغ والے سے کہا تھا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو سید داغ والے نے دیا تھا۔ فرشتے نے کہا: ”اگر تو بھلا ہو تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر فرشتہ امد سے کے پاس گیا اپنی اسی اور شکل و صورت میں اور کہا: ”میں حق آدمی ہوں، سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے، سو آج منزل پر پہنچا لے لے اللہ کی مدد اور تیری مدد کے مشکل ہے، میں تجھ سے اللہ کے نام پر جس نے تجھے آنکھ دی، ایک کبریٰ ہاتھ

### اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

66

ہوں، وہ میرے سفر میں کام آئے گی۔“ اس نے کہا: ”بے شک میں اموھا تھا، اللہ نے مجھے آنکھ دی، تو لے جا جان کبریوں میں سے جتنا تیرا حق چاہے اور چھوڑ جا کبریوں میں سے جتنا تیرا حق چاہے، اللہ کی قسم! آج جو چیز اللہ کی راہ میں تو لے گا، میں تجھے مشکل میں نہیں ڈالوں گا۔“ فرشتے نے کہا: ”اپنے مال کو اپنے پاس رکھو، تمہیں آدمی آزمائے گئے تھے، سو تجھ سے اللہ راضی ہوا مگر تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔“<sup>①</sup>

### توبہ کے متلاشی پر فرشتوں کا نزول

توبہ کرنے والا شخص اللہ کریم کو بے حد پسند ہے اور تائب شخص کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے، ایسے شخص کی साथیہ برائیاں بھی ٹھیکوں میں تبدیل کر دی جاتی ہیں۔ توبہ کرنے والوں میں سے ایک ایسے خوش بخت شخص کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جس نے تین چار یا پندرہ عیسائی آدمیوں کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ یہ شخص ایک سوانسوں کا قاتل تھا۔ تو اللہ رب العزت نے اس کے دل میں اپنا ڈر ڈال دیا اور یہ شخص توبہ کے لیے تیار ہو گیا۔ توبہ کا یہ متلاشی شخص گھر سے نکلا تو اس پر موت وارد ہو گئی تو اس سعادت مند کے لیے فرشتے اتر آئے۔ اس خوش نصیب کا تذکرہ صحیحین میں موجود ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جس نے نانوے قتل کیے تھے، اس نے

① صحیح مسلم، کتاب الرصد، باب الدنيا مسخرة للمومن، و حجة لکافر : ۲۶۷، ۲۶۸، صحیح بخاری، کتاب الاحادیث الاسماء، باب الرصد و عمنی و القرع فی ہذا

اعمال ایسے فرشتے اتریں ﴿67﴾

روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک راہب کا پتا بتایا گیا۔ وہ راہب کے پاس حاضر ہوا اور کہا: "میں نے خانوے (۹۹) قتل کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟" راہب نے کہا: "نہیں" اس پر اس نے راہب کو بھی قتل کر کے سو کا عدد پورا کر دیا۔ اس نے حجر زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک عالم دین کا پتا بتایا گیا۔ اس نے عالم دین سے کہا: "میں نے ایک سو آدمی قتل کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟" عالم دین نے کہا: "ہاں، بھلا توبہ کے اور اس کے درمیان کوئی حائل ہو سکتا ہے؟" فلاں علاقے میں چلے جاؤ، وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنی اس زمین کی طرف واپس مت آنا، یہ برائی کی زمین ہے۔" وہ آدمی وہاں سے چل پڑا، جب ٹھیک راستے کے درمیان میں پہنچا تو اس کی موت کا وقت آ گیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑا پڑے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: "یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل سے توبہ کر کے آ رہا تھا۔" عذاب کے فرشتوں نے کہا: "اس نے قطعاً کوئی نیک کام نہیں کیا۔" اب ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں ان کے پاس آیا، فرشتوں نے اس (آدمی نما فرشتے) کو اپنا ٹھیل بٹالیا (اس فیملہ دینے والے) فرشتے نے کہا: "فیسو! ما بین الارضین فیالمی اٹیہما نکائی آدمی فہو کہ ففقا شو" ۱

تو خدا وہ آدمی اپنی الارض فی القی آراذ ففقتضتہ ملائکۃ الرحمۃ ۲

"دونوں مقامات کے درمیان کا فاصلہ ناپ لو اور جس مقام سے وہ قریب ہے اس صحیح مسلم، کتاب التوبہ، باب قبول توبۃ القاتل و ان کفر قتله : ۲۷۶۶۔ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب : ۴۷۰۔

اعمال ایسے فرشتے اتریں ﴿68﴾

میں اس کا شمار کروں؟" فرشتوں نے پورے فاصلے کو پاپا، تو جس علاقے کی طرف اس کا رخ تھا وہ قریب تر نکلا، ان رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح قبض کی۔ ایک دوسری روایت میں ہے: "تکالی الی القریۃ الصالحۃ اقرب منہا یشیر بمجعل من اهلہا" ۱

"وہ آدمی نیک لوگوں کی پہنچی کے صرف ایک باشت زیادہ قریب تھا چنانچہ اسے نیک لوگوں میں شمار کیا گیا۔"

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے: "فأوحی اللہ تعالیٰ ہذہ ان تقرئہ و اوحی الی ہذہ ان تکعبدنی و قال فیسو! ما بینہما فوجد الی حدیہ اقرب یشیر بمجعل من اهلہا" ۲

"اللہ تعالیٰ نے مجھے علاقے کی زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا (میں ہو جا) اور نیک علاقے کی زمین کو حکم دیا کہ تو قریب تر ہو جا اور (فرشتوں کو) حکم دیا کہ ان دونوں علاقوں کا نتیجہ ناپ لو، چنانچہ (فیض) اس نیک علاقے کی طرف ایک باشت قریب پایا گیا تو اس کی پیٹھ ہو گئی۔"

کون ہے جو جہت سے اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کے طلب کار بنائے تاکہ فرشتوں کی معاونت حاصل ہو سکے اور ان کے نزول کی سعادت و ہم پاکیں۔ توبہ کرنے والے شخص کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انساب من الذنوب شملن لا ذنوب لہ" ۱

۱ صحیح مسلم، کتاب التوبہ، باب قبول توبۃ القاتل و ان کفر قتله : ۲۷۶۶۔  
۲ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب : ۴۷۰۔  
۳ ابن ماجہ، کتاب التوبہ، باب ذکر التوبۃ : ۴۵۰۔ علامۃ البانی رحمۃ اللہ علیہ



اعمال ایسے کر فرشتے اتریں

68

”سمناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے گویا اس کے ذمہ کوئی توبہ ہی نہیں۔“

توبہ سے متعلق اگر فرمانِ رحمن پڑھ لیا جات تو وہ اس حدیث سے بڑھ کر بے کر گناہ بھی

نہیں میں بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ

مَسِيئَتَهُمْ مَّحْسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ (الفرقان: ۷۰)

”سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے

لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان

کرنے والا ہے۔“

### ایک سعادت مند کے جنازے کے ساتھ فرشتوں کا چلنا

ایک سعادت مند جس کے جنازے کے ساتھ فرشتے چل رہے تھے، یہ صحابی

رسول ﷺ تھے اور یہ شخص کئی ہی عظمت کا مالک تھا جس کی خاطر اللہ کریم نے اپنے فرشتوں

کو نازل فرما دیا، جو اس کی میت کے ساتھ پیچے چل رہے تھے، عہد رسات ﷺ میں یہ

مفتوحہ نوعیت کا جنازہ تھا۔ اس خوش نصیب صحابی (علیؑ) کا تو نام ہی مل سکا اور نہ مزید

وضاحت مل سکی۔ البتہ نزولِ املاک کی سعادت اس کا مقدر تھی۔ اس کی دلیل سننے والی داد

میں موجود ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

”اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَحِيَ بِدَايَا وَخُورِعَ الْجَنَازَةُ

فَأَتَى بِرُوحَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى بِدَايَا قَرِيْبَتٍ، وَقَبْلَ لَهْ، فَقَالَ: إِنَّ

اعمال ایسے کر فرشتے اتریں

70

الْمَلَائِكَةُ تَحْمِلُهَا تَحْمِلُ قَلَمُ الْكَلْبِ لَا رُكْبَتَ وَ فَمَنْ يَمْشُونَ، فَلَمَّا

ذَهَبُوا رُكِبَتْ“<sup>①</sup>

”رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے ساتھ چل رہے تھے، سواری پیش کی گئی تو

آپ ﷺ نے سواری ہونے سے انکار فرما دیا، جب واپس ہوئے تو دوبارہ سواری

پیش کی گئی تو آپ ﷺ سواری ہو گئے، جب آپ ﷺ سے اس بارے سوال کیا گیا

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے پیرل چل رہے تھے، ان کے چلنے ہوئے مجھے

سواری ہونا گوارا نہ تھا اور جب وہ چلے گئے تو میں سواری ہو گیا۔“

### رسول کریم ﷺ پر درود بھیجنے والوں پر فرشتوں کا نزول

رسول کریم ﷺ پر درود بھیجنا ایمان کا جز ہے اور نیزہ و برکت کو سینے کا باعث بھی اور جو

کوئی اس سے اعراض کرے، اس کے لیے تباہی ہی تباہی ہے اور ایسا بد بخت شخص اپنے آپ

کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ درود پاک درجات کی بلندی، گناہوں کا کفارہ اور شفا

معطی ﷺ کا راستہ ہموار کرنے والا اصولِ تقصد ہے اور ثمنوں سے نجات کا نسخہ ہے مگر درود

پاک کے الفاظ کا مسنون ہونا ضروری ہے۔ درود اللہ رب العزت کی سنت اور اس کا حکم ہے

اور اس کے مالک کا کلام ہے۔ وہ سعادت مند حضرات جو درود پاک کو اپنا درود بناتے ہیں،

ان کے لیے کائنات کا رب اپنے معزز فرشتوں کو نازل ہونے کا حکم دیتا ہے اور وہ مشرب

① سنن ہی داود، کتاب الجنائز، باب الرکوب فی الجنائزہ : ۱۷۷ من المستدرک

للحاکم، کتاب الجنائز، باب الماشی امام الجنائزہ و الرکب خلفها : ۱۰۰

علامہ الشافعی ج ۱ ص ۱۰۰ حدیث کبریٰ سنن کو صحیح قرار دیا ہے۔ احکام الجنائز

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

71

فرشتے ایسے سعادت مند لوگوں کو حاش کرتے پھرتے ہیں۔ اس کی دلیل سنن نا موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَبَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُلْعَنُونَ فِي أَمْنِي السَّلَامِ»<sup>۱</sup>

”اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لوگوں کا سلام مجھے پہنچانے کے لیے فرشتے مقرر

کر رکھے ہیں جو زمین پر گشت کرتے رہتے ہیں۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَجْعَلُوا لِيُؤْتِكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورِي عَيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَنْتَلِيْنِي حَيْثُ كُنْتُ»<sup>۲</sup>

”میرے گھروں کو قبرستان نہ بنانا اور میری قبر کو سیلا گاہ نہ بنانا تم میرے اوپر درود

پڑھو۔ بے شک تمھارا درود مجھے پہنچایا جاتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔“

### ذکر الہی اور تقویٰ اختیار کرنے والے مسافر کے لیے فرشتے کا نزول

الذکر الہی کی رحمت کتنی وسیع ہے کہ جب اللہ کا بندہ سڑکی تیری کرتا ہے تو وہ

اپنے خالق و مالک سے ڈرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ذکر میں مصروف ہو جاتا۔

اس پر پیر کار بندے کا مالک خوش ہو کر اس خوش نصیب آدمی کے لیے ایک مہر فرشتہ

<sup>۱</sup> سنن نسائی، کتاب السنن، باب التسليم على النبي ﷺ: ۱۲۸۳۔ علامہ ابی

لحمہ اس صحیح قرار دیا ہے۔

<sup>۲</sup> ابوداؤد، کتاب السنن، باب زيارة القبور: ۲۰۳۴۔ قال لیس فی حصہ اللہ

حسن۔ حشاة الزبوة: ۸۸۶۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

72

فرمایا ہے، جو اس کا ہم سفر بن جاتا ہے بلکہ اس کے پیچھے سارے ہو جاتا ہے۔

یقیناً یہ فرشتہ معائن اور مددگار ہوتا ہے جو مسلسل سفر ختم ہونے تک اس کی رفاقت میر

ہوتا ہے۔ اس عظیم مسافر اور اللہ کی راہ میں نکلنے والے کی عظمت کو امام طبرانی رحمہ نے نقل

فرمایا ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ مَلَكَ رَأْسَ رَجُلٍ يَخْلُقُ فِيْهِ مَسِيْرَةً بِأَلَيْهِ وَ ذِكْرُهُ، أَلَا زِدْفَهُ مَلَكَ، وَ لَا يَخْلُقُ بِشَيْءٍ وَ تَحْوِيْهِ، أَلَا كُنَّا رِزْقَهُ شَيْطَانًا»<sup>۳</sup>

”میں کوئی سوار علیحدہ ہوتا اپنے سفر میں اللہ اور اس کے ذکر کے ساتھ مگر اس کا

سامی فرشتہ ہوتا ہے اور اسی طرح نہیں علیحدہ ہوتا ہے کوئی شعر گو (برے اور غلط

اشعار) یا اس کی نسل کے ساتھ مگر اس کا سامی شیطان ہوتا ہے۔“

### دین کے طالب علم کے لیے فرشتوں کا نزول

دین اسلام کا طریقہ والا جب علم کی تلاش میں نکلتا ہے تو اللہ کریم اس کی منزل کو

آسان فرما دیتے ہیں وہ اس کا نکھلا اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے اور ایسے شخص کے لیے جنت کا

دار استمان کردیا جاتا ہے اور جس کے فرشتے اس خوش نصیب کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

طالب علم کے اس عظیم مرتبہ کو حضرات ائمہ احمد، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان اور الطیالسی رحمہ

نے نقل فرمایا ہے۔ حضرت ابودرداء اور صفوان بن عسال رحمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

<sup>۳</sup> الترغیب و الترہیب، الترغیب فی ذکر اللہ مع رجب طابہ: ۷۳۶۔ صحیح

ابوداؤد: ۱۳۱۱۰۔ اعمام البانی رحمہ نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

صحیح الجامع الصغیر: ۷۰۶۔ حشاة الزبوة: ۱۷۱/۳۲۔



اعمال ایسے فرشتے اتریں

73

نے فرمایا:

« مَا مِنْ خَارِجٍ يُخْرِجُ مِنْ بَيْتِهِ فِي حُلْبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ

الْمَلَائِكَةُ أَلْحِيْقَهَا، وَضَا بِنَا يَصْنَعُ »<sup>①</sup>

”جب بھی کوئی شخص اپنے گھر سے علم کی تلاش میں نکلتا ہے تو اس طالب علم کے

لیے اس کے عمل سے خوش ہو کر فرشتے اپنے پر رکھ دیتے ہیں۔“

کئی سعادت اور عزت کی بات ہے کہ مخلص طالب علم کے لیے موزوں فرشتے اپنے پر بچھ

دیں۔ یہ اس لیے ہے کہ طالب علم اپنے رب کی رضا کو محاش کر کے اور اس کے دین کو

پھیلانے کے لیے یہ کام کرتا ہے۔ تو جو اللہ تعالیٰ کا دین جانتا ہے تو اللہ کریم اس سے ہر

الفت اور چاہت لکھتا ہے۔

### قرب قیامت کہ اور مدینہ کے سونوں کے لیے فرشتوں کا نزول

کہ اور مدینہ دو امن و سلامتی والے شہر ہیں اور کونین کے تاجدار کا ان دو شہروں سے گہرا

علق اور وابستگی تھی۔ پوری دنیا کے شہروں میں سے سب سے عزت و احترام والے یہ دو

سلامتی کے شہر ہیں اور قرب قیامت ان دو شہروں میں صرف سون ہی رہ سکیں گے، باقی

سب یہاں نکال دیے جائیں گے جیسے کپڑے سے میل نکال دیا جاتا ہے۔

ان سعادت مند لوگوں کا تذکرہ جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں باقی رہ جائیں گے اور

① سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ۲۶۶ ج ۱، ص ۲۶۶۔

حدیث کو امام البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح قرار دیا ہے، درالکتب صحیح الجامع الصغیر،

۲۶۶، ۵۷، ۲۔

اعمال ایسے کر فرشتے اتریں

74

دجال ان شہروں کا رخ کرے گا تو زمین و آسمان کا رب ان کی حفاظت کے لیے فرشتوں

کو نازل فرما دے گا۔ صحیح مسلم میں موجود ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”رَوَى اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ ارْتَفَعَ بِأَمْرِهِ:

« لَيْسَ مِنْ بَدَأِ سَيَكُونُ الدَّجَالُ، إِلَّا مَخِجَ وَ الْمَدِينَةُ وَ لَيْسَ نَقَبٌ

مِنْ الْقُنَايَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَالِحِينَ تَحْرُسُهَا قَبَائِلُ بِالسَّيْفِ

فَتَرْجِفُ الْمَدِينَةَ ذُلُوتَ وَ حَقَابِ، يُخْرِجُ إِلَيْهَا مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَ مُشَافِقٍ »<sup>①</sup>

”کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے، سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ اس کے

راستہ پر فرشتے ہمارے کھڑے ہوں گے اور چکیداری کریں گے، پھر دجال

اس سر زمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار (زلزلہ سے)

کاٹنے کا واسطہ ہو گا جو کہ فریاد منافی ہو گا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔“

دوسری کئی روایت میں ہے کہ وہ کوئی کشتی نہیں بچھوڑے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے

دجال کہے گا:

”وہ مجھ پر آم، میں ان دو شہروں میں جانے کی جگہ بھی کوشش کروں گا تو

اپنے سامنے نہ لے کر کوئی تلواریں ساتھ پاؤں گا اور وہ مجھے روک دے گا۔“<sup>②</sup>

### فکر آخرت اور ذکر الہی میں مشغول افراد کے لیے فرشتوں کا نزول

مالک کے نزول کی سعادت سے بغیر باب نہ ملے والوں میں ایک خوش بخت وہ ہے

① صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب قصة الدجال، ۲۶۶ ج ۱، ص ۲۶۶۔

② صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب قصة الدجال، ۲۶۶ ج ۱، ص ۲۶۶۔

ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور دوزخ کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ کے وعظ کے بعد میں گھر آیا اور بیوی بچوں سے غمی مذاق کیا، باہر نکلا تو مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملے۔ میں نے کہا: ”خطبہ مناشع ہو گیا (یعنی ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ﷺ ہمیں جنت و دوزخ یاد دلاتے ہیں تو جنت اور دوزخ آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں)۔“ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے گئے: ”یہی میرا معاملہ ہے۔“ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور اپنی کیفیت بتائی، حضرت خطبہ دینا فرماتے ہیں: ”اے اللہ کے رسول! خطبہ مناشع ہو گیا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”کیا کہتا ہے؟“ میں نے سارا قصہ بیان کیا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ”میری بھی یہی کیفیت ہے۔“ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

» يَا خُطْبَلَاءُ! شَاعِعَةٌ وَشَاعِعَةٌ، لَوْ كُنَّا نَتَّخِذُ فُلُوكُمْ نَحْمًا تَحْمِلُونَا  
عِنْدَ الدَّخْرِ، لَضَافَحْتُمْ لَدَايِكُمْ، حَتَّى تَسْلَمَ عَلَيْكُمْ فَيُطْرَقُ<sup>۱۰</sup>۔  
”اے خطبہ! یہ وقت دقت کی بات ہوتی ہے، اگر تمھارے دلوں کی حالت ایسی

صحیح مسلم، کتاب التوبہ، باب فضل توبۃ الذکر و الذکر فی توبۃ الآخرۃ، المجلد: ۲، ص: ۲۷۵۰۔

ہی رہے جیسے ذرا الٹی کے وقت ہوتی ہے (جو کیفیت میرے پاس ہوتی ہے) تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں اور تمھیں راستوں میں سلام کریں۔“

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

» لَضَافَحْتُمْ لَدَايِكُمْ عَلَى فُؤَادِكُمْ وَ فُؤَادُ طُرُقِكُمْ وَ الْكُنْ يَا خُطْبَلَاءُ! شَاعِعَةٌ وَ شَاعِعَةٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ<sup>۱۱</sup>۔

”اگر تمھاری یہی حالت رہے (تو فرشتے تمھارے بسروں میں اور تمھارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں لیکن اسے خطبہ! یہ وقت دقت کی بات ہوتی ہے۔“ یا آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔“



اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

وہ اشخاص

کہ جن پر فرشتوں کا نزول ہوا

سیدہ مریمؑ کے لیے فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول سے فیصلہ اب ہونے والے لوگوں میں سے ایک مہربان سیدی  
مریمؑ ہیں۔ حضرت مریمؑ بڑی پاک و شریف شخصیت تھیں جن کا چٹاؤ عرش پر ہوا اور انھیں  
خیر النساء کا لقب ملا۔<sup>①</sup>

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”مردوں میں بہت سارے مرد کمال ہوئے ہیں مگر عورتوں میں صرف مریم بنت

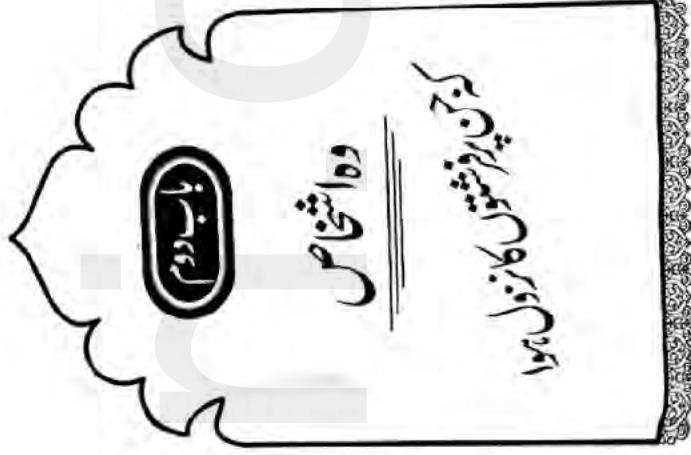
عمران اور آسیہؑ فرعون کی بیوی کمال ہوئی ہیں۔“<sup>②</sup>

حضرت مریمؑ وہ شخصیت تھیں جنہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اور ان کے گھر جگر

① صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ترویج النبی ﷺ خلیفۃ اللہ علیہ السلام، ج ۱، ص ۳۸۵۔

② صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قولہ لعلہ علی، ج ۱، ص ۳۳۳۔

ترجمہ: ”وہ عورتیں۔“



اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

80

عیسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ شیطان سے محفوظ رکھا گیا۔<sup>①</sup>

حضرت مریم علیہا السلام وہ سعادت مند خاتون تھیں جن کے لیے آسمان سے کھانا آتا تھا۔

سیدہ مریم علیہا السلام وہ مقدس عورت تھیں جن کے لیے ایک سے زیادہ مرتبہ فرشتے نازل ہوئے۔

یہ ان کی بزرگی کی بہت بڑی علامت تھی۔ ملائکہ کے نزول کی دلیل اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب

قرآن مجید میں موجود ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ

عَلَىٰ نِسَاءٍ الْعَالَمِينَ﴾ [آل عمران: ۴۲]

”اور جب فرشتوں نے کہا: ”اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تجھے برگزیدہ کر لیا اور تجھے

پاک کر دیا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تیرا انتخاب کر لیا۔“

اس آیت مبارکہ میں فرشتوں کے نازل ہونے کے بعد حضرت مریم علیہا السلام کو بشارت دیا

کہ تجھے بنی یا گیا ہے اور تجھے پاک کر دیا گیا ہے اور تیرا یہ چناؤ جہاں بھر کی عورتوں میں

سے ہے، یہ بڑی بشارت ہے جو سیدہ مریم علیہا السلام کو دی گئی۔ اور اس آیت سے فرشتوں کا

حضرت مریم علیہا السلام سے ہم کلام ہونا ثابت ہے اور یہ حضرت مریم علیہا السلام کے لیے سعادت کی بات

تھی اور ان کی شان و عظمت کو بلند کرنے والی بات تھی۔

ایک دوسرے مقام پر بھر فرشتوں نے سیدہ مریم علیہا السلام کو بغیر باپ کے (یعنی مریم علیہا

کے خاندان کے بغیر) بیٹے کی بشارت دی اور یہ بشارت اوجھی اور حیران کن تھی۔ ارشاد باری

تعالیٰ ہے:

﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ

① صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ ”وإذ ذکر فی الکتاب مریم: ۱۶-۳۴۔“

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

81

عیسیٰ ابن مریم و جہیہ فی الدنیا و الآخرة و من المفقیرین ○

وإنکم الناس فی المہد و کھلا و من الصالحین ○

[آل عمران: ۴۵-۴۶]

”جب فرشتوں نے کہا: ”اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے اپنے کھد کی خوشخبری دیتا ہے،

جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے، جو دنیا اور آخرت میں صاحب عزت ہے اور

وہ ہم سے مقررین میں سے ہے اور وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں بائیں کرے

گا اور ادھر عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔“

سیدہ مریم علیہا السلام کے لیے فرشتوں کا یہ نزول دوسری مرتبہ تھا، حضرت مریم علیہا السلام کے پاس

تیسری مرتبہ بھی جبریل امین علیہ السلام آئے ہیں۔ اس کی دلیل سورہ مریم میں اللہ رب العزت کا

یہ فرمان ہے:

﴿وَإِذْ نَادَىٰ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمُ إِذِ اتَّخَذَتْ مِنْ آهْلِهَا مُكَانًا شَرْفِيًّا ○

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

سَوِيًّا ○ قَالَتْ أَنَّىٰ يَأْتِي بَالرُّوحِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ نَذِيرًا ○ قَالَ إِنَّمَا

آتَا رَسُولُ رَبِّكَ لِأَهْبَ لَكَ عَلِيمًا زَكِيًّا ○ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ

وَلَمْ يَمَسَّ مِنِّي بَشَرٌ ○ لَمَ الْكَذِبُ ○ قَالَ كَذَلِكُ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ

هَيِّئْ وَ لِيَجْعَلَ آيَةً لِلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِنَّا وَ كَانَ كَأَمْرًا مُقَضًيًا ○ فَتَخَذَتْهُ

فَاتَّخَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا﴾ [مریم: ۱۶-۲۲]

”اس کتاب میں مریم علیہا السلام کا بھی واقعہ بیان کر، جبکہ وہ اپنے گھر کے لوگوں سے

علیحدہ ہو کر مشرقی جانب آئیں اور ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا، پھر ہم نے

اس کے پاس اپنی روح (جبریل علیہ السلام) کو بھیجا، پس وہ اس کے سامنے آدمی کی

شکل میں ظاہر ہوا، یہ کہنے لگیں: ”میں تجھ سے رحم کی پناہ مانگی ہوں اگر تو کچھ بھی



اعمال کے لئے کفر فرشتے اتریں

اللہ سے ڈرنے والا ہے۔“ اس نے جواب دیا۔ ”میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں۔ تجھے ایک پائین و لڑکا دینے آیا ہوں۔“ کہنے لگیں: ”بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان نے جھوٹا کہہ نہیں اور نہ میں ہو سکتا ہوں۔“ اس نے کہا: ”بات تو یہی ہے لیکن تیرے پروردگار نے کہا: ”وہ مجھ پر بہت آسان ہے، ہم تو اسے لوگوں کے لیے نشانی اور (فریضہ) رحمت (وہیروانی) بنادیں گے اور یہ تو طے شدہ بات ہے۔“ پس وہ حاملہ ہو گئیں اور اسی وجہ سے وہ علیحدہ ہو کر ایک اور کی شکل اختیار کیں۔“

سیدہ خدیجہ الکبریٰ (رضی اللہ عنہا) کے لیے فرشتوں کی آمد

وہ مقدس اسمی جس نے رسالت محمدیؐ میں سب سے پہلے فرشتے کے نزول کو دعوت حاصل کی، رسول رحمتؐ کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات میں سے ایک گرانقدر انعام اور امتیاز سیدہ خدیجہؓ لکھ کر رکھا تھا، وہ ایک چھٹائی صدی آپؐ کی وفات میں رہیں۔ اس دوران جب بھی تاریخ و کالم آپؐ کو تو سیدہ خدیجہؓ کی قربانیوں، عظیم اور مشکاک ترین حالت میں آپؐ سے پہچانے والی دولت پیش کی۔

وہوت و جہاد کی سخت ترین تعلیمیں میں آپ ﷺ کی شریک کار رہیں، آپ ﷺ کی نیچے خوانی اور غم غم سدا کی کرتیں اور آپ ﷺ کو دلا سادہ امتیاز، آپ ﷺ کا دکھ، امتیاز، محنت، جس وقت سارا زمانہ آپ کا انکار کھرنے والا تھا، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی تعصبات کو رنے والی تھیں۔ لوگ ان جہانے والے تھے، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہم بچی کر کے والی تھیں۔

اعمال کے کفر فحشے اثر

پہلے سے پیدا ہونے والی اور اقامت تک بشیر مہاجرؑ کی بچپان کا نشان بنی رہے گی۔ یہ وہی اعلیٰ ترین ہستی ہے جس کی اولاد کو دنیا میں جنت کی بشارت ملی، جس کے والد، عثمان اور علیؑ چھٹا کو دنیا میں جنت کا پران ملا۔ یہ وہی ہستی ہے جس کے نواسے دنیا میں جنتی قرار پائے اور یہ وہی مقدس ہستی ہیں جن کے لیے سب سے پہلے جنت کی بشارت اور اللہ رب العزت کا سلام جبریل امینؑ لے کر ان کے گھر آئے اور جنت میں موتی کے محل کی بشارت دی۔ اس کی پہلی تحقیر میں موجود ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت فرماتے ہیں:

«أُتِي جِبْرِيلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَاكِ عَالِيَتُهُ قَدْ أَتَتْهَا يَا أَبَا هَلَاكِ يَا أَبَا هَلَاكِ يَا أَبَا هَلَاكِ، فَإِذَا هِيَ أَتَاكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّْي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْحَيَاةِ مِنْ قَضَائِبِ لَا صَاحِبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ»<sup>۱۵</sup>

”جبریل امینؑ ہی ملائے گئے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول! یہ غریبی چھٹا تشریف آ رہی ہیں، ان کے پاس ایک رتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا پانی ہے، جب وہ آپ کے پاس آئیں تو آپؐ انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہیں اور میری طرف سے اور جنت میں ایک موتی کے محل

کے اشارے سے حضرت جبریل امینؑ نے بشارت دی کہ وہ دنیا میں آکر ایک نیکو اور نیکو انسان بن جائیں گے۔“

کیا شان ہے سپیہ غدیریؓ کی، جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، کہ یمن کے تاجدار کی زوجہ محترمہ کو نے کثرت حاصل کیا۔ سب سے پہلے اسلام کے لیے تکالیف برداشت کیں، سب سے پہلے مال بچھاؤ کیا، سب سے پہلے جبریل علیہ السلام کو نزول اور اراد

صحیح بخاری، کتاب مناقب الانبیاء علیہ السلام و فضائلهم  
۳۸۲۰ - ۳۸۲۱

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

84

کا سلام پانے والی ہوئیں، سچی غفلت کی مالک ہیں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کہ جس نے سب سے پہلے جنت کی بشارت اور مالک کا نکاح کا سلام وصول کیا اور یا قوت کے محل کی مالک بنیں، شاید ہی کوئی اسلام میں اتنی عظمت پانے والا ہو سکتی غفلت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نصیب میں آئی۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہی وہ خوش نصیب عورت تھیں، جنہیں مالک کی عورتوں پر فضیلت دی گئی اور جنت کی عورتوں پر بھی انہیں فضیلت دی گئی۔<sup>①</sup>

### سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بڑے مرتبے اور بہت زیادہ سعادت کی مالک ہیں۔ اسلام میں ان کی ذات پھر عورتوں کے چاند کی طرح ہے۔ یہ وہ شخصیت ہیں جن سے اللہ کے حبیب ﷺ کو اپنے حدیث تھی، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا جس کے عین میں وہی اترے، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا جس کے بارے میں کوئی حدیث نہ ہے۔

”عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت عورتوں پر ایسے ہے جیسے شریہ کی فضیلت باقی کھاتوں پر۔“<sup>②</sup>

جس کی گود میرے آگاہ کا ٹکڑے، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا جس کی گود میں کوئی حدیث کے تاجدار نے جان دی، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا جس کا لقب صدیقہ تھیں، بہر حال سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت نہ ختم ہونے والی ہے۔ جہاں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دوسرے فضائل ہیں وہاں ان کی ذات کے لیے جبریل امین علیہ السلام بھی اتر کر ان کا نزول بھی ہے۔ ان کے نزول اور سلام کی دلیل صحیحین میں موجود ہے۔

- ① صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضائل حبیبہ رضی اللہ عنہا، ۲: ۲۴۳۔
- ② صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا، ۳: ۸۶۹۔
- صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضائل عائشہ، ام المومنین رضی اللہ عنہا، ۲: ۲۴۳۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

85

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« يَا عَائِشَةُ! هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرَأُكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ: عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَأَى مَا لَا أَرَى. »<sup>①</sup>

”اے عائشہ! یہ جبریل تھیں سلام کہتے ہیں۔“ میں نے کہا: ”وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ایک دوسرے موقع پر بھی فرشتے کا نزول ثابت ہے، حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ كَيَالٍ، خَاتَمَتِي بِلِئْلِكَ الْكَلْبِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، يَقُولُ: هَذِهِ الْمَرْثَاتَانِ، فَأَتَخَشَّفُ عَنْ وَجْهِهِمَا، فَيَادَا أَسْتُ هِي، فَأَقُولُ: إِنْ يَأْكُ هَذَا مِنْ عَيْنِ اللَّهِ يُعْطِيهِ. »<sup>②</sup>

”میں نے تجھے خواب میں تین کمال، خاتمہ ایک لکڑی کی سرقت میں حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا: ”یہ آپ کی بیوی ہے۔“ میں نے میرے منہ سے کپڑا بنایا تو تو نگلی، میں نے کہا: ”اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی، اگر اس خواب کی کوئی اور تعبیر نہ ہو)۔“

- ① صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا، ۳: ۷۶۸۔
- ② صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضائل عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا، ۲: ۴۴۷۔
- ③ صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا، ۲: ۳۸۔
- وقد وہدہ الامینۃ وبناتہا: ۲۸۹۵۔

### سیدہ ہفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے جبریل امین علیہ السلام کا نزول

ما انکو کے نزول کی سعادت پانے والوں میں سیدہ ہفصہ رضی اللہ عنہا بھی شامل ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ ہفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تو جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور کہا:

« يَا مُحَمَّدُ! خَلَقْتَ حَفْصَةَ وَهِيَ صَوْنَةٌ قَوَامَةٌ وَهِيَ زَوْجُكَ فِي الْخَلْقِ وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جِبْرِيلُ رَاجِعٌ وَ أَتَاهَا زَوْجُكَ فِي الْحَقِّ »<sup>①</sup>

”اے محمد! آپ (ﷺ) نے ہفصہ (رضی اللہ عنہا) کو طلاق دے دی ہے اور وہ روزے رکھنے والی ہے، قیام کرنے والی ہے اور وہ تو آپ (ﷺ) کی جنت کی بیوی ہے۔“ اور حضرت قیس بن زید سے مروی روایت میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے کہا:

”آپ (ﷺ) ہفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ آپ کی جنت میں بیوی ہیں۔“

سیدہ ہفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے جبریل امین علیہ السلام کا نزول کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بہت بڑی سعادت اور مرتبے کی بات ہے اور پھر رسول کریم ﷺ کو رجوع کا حکم اللہ کی طرف سے قرار

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے فرشتوں کا نزول

یہ تینوں اللہ دہاں کے رسول ﷺ کی محبوب ترین شخصیتیں تھیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے

المستدرک: ص ۶۰-۶۱، ۲۰۰-۲۰۱، سلسلة الصحیحة: ۱۰۷، ۲۰۱

آپ کی محبت بڑی رانی تھی۔ ویسے تو ہر باپ کو اپنی بیٹی سے گہری الفت ہوتی ہے لیکن آپ ﷺ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہت زیادہ محبت تھی، آپ ﷺ فرماتے ہیں:

”فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے اللہ کے

رسول کو ناراض کیا۔“<sup>②</sup>

اسی طرح آپ ﷺ کا اپنے نواسوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت اور پیار کا انداز بھی بڑا نرالا تھا۔ آپ ﷺ اپنے نواسوں کو اٹھاتے اور فرماتے:

”اے اللہ! میں حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

اور فرماتے: ”حسن و حسین رضی اللہ عنہما میرے دو پھول ہیں۔“<sup>③</sup>

حضرات فاطمہ اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب و فضائل پر لکھا جائے تو بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے لیکن میں اپنے اصل مقصد یعنی نزول الملائکہ کا تذکرہ کرتا ہوں، دوسرے فضائل کے ساتھ ساتھ ان تین سعادت مندوں کے تعصب میں فرشتوں کا نزول بھی شامل ہے۔ صرف

نزول ہی نہیں بلکہ نزول کے ساتھ ساتھ جنت کی سرداری کی بشارت بھی، ان سعادت مند

حضرات کا تذکرہ حضرت امیر المومنین، امین حجاز، حاکم مدینہ وغیرہ نے نقل فرمایا ہے، حضرت

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

” اِنَّ هَذَا مَلَكًا لِّمَنْ يَنْزِلُ الْاَرْضُ فَطَقَ قَلْبُ هَلْدِهِ الْمَلَكَةَ اسْتَاذَنِي رَهْ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يَشْفُرَنِي بِاَنَّ قَاصِلَةَ سَيِّئَةِ نَسَاءِ اَهْلِ الْخَلْقِ وَ اَنَّ

الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّئَاتُ نِسَاءِ اَهْلِ الْخَلْقِ ”<sup>④</sup>

صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب فاطمہ رضی اللہ عنہا: ۳۷۶۷۔

بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب الحسن و الحسين: ۳۷۵۳، ۳۷۵۴۔

جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب ان الحسن و الحسين سيدا شباب اهل الجنة: ۳۷۸۱۔

سلسلة الصحیحة: ۷۹۶، ۷۹۷۔



اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں 88

”سبے شک یہ فرشتہ اس رات سے قلم کھین زمین پر نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے خوشخبری دے کہ بے شک فطرہ بیٹھتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین فطرہ کو جو نازان بہت کے سردار ہیں۔“

### حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عظیم انسان تھے، آپ رضی اللہ عنہ وہ شخصیت تھے، جن کے نصیب میں قرآن مجید کو جمع کرنا آیا۔ حضرت قرادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار انخاص قرآن کو جمع کیا اور وہ چاروں انصاری تھے: معاذ بن جبل، ابی بن کعب، رید بن حارث اور ابو زید غفلقہ۔“ میں نے ان سے پوچھا: ”ابو زید کون ہے؟“ انھوں نے کہا: ”میرے چچاؤں میں سے تھے۔“

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بڑے اچھے قاری قرآن تھے اور جبریل علیہ السلام کے نزول کی سعادت پانے والے تھے، یہ وہی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے جن کے لیے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا گیا کہ وہ کائنات کے امام سے کہیں کہ وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو سورۃ البینہ سنائیں، لہذا حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤ۔“ انھوں نے عرض کیا:

مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من وطأ ثلثی من کعب رضی اللہ عنہ: ۲۶۵۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں 89

”یہی اللہ جل جلالہ نے میرا نام لیا ہے؟“ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمھارا نام لیا ہے۔“ تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

اس حدیث کی شرح میں امام نووی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ یہ وہ شکر اور بشارت کا تھا کہ آپ نصیب مجھ مشیت خاک کے کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا ہے۔ یہ نتیجہ حق قرآن ہے الفت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت کا۔

### حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول اور سلام

فرشتوں کے نزول کی سعادت پانے والوں میں سے ایک سعادت مند شخصیت حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ کی ہے، حضرت حارث رضی اللہ عنہ وہ خوش بخت تھے کہ جن کی قراءت اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں تھی۔

حضرت حارث رضی اللہ عنہ سعادت مند شخص تھے جن کے لیے جبریل امین علیہ السلام ازل ہی نہیں ہوئے بلکہ انھیں حضرت جبریل علیہ السلام بھی کیا ہے۔ جیسا کہ امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام بیہقی رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:

”مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعَفَ جِبْرِيلُ خَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ فَتَلَمَسْتُ عَلَيْهِ لَمْ أَجُزْ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي تَمَازَى مَعِي“

صحیح مسلم، کتاب صلاة الصلوٰۃ، باب استحباب قراءة القرآن... الخ: ۷۹۹۔  
مسند احمد: ۱۵۱/۶۔ المآثر: ۲۰۸/۳۔ سلسلة الصحابة: ۹۱۳۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

90

فَلَکَ لَعْمٌ، قَالَ قَالَهُ جِبْرِیلُ وَ قَدْ رَدَّ عَلَیْکَ السَّلَامَ»<sup>۱۰</sup>

”میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ ﷺ کے ساتھ جبریل علیہ السلام بیٹھے تھے، پس میں نے انہیں سلام کیا اور گزر گیا، جب میں لوٹا اور نبی کریم ﷺ بھی لوٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو جانتا ہے میرے ساتھ کون تھا؟“ میں نے کہا: ”ہاں!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جبریل علیہ السلام تھے اور انھوں نے تمھارے سلام کا جواب دیا ہے۔“

فرشتوں میں جبریل علیہ السلام اعلیٰ مرتبے کے فرشتے ہیں اور کسی کے لیے ان کا سلام پانچ مرتبوں سے نہیں ہو سکتا، یقیناً یہ سلام اللہ کی مرضی سے تھا اور جبریل امین علیہ السلام کا تشریف اور زمین پر اس کے محبوب و پیارے میں بیٹھا بھی خالق کائنات کی مرضی سے تھا اور نصیب تھا حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کا۔

### حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول

فرشتوں کے نزول کی سعادت کو اپنے والوں میں ایک سعادت مند حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ ان کے لیے فرشتے کے نزول کی دلیل طبرانی میں ہے۔ خود عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”مُحَمَّدٌ یَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی بَیْتِهِ فَقَالَ هَلْ نَذَرْتَنِي مِنْ نَعْمَةٍ فِی الْیَوْمِ؟ فَكَانَ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ جِبْرِیلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَكَانَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا جِبْرِیلُ! وَ رَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ

۱۰ مسند احمد - ۴/۳۳۳ - مجمع الزوائد: ۹/۳۱۳ - طبرانی فی الکبیر: ۳۶۰/۲

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

91

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ رَدَّ عَلَیْکَ السَّلَامَ»<sup>۱۱</sup>

”ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے گھر میں تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو جانتا ہے گھر میں ہمارے ساتھ کون ہے؟“ میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! کون ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام!“ میں نے کہا: ”اے جبریل! السلام علیک ورحمۃ اللہ!“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک جبریل علیہ السلام تجھے سلام لوٹا دیا ہے۔“

حدیث نبوی ﷺ کا لکھنا اور پیغمبر ﷺ کی معیت میں رہنا بہت بڑا عمل ہے۔

### سیدنا ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما کے لیے فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول سے فیض یاب ہونے والے معزز حضرات میں سے دو معزز ہستیوں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ امت محمدیہ ﷺ میں یہ دونوں شخصیتیں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں، ان کا مرتبہ و مقام بہت زیادہ ہے۔ ان کے فضائل پر لکھا جائے تو بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے، دنیا میں جنت کی بشارت پانے والے، عفت و عصمت کے پیکر، اللہ کے حبیب ﷺ کے لیے سب کچھ نثار دینے والے، ہمہ وقت داکن رسالت سے چنے ہوئے جان و مال کو بچھا کر دینے والے، یہ ہستیاں جہاں بہت سارے فضائل، مناقب کی مالک ہیں وہاں فرشتوں میں سے سب سے اعلیٰ فرشتے جبریل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کی سعادت کو بھی پانے والے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ وَ بَدَأَ بِحَجْرٍ مَعَ أَحَدِ كُفَّائِ جِبْرِیلِ

۱۱ مجمع الزوائد: ۹/۱۵۴ - طبرانی فی الکبیر: ۱۲/۱۳

۹۲ اعمال ایسے کر فرشتے اتریں

مع الآخر میکائیل و اِسْرَافیل مَلَائِکَ عَظِیْمٌ یُسَبِّحُہُ الْقُنَّالُ ذُو الْکُؤُورِ

فی الْعَصِّ ①

”رسول اللہ ﷺ نے معرکہ بدر کے دن میرے لیے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا:

”تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور

اسرافیل فرشتہ برائی میں بڑا حاضر ہوتا ہے یا ہوتا ہے صوف میں۔“

”دوسری روایت میں ہے کہ میدان بدر میں رسول اللہ ﷺ کے دائیں بائیں میکائیل،

اسرافیل بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ ہزار ہزار فرشتوں کا لشکر تھا اور پھر جناب جبرائیل علیہ السلام

آگئے اور ان کے ساتھ بھی ایک ہزار فرشتوں کا گروہ تھا اور سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا

محمد ﷺ آپ ﷺ کے دائیں بائیں تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ نے آپ

میدان بدر میں میکائیل، اسرافیل اور جبریل بیٹھے کے ساتھ تین ہزار فرشتوں کا نزول ہوا۔ ②

### سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے ستر ہزار فرشتوں کا نزول

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مرتبہ اور ان کی شان کے مالک تھے۔ انھیں نبی کریم ﷺ

نے صحابہ کرام قرار دیا اور انہیں دنیا میں جنت کے دروازے کی بشارت دی۔ ③

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ وہ سعادت مند شخصیت تھے جن کی زندگی پر مالک کا کتاب

① مجمع الزوائد ۱: ۵۸۱/۹۔

② مجمع الزوائد: ۷۷/۶۔ مسند احمد ۴/۴۱۱۔ شیخ شعب الاریوطی نے اس حدیث کو

مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا۔

③ صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

۳۸۱: ۲، ۳، ۸، ۱۰، ۱۱۔

۹۳ اعمال ایسے کر فرشتے اتریں

مکراہ ہے۔ ① جس کی موت پر رب کریم کا عرش جھمک گیا ② اور آسمان کے دو فرشتے زمین پر

ہازل ہوئے جن کے قدموں نے اس سے پہلے زمین کو نہیں دندا تھا۔ یہ کئی بڑی عظمت اور

عزت کی بات ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے ان فرشتوں کی تعداد ستر ہزار ہو۔ یہ دن سعد

بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے جن کے بارے میں فرمایا گیا:

”اگر کوئی قبر کے پھٹکے سے نکلے گا تو وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔“ ③

اس عظیم المرتبت شخص کے لیے ستر ہزار فرشتوں کے نزول کی دلیل امام زکریا رازی کی

کتاب مسند ہزار میں موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

”لَقَدْ تَرَلَّ اِسْعَدُ بْنُ مَعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلٰٓئِکَ مَآ

وَقَلُّوْا اَلْاَرْضَ قَلْبَہَا، وَ قَالِ جِبْرِیْلُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ لِمَا اَنْفَعَتْ اُتُوْا

بِیْنَ مَشْنَعَةِ الْکَوْرِ لَا تَلْکُفُ وَنَہَا سَعْدٌ۔“ ④

”ابا سعید سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے وہ ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے جنھوں نے اس

سے پہلے زمین کو نہیں روندنا تھا۔ جب فرشتے آگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”سبحان اللہ اگر کوئی قبر کے پھٹکے سے نکلے گا تو سعد (رضی اللہ عنہ) ضرور نکلے گا۔“

① مجمع الزوائد ۱: ۳۰، ۹/۹۔

② صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، ۲: ۸۱، ۳۔

③ مجمع الزوائد ۱: ۳۰، ۸/۹۔

④ مجمع الزوائد ۱: ۳۰، ۸/۹۔ سلسلة الصحیحہ: ۱۶۹۵۔



اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

94

حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کے لیے فرشتوں کا اپنے پروں سے سایہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رحمہ اللہ بڑے بلند پایہ صحابی رسول تھے۔ حضرت عبداللہ اپنے اکلوتے بیٹے حضرت جابر رحمہ اللہ سے گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مگر مجھے اپنی بچیوں کی فکر نہ ہوتی تو اللہ کی قسم! یہ پسند کرتا کہ تم بھی میرے سامنے شہید ہوتے۔“<sup>①</sup>

یہ وہی عبداللہ رحمہ اللہ تھے جن سے رب کریم نے سارے پروے بنا کر کلام کیا اور فرمایا:

”اے میرے بندے! جو چاہتے ہو مانگو۔“<sup>②</sup>

یہ کوئی معمولی بات نہیں، یہ سعادت صرف حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کے نصیب میں آئی ایک اور سعادت کہ ان پر فرشتوں کے پروں کا سایہ تھا، اس کی دلیل صحیح بخاری میں ہے، حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر رحمہ اللہ سے سنا، وہ فرماتے تھے:

”(اعد کے دن) میرے والد کی میت رسول اللہ رحمہ اللہ کے سامنے لائی گئی، کافروں نے ان کا شل کر دیا تھا (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے تھے) تو میں اپنے والد کے چہرے سے بار بار پردہ ہٹاتا تو لوگوں نے مجھے منع کیا کہ اس دوران آپ رحمہ اللہ نے ایک رونے والی کی آواز سنی، وہ عمرو کی بیٹی یا بہن تھی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

- ① مسئلہ امام احمد: ۳۶۷۳۔ شیخ الدانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ (احکام الحائض)
- ② سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ: ۲۸۰۰۔ شیخ الحدادی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

95

ایک صحابی کے لیے تیسرے آسمان کے فرشتے کی مدد

اس شخص نصیب صحابی رحمہ اللہ کا تذکرہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”تینسا رجل من المسلمین یؤمید بشتہ فی اگر رجل من العشرین آمناء، إذ سمع ضربہ بالسوط فوقہ، وصوت الفارس فوقہ یقول: أقدم خروما فنظر إلی المشرک آمناء فغمر مستغفرا فنظر إلیه فإذا هو قد عظم أنفہ وشدق وجہہ كضربة السوط، فأخضر ذلك أجمع فتعاه الأنصاری فحدث ذلك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: صدقت، ذلك من مدد السماء الثالثة فقلنا: یومئذ سبعین وأسموا سبعین“<sup>①</sup>

”ایک مسلمان ایک شرک کا تقاب کر رہا تھا، اس نے شرک کے اوپر سے کوڑے کی آواز سنی اور سوار کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”اے خروما آگے بڑھ۔“ کہتا

- ① صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب طل العلاء کے علی الشہید: ۲۸۱۶۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد اللہ بن عمرو بن حرام والد حابر رحمہ اللہ: ۲۴۷۱۔
- ② صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب الامداد بالصلاکۃ فی غزوہ بدر: ۱۷۶۳۔

”لَمْ یُکَلِّمْهُ؟“ أَوْ لَا یُکَلِّمُ، مَا زَالَتْ الْعَلَاءُ تَنْظُرُهُ بِأَجْنَحَتِهَا“<sup>①</sup>

”کیوں روتی ہو؟“ یا فرمایا: ”نہرہ عبداللہ پر تو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں۔“

تھا کہ شرک زمین پر چلتا، مسلمان نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اس شرک کی ناک میں عورت ہو گیا تھا اور اس میں ٹیکل لگی ہوئی تھی اور اس کا پیچہ پھٹ گیا تھا، اس پر نخل پڑ گئے تھے۔ انصاری صحابی رحمہ اللہ نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا کہتے ہو، یہ قبر سے آسمان کی مدد تھی۔“ یوں مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔“

### سیدنا حمزہ اور سیدنا حظلہ رضی اللہ عنہما کے لیے فرشتوں کا نزول

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے روزِ حضرت حظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہما کی شہادت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ صَاحِبَكُمْ يُقْبَلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَتَأْتُوا صَاحِبَتَهُ فَقَالَ: اللَّهُ سَمِيعٌ الْهَامِ يُخْرِجُ وَهُوَ حُبُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَأْتِيَ غَسَلَتُهُ الْمَلَائِكَةُ“<sup>①</sup>

”تمہارے ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔“ (اس کے متعلق جب اس کی الجسے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا: ”وہ عمارت جہاد سننے ہی نکل گئے حالانکہ وہ جہنمی تھے۔“ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسی لیے اسے فرشتوں نے غسل دیا۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تُقْبِلُ حَمُورَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَحَفْظَةَ بِنْتِ

① مستدرک حاکم، ذکر مناقب حظلہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، ۲/۴۱۳۔ ارواء الغلیل: ۷۱۳۔

”میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حمزہ بن عبدالمطلب اور حظلہ بن راغب رضی اللہ عنہما کو غسل دے رہے تھے۔“

مستدرک حاکم میں ہے:

”قِيلَ حَمُورَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِحُجْبَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَتُهُ الْمَلَائِكَةُ“<sup>②</sup>

”حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے چچا جب قتل کیے گئے تو وہ جہنمی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں فرشتوں نے غسل دیا۔“

کیا شان و مرتبہ ہے ان شہداء کا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

### حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے جبریل علیہ السلام کا نزول

حضرت حسان رضی اللہ عنہ سعادۃ منہم شخص تھے جن کی مدد کے لیے اللہ رب العزت نے جبریل علیہ السلام کو نازل فرمایا۔ ان کے لیے روح القدس کے نازل ہونے کا سبب وہ اشعار ہیں جن اشعار سے کفار کی تھوکی لگی، یہ وہ شاعری ہے جسے قائد الرسلین رضی اللہ عنہما نے تیروں کی پوچھاڑ سے زیادہ سخت قرار دیا اور یہ وہ جہنمی جس سے آپ ﷺ کو تسکین پہنچی اور آپ کا سینہ ٹھنڈا ہوا اور اسی جہ سے نبی کریم رضی اللہ عنہ کے دشمن جل جہنم گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو جھوکا حکم دیا اور دعا کی:

① کنز العمال: ۳۳۲۶۱۔ صحیح الجامع الصغير: ۵۱۳۲۔

② مستدرک حاکم، کتاب معارف الصحابة، باب ذکر اسلام حمزہ بن عبدالمطلب:

۱۹۵۱۳۔

اعمال ایسے کرنا شروع کریں

98

”اے میرے مالک! حسان کی جہرل طلعہ سے مدد فرما۔“  
اور پھر خود ہی بشارت دی: ”اے حسان! جو کہ جہرل طلعہ تیرے ساتھ ہیں۔“  
اس سعادت مند شاعر رسول اللہ ﷺ پر جہرل امن کی مدد اور نزول پر دلالت کنندہ وہ حدیث ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”قریش کی جو کہ وہ کیونکہ جو انہیں حیروں کی پوچھاڑ سے بھی زیادہ ناگوار ہے۔“  
آپ ﷺ نے ایک شخص کو سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: ”قریش کی جو کہ۔“ اس نے جو کہ لیکن آپ ﷺ کو پسند نہ آئی، پھر سیدنا کعب بن لک رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا پھر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، جب حسان آپ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ”وہ وقت آگیا کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے۔“ (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے، گویا شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اسے ملائے لگے اور عرض کیا: ”تم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو پچا پیغمبر بنا کے بھیجا! میں کا فروع کو اپنی زبان سے اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑا جاتا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اے حسان! جلدی مت کر، چونکہ ابوبکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب جتنے جتنے کر دیں گے۔“ پھر حسان رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے پھر دایک گئے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا ہے، تم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا! میں آپ ﷺ کو قریش میں سے ایسے

اعمال ایسے کرنا شروع کریں

99

نکال لوں گا جیسے بال آئے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔“  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ حسان سے فرماتے تھے: ”روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جواب دیتا رہے گا۔“ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”حسان نے قریش کی جو کہ تو مومنوں کے دلوں کو تسکین دی اور کافروں کی عزتوں کو تباہ کر دیا۔“ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کافروں کی جو بیان کرتے ہوئے کہا۔

هَٰخَوَاتٍ مُحَمَّدًا فَأَجَبَتْ عَنْهُ

وَعِنْدَ اللَّهِ فَبِذَلِكَ الْخَبَرُ

”تو نے محمد ﷺ کی برائی کی تو میں نے اس کا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ کے پاس

اس کا بدلہ ہے۔“

هَٰخَوَاتٍ مُحَمَّدًا بَرًّا نَفِيًّا

رَسُولَ اللَّهِ شَيْئَةً الْوَقَاءَ

”تو نے محمد ﷺ کی برائی کی، پرہیزگار ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول

ہیں اور وفاداری ان کی خصلت ہے۔“

فَإِنْ أَيْبَىٰ وَوَالِدَتْنِي وَعِوَضِي

لِعَبْرَضٍ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَفَاءً

”میرے ماں باپ اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو پچانے کے لیے قربان ہیں۔“

يَكِلُكَ بَنِيَّ إِنَّ لَمْ تَرَوْهَا

تَبِيرُ النَّفْعَ مِنْ كُنْفَتِي كَدَاءَ



اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

100

”میں اپنی جان کو کھوکھلا کر تم نہ دیکھو اسے کہ اڑا دے گا غبار کو کدماہ کے دونوں جانب سے۔“

يَا رَيْنُ الْأَعْيُنِ  
عَلَى الْكُتَافِهَا الْأَسْلُ الظَّلَمَاءِ

”اسکی اونٹیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئی ان موٹو محلوں پر وہ برہتھے ہیں یا خون کی بیاہی ہیں۔“

نَظَلُّ جِنَادًا مُنْعَطِرَاتٍ  
نَلِيطْنَهُنَّ بِالْخَمْرِ النَّسَاءِ

”ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنے سر بندھن سے۔“

فَلَا أَنْوَضُنَا غَنَا اعْتَمَرْنَا  
وَكَانَ الْقَفْطُ وَانْكَشَفَ الْغَطَاءُ

”اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔“

وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِبِضْرَابِ يَوْمٍ  
يَعِزُّ اللَّهُ فِيهِ مَنْ يُشَاءُ

”نہیں تو تم اس دن کی مار کے لیے صبر کرو جس دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے عزت دے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا  
يَقُولُ الْحَقَّ كَيْسَ بِهِ خَفَاءُ

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

101

”اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بھیجا جو کچھ کہتا ہے، اس کی بات میں کچھ شری نہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ قَدْ بَسَرْتُ جُنَادًا  
هُمْ الْأَنْصَارُ عَرْضَتُهَا الْقَاءُ

”اور اللہ نے فرمایا میں نے لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔“

يَلَاغِي كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعْدِنِ  
سِبَابٍ أَوْ قِتَالٍ أَوْ جِهَادٍ

”ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں، گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا جھگڑ ہے کافروں کی۔“

فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللَّهِ مِنْكُمْ  
وَيَمْدَحْهُ وَ يُنْصِرْهُ سَوَاءٌ

”جو کوئی تم میں جھوکے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔“

وَجِبْرِيلُ رَسُولُ اللَّهِ فِينَا  
وَرُوحُ الْقُدْسِ كَيْسَ لَهُ كَفَاءُ

”اللہ کے رسول جبریل ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔“<sup>①</sup>

حضرت براہ دیکھ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے:

① صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل حسان من ثابت ﷺ، ۲۴۹۰۔

”اے حسان بن ثابت! کافروں کی بھوکرو، جبرائیل تیرے ساتھ ہیں۔“<sup>①</sup>  
 اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
 «اللَّهُمَّ آتِنَا بُرُوحَ الْقُدُسِ»<sup>②</sup>  
 ”اے اللہ! حسان کی روح القدس سے مدد فرما۔“

### مقتل میں تکلیف آئے تو ”بسم اللہ“ کہنے پر فرشتوں کا نزول

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز جب مسلمان ادھر ادھر بھاگ گئے، تو رسول اللہ ﷺ میدان کی ایک طرف تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ بارہ انصاری صحابی کرام رضی اللہ عنہم تھے، ان میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، مشرکوں نے آپ ﷺ کو گھیرا تو آپ ﷺ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا:

”مَنْ الْقَوْمُ؟“  
 ”کون ہے جو ان سے مقابلہ کرے گا؟“

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”میں، اے اللہ کے رسول!“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی جگہ رہو۔“ انصاری میں سے ایک شخص نے عرض کی: ”میں، اے اللہ کے رسول!“ آپ نے فرمایا: ”تم (ٹھیک ہے، تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔“ اس نے مشرکوں سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ

① مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ: ۲۴۸۶۔

② صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ: ۲۴۸۵۔

مشرک اس جگہ ڈنٹے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ”میں۔“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی جگہ رہو۔“ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: ”میں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں ٹھیک ہے (تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔“ وہ شخص مشرکوں سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا اور آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے اور ہر مرتبہ ایک ایک انصاری سامنے آتا رہا اور اپنے پیش رو کی طرح مشرکوں سے لڑتے ہوئے قتل ہوتا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”مشرکوں کی قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟“ تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے گئے: ”میں۔“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے گیارہ انصاریوں کے بقدر لڑائی کی، دوران لڑائی ان کے ہاتھ پر وار ہوا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں، انھوں نے ”حس“ کہا (یعنی سی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَوْ قُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ لَرَفَعْنَاكَ إِلَى السَّمَاءِ وَ النَّاسِ يَنْظُرُونَ لِمَ رَدَّ اللَّهُ الْمَشْرُوكِينَ“<sup>①</sup>  
 ”اگر تو ”بسم اللہ“ کہتا تو فرشتے سب لوگوں کے سامنے تجھے اٹھالیتے۔“ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو واپس لوٹا دیا (یعنی ان کا زور ٹوٹ گیا)۔“

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ ہاتھ کتنا خوش نصیب ہاتھ تھا، جو امام الانبیاء کی حفاظت کرتے ہوئے ٹل ہوا۔

حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا، جو نبی کریم ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے

① سنن النسائي، کتاب الجهاد، باب ما يقول من يقطع العدو: ۳۱۵۱۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

رُزقی ہوا۔<sup>①</sup>

حضرت طلحہؓ گھر سے ملی کر گئے تھے اور ان کے جسم پر کم و بیش ترخم تھے۔<sup>②</sup>

### حضرت سعدؓ کے سامنے جبریل اور میکائیلؑ کا نزول

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں:

«لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ، عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ بَقَالَتَيْنِ عَنْهُمَا كَأَشَدُّ الْفَيْتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ (وَفِي رِوَايَةٍ) يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ»<sup>③</sup>

”اباشر میں نے احد کے دن دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے دائیں بائیں شخص سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ (ایک روایت میں ہے) وہ حضرت جبریلؑ اور میکائیلؑ کا نزول تھا۔“

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بڑے سعادت مند تھے کہ انہوں نے ملائکہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اس سے بڑھ کر یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا: ”اے سعد! تیرے پیچھے پر میرے ماں باپ خدا ہوں۔“<sup>④</sup>

① صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة أحد: ۴، ۶۳۔

② فتح الباری: ۳۰۹/۷۔

③ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب اکرامہ ﷺ فقال الملائكة معه ﷺ: ۲۳۰۶۔

④ کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل سعد بن ابی وقاصؓ: ۲۴۱۱۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

اور حضرت سعدؓ خود فرماتے ہیں:

«لَقَدْ جَمَعْتُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَوْمَ يَوْمِ أُحُدٍ»<sup>①</sup>

”رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن میرے لیے ایسے ماں باپ کو جمع کیا (یعنی فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر خدا ہوں)۔“

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ دنیا ہی میں جنت کی بشارت پانے والے ہیں۔

### شرکائے بدر کے لیے فرشتوں کا نزول

مصر کہ بدر میں شامل ہونے والوں کی شان و عظمت کو نہ تو تو جاسکتا ہے اور نہ ان کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، تاہم ان کے لیے فرشتوں کے انکساروں کا نازل ہونا بڑی رفعت کی بات ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُشْكِرُونَ﴾<sup>②</sup>  
إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُبَدِّلَكُمْ رُكْبَكُمْ يَنْزِلُ الْفِ مِنْ الْمَلِكِ مُنْزِلِينَ ۝ بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فُورِهِمْ هَذَا يَمْضُوا يَكُمُ بِخَمْسَةِ الْفِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝

[ال عمران: ۱۲۳-۱۲۵]

”مصر کہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے تین اس وقت تمہاری مدد کی جب تم بڑی کمزور

حالت میں تھے، اس لیے اللہ ہی سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار بنو (اور یہ شکر گزار

① صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل سعد بن وقاصؓ: ۲۴۱۲۔





حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ”اسی طرح ہم میں بھی وہ فرشتے نازل ہیں جو میدانِ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔“<sup>①</sup>

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف دیکھا اور فرمایا:

« اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَّهْتُ لَكُمْ الْحَسَنَةَ، اَوْ قَدْ عَقَرْتُ لَكُمْ »<sup>②</sup>

”(اے اہل بدر!) جو چاہو کرو، تمہارے لیے جنت واجب کر دی یا (کہا) میں

نے تمہیں بخش دیا ہے۔“

ﷺ

### غزوہ بنی قریظہ و احزاب والوں کے لیے فرشتوں کا نزول

اس غزوہ کی کیفیت کو کچھ مسلمانوں کے قدم و گدگدے اور بدولی کی کیفیت پیدا ہوئی، کیجئے مرنے کو گئے، لیکن قرآنِ جاوہ اللہ کے حبیب ﷺ پر جو اس سخت پریشانی کی حالت میں اپنے صحابہ کرام کو کھلی دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں:

« اَللّٰهُمَّ! لَا عِشْيَ الْاٰخِرَةِ، قَاغُورٌ لِلّٰهِ جَوْرِيٌّ وَّ الْاَنْصَارِ »<sup>③</sup>

”اے میرے رب! آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں، تو میرے مہاجر

اور انصاری کو بخش دے۔“

اور حالت یہ ہے کہ بیٹوں پر پتھر بندھے ہوئے ہیں اور حضراتِ صحابہ کرام کا اس موقع پر کیا رد عمل ہے، سبحان اللہ! علی الحار ہے تھے اور فرما رہے تھے۔

① بخاری، کتاب المغازی، باب شہود الملائكة، ص: ۳۹۲۔

② بخاری، کتاب المغازی، باب فصل من شہد بدرًا: ۳۹۸۳۔

③ بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحندق وھی الاحزاب: ۴۰۹۸۔

تَحْنُ الدِّينِ بَاتِعُوا مُتَحَمِّلًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا يَفْقِدُوا اَيَّدًا

”ہم نے محمد (ﷺ) کی جہاد پر اس وقت تک بیعت کی ہے جب تک ہمارے جسم میں خون کا آخری قطرہ باقی ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے۔

تَحْنُ الدِّينِ بَاتِعُوا مُتَحَمِّلًا

عَلَى الْاِسْلَامِ مَا يَفْقِدُوا اَيَّدًا

”ہم نے محمد (ﷺ) کی اسلام (کی خدمت) پر اس وقت تک بیعت کی ہے

جب تک ہر تون سے جدا نہیں ہو جاتا۔“

اور اللہ کے حبیب ﷺ فرما رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرِ الْاٰخِرَةِ

فَبَارِكْ لِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ<sup>④</sup>

”اللہ! بے شک خیر تو صرف آخرت میں ہے، تو میرے مہاجرین و انصاریوں

پر برکت ڈال دے۔“

ایسے سخت اور سنگین حالات میں اللہ کریم اپنے بندوں کو وصلہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اِذَا جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ قَارِصَتْنَا عَلَيْهِمْ رَيْحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ اِذَا جَاءَتْكُمْ قُوَّةُكُمْ وَمِنْ اَنْفُسِكُمْ وَ اِذَا رَاغِبٌ

④ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحندق وھی الاحزاب: ۴۰۹۹، ۴۱۰۰۔

صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب غزوة الاحزاب وھی الحندق: ۱۸۰۴، ۱۸۰۵۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں 110

الْبَصَارُ وَ تَلَقَّتْ الْغُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَنظُّوْنَ بِاللَّهِ الظُّلُمَاتِ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ الْمُهَوَّلُونَ ۝ زُلْفًا زُلْفًا لَا تَسْتَدِينُوا ۝ ﴿الاحزاب: ۹-۱۱﴾  
”اے ایمان والو! اللہ نے جو تم پر احسان کیا اسے یاد کرو، جب تمہارے مقابلے میں برے فکر آئے، پھر تم نے ان کے مقابلے میں تند و تیز آدمی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کو دیکھتا ہے۔ جب دشمن تمہارے پاس اوپر سے اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھرا سکتیں اور کلیجے مت کو آگئے اور تم اللہ کی نسبت (طرح طرح کے) کمان کرنے لگے، یہیں مومن آزمائے گئے اور پوری طرح جھجھو دیے گئے۔“

غزوہ خندق ہی میں جبریل امین علیہ السلامان حرب سے مسلح رسول کریم ﷺ کو پیغام دیتے ہیں: ”اللہ کی قسم! میں نے ابھی تمہارا نہیں کھولے۔“ یہ بات صحیح بخاری میں موجود ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْحَنْدَقِ وَ وَضَعَ السِّلَاحَ وَ اغْتَسَلَ قَاتَانَهُ جِبْرِيْلُ وَ قَدْ عَصَبَ رَأْسُهُ الْغَيَارَ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ قَوْلَ اللَّهِ مَا وَضَعْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ؟ قَالَ خَاهُهَا، وَ أَوْمَأَ إِلَى يَمِينِي قُرَيْشَةً فَأَلَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“<sup>①</sup>

”رسول اللہ ﷺ جب غزوہ خندق سے لوٹے اور انھوں نے تمہارا تار سے اور غسل کیا، تو اسی وقت جبریل علیہ السلام آئے، ان کا سر غبار آلود تھا، کہنے لگے: ”آپ نے تمہارا تار دیے! اللہ کی قسم! میں نے تو ابھی تک تمہارا نہیں کھولے۔“ رسول

① صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الفصل بعد الحرب والغیار: ۲۸۱۳۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں 111

اللہ ﷺ نے پوچھا: ”اب کہاں کا ارادہ ہے؟“ انھوں نے ایک طرف اشارہ کیا یعنی بنو قریظہ کی طرف۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”پھر رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کی طرف نکلے۔“

### غزوہ حنین والوں کے لیے فرشتوں کا نزول

حنین ہوازن اور شیف کا مسکن تھا، دونوں قبیلے تیر اندازی میں مشہور تھے اور یہ مسلمانوں کے خلاف لڑنے کی تیاری کر رہے تھے، جس کا علم رسول اللہ ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ بارہ ہزار کا لشکر لے کر ان قبیلوں سے جنگ کے لیے حنین تشریف لے گئے۔ یہ فتح مکہ کے بعد شوال کا واقعہ ہے۔

کفار نے بہت زیادہ تیاری کی ہوئی تھی، ان کے تیر انداز کھین گاہوں میں چھپے ہوئے تھے، اور چند نے مسلمانوں نے اپنی کثرت پر ناز کیا اور اللہ پر توکل گواہی دینے تو اللہ رب العزت کو یہ بات پسند نہ آئی۔ چنانچہ ہوازن کے تیر اندازوں نے اچانک تیر رسائے شروع کیے تو مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ میدان میں صرف سو کے قریب مسلمان رہ گئے، آپ ﷺ صحابہ کو پکار رہے تھے اور کبھی یہ کہہ پڑتے:

”أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ“<sup>①</sup>

”میں (سچا) نبی ہوں، جھوٹا نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔“

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو جمع کرنے کے لیے آزاد لڑائی توان کی آواز سن کر

① صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب قول اللہ تعالیٰ ”وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَيْدُكُمْ“: ۴۳۱۶۔ صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب غزوة حنین: ۱۷۷۶۔



### اعمال ایسے فرشتے اتریں

112

مسلمان خست پشیمان ہوئے اور دوبارہ میدان میں آگئے اور پھر رحم کر لورے تو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور سکیت نازل ہوئی جس سے صحابہ کرام کا خوف دور ہو گیا۔ کتاب مقدس نے میدان زمین کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

”لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كُنُفُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ كُنُفُهُمْ وَضَافَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَازُجَّتِ لَكُمْ وَلَئِنَّكُمْ لَفِي مُدِيرِينَ ۝ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ حُمُودًا لَّهُمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝“ [البقرة: ۲۵۰-۲۶۰]

”یقیناً اللہ نے بہت سے میدانوں میں تمہیں فتح دی اور زمین کی لڑائی والے دن، جب تمہیں اپنی کثرت پر ناز ہو گیا تھا، لیکن اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا بلکہ زمین باوجود اپنی کشادگی کے تم پر رکھ ہو گئی، پھر تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے نبی (ﷺ) پر اور مومنوں پر سکیت نازل فرمائی اور اپنے وہ لشکر بھیجے جس میں تم دیکھ نہیں رہے تھے اور کافروں کو پوری سزا دی۔ کفار کا یہی بدلہ تھا۔“

### اہل شام کے لیے فرشتوں کا نزول

فرشتوں کے نزول کی سعادت پانے والوں میں ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو ملک شام میں رہتے ہیں۔ شامی لوگوں کے لیے رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی اور انہیں خوشخبری دی کہ ان پر فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں۔ یاد رہے یہ ہر شامی کے

### اعمال ایسے فرشتے اتریں

113

لیے نہیں بلکہ اس کے لیے ہے جو مجلس اور توحید کا اقرار کرتے والا اور شریعت محمدیہ ﷺ پر کار بند ہو، یہ سعادت اسی کو حاصل ہو سکتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمانبردار ہو۔ اہل شام کے لیے فرشتوں کے نزول کی دلیل حضرات ائمہ اربعہ، ترمذی اور حاکم علیہ السلام نے نقل فرمائی ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِى الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّوْهُا لِلشَّامِ فَنَلْنَا لِأَيِّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ نَاسِطَةٌ أَحْبَبَتْهَا عَلَيْنَا“ ۝

”تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور تم قرآن کو مختلف ٹکڑوں سے اُکٹھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شام والوں کے لیے خوشخبری ہو۔“ ہم نے دریافت کیا: ”کس لیے اسے اللہ کے رسول؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس لیے کہ رحمن کے فرشتے ان پر اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں۔“

### اہل بلخ کے لیے جبریل امین علیہ السلام کا نزول

فرشتوں کے نزول کی سعادت پانے والوں میں سے ایک گروہ بلخ والوں کا ہے کہ ان کے لیے اللہ رب العزت نے اپنے مقرب فرشتے جبریل امین علیہ السلام کو اپنے رسول محمد ﷺ کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ وہ اہل بلخ کے لیے اپنے بستر کو چھوڑ دیں اور رات کی تنہائی کی

① ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل الشام و البین، ۳۹۵۴۔ سلسلة الصحیحة ۵۰۲۔

گھڑیوں میں اپنے رب سے اہل تصبیح کے لیے بخشش کی دعا میں مانگیں۔ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام تصبیح کے لیے نازل ہوئے اور نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور انہیں اپنے رب کا حکم سنایا۔ اس حقیقت کو حضرات ائمہ احمد، نسائی اور امام مسلم رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے۔ محمد بن قیس بن خزیمہ بن اسلم نے ایک دن کہا:

”کیا میں اپنی اور اپنی ماں کی بات نہ بتاؤں؟“ ہم نے سمجھا کہ شاید وہ اپنی حقیقی والدہ کی بات کر رہے ہیں۔ کہنے لگے: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: ”کیا میں تمہیں اپنی اور رسول اللہ ﷺ کی روداد نہ سناؤں؟“ ہم نے کہا: ”ہاں! کیوں نہیں!“ تو فرمایا: ”ایک رات جس رات رسول اللہ ﷺ

کے قیام کی باری میرے ہاں تھی، آپ ﷺ گھر آئے اور اپنی چادر دکھ دی، جو تے اسرار کر پاؤں کے قریب دکھ دیے اور اپنی چادر کا ایک حصہ بستر پر بچھا کر لیٹ گئے، تھوڑی دیر بعد جب انہیں اندازہ ہوا کہ میں سو چکی ہوں تو آہستہ سے چادر اٹھائی، چپکے سے جو تے پہنے اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئے، پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ چنانچہ میں نے بھی اور جی سر پر رکھی اور تیار ہو گئی، پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے چلتی رہی حتیٰ کہ آپ ﷺ تصبیح میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ دیر تک ٹھہرے، پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی، جب آپ ﷺ واپس آئے تو میں بھی واپس آ گئی۔ آپ ﷺ نے تیز تیز قدم اٹھائے تو میں بھی تیز ہو گئی، آپ ﷺ نے دوڑنا شروع کیا تو میں بھی دوڑنے لگی۔ آپ ﷺ پیچھے تو میں بھی پیچھے گئی لیکن ذرا پہلے۔ بس میں لپٹی ہی تھی کہ آپ ﷺ تشریف لے آئے، پوچھا: ”اے عائشہ! سانس کیوں پھول رہا ہے؟“ میں نے کہا: ”کوئی بات نہیں۔“ فرمایا: ”بتا دو تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ عظیم و خیر بتا

دے گا۔“ میں نے کہا: ”میرے والدین آپ ﷺ پر غار ہوں“ اور پھر ساری بات بتادی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ کالا سایہ جو میرے آگے تھا وہ تم تھیں؟“ میں نے کہا: ”ہاں!“ پھر آپ ﷺ نے میرے سینے پر زور سے ہاتھ مارا جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) تمہارے ساتھ نا انصافی کریں گے (یعنی میں کسی اور بیوی کے پاس چلا جاؤں گا؟)“ تب میں نے کہا: ”جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے (یعنی اگر آپ کسی اور بیوی کے پاس جاتے تو بھی اللہ دیکھتا تھا)۔“ پھر آپ ﷺ نے حقیقت حال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”قَالَ جِبْرِيلُ اَتَانِي جِئْتِ رَاكِبٌ قَتَاذَانِي، فَاخْفَا مِنْكَ فَاجَبْتُهُ فَاخْفَيْتُهُ مِنْكَ وَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ، وَ قَدْ وَصَعْتُ تِيَابِكَ، وَ طَنَسْتُ اَنْ قَدْ رَفَذْتُ فَكَيَّرَهُ اَنْ اَوْفَطَكَ، وَ خَفَيْتُ اَنْ تَسْتَوْجِبِي فَقَالَ: اِنْ رَكَ يَامُرُكَ اَنْ تَاْتِي اَهْلَ الْبَيْعِ فَتَسْتَفْرِئَهُمْ قَالَتْ فَلَنْ كَيْفَ اَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: قُولِي: السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُسْلِمِينَ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَغْفِرِينَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاجِرِينَ، وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلْاَجْفُونَ“<sup>①</sup>

”جب تو نے دیکھا اس وقت جبریل امین علیہ السلام آئے تھے، انہوں نے مجھے آہستہ سے بلایا تاکہ تمہیں خبر نہ ہو، میں نے بھی آہستہ سے جواب دیا تاکہ تمہیں خبر نہ ہو۔ وہ تمہارے پاس نہیں آ سکتے تھے کیونکہ تم نے کپڑے اتار لیے تھے، میرا خیال تھا کہ تم سو چکی ہو، تمہیں چمکانا پسند نہیں کیا اور مجھے اندیشہ تھا کہ تم ڈرو گی۔ جبریل

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

116

امین علیؑ نے آکر کہا: ”تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ اہل قہج کے پاس جا کر

ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو۔“

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا: ”اے اللہ کے رسول!

میں (ایسے موقع پر) ان کے لیے کیا کیا کروں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

”کہو: امومن اور مسلمان گھروالوں پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ انہوں اور

”پچھلوں پر رحمت فرمائے، ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔“

کتنی عظمت والے ہیں اہل قہج کہ جن کا رب جبریل، امین علیؑ اور حضرت محمد ﷺ کو

حکم کرے کہ اہل قہج کے لیے دعا کرو۔ حق ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں تو

اللہ سبحانہ ان کا ہو جاتا ہے۔





## وہ اعمال

کہ جن کی نحوست سے فرشتے دور بھاگیں

ہم نے پہلے ان اعمال کا ذکر کیا جن کی پرفرشتے نازل ہوتے ہیں اور پھر ان خوش نصیب حضرات کا ذکر کیا جن کے لیے فرشتے نازل ہوئے تھے، اب آخر میں ان اعمال کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے سبب سے فرشتے نازل نہیں ہوتے بلکہ انسان سے نفرت کرتے ہوئے دوری رہتے ہیں، اگرچہ انسان کہتے ہی اعمال صالحہ کیوں نہ کرے۔ تو ان برے اعمال میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

جس گھر میں کتاب یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

کتاب اور جاندار کی تصویر یہ دو ایسی چیزیں ہیں جن کے ہوتے ہوئے رحمت کے فرشتے گھروں میں نہیں آتے۔ بلکہ انسان سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ ہم مغرب کی اندھی تقلید میں نہ صرف کتب کو گھروں میں رکھتے ہیں بلکہ ان سے اپنی اداوہ سے بھی باز نہ آکر کرتے ہیں اور اسے بڑے شوق سے پالنے ہیں اور کچھ کو کتابوں سے اتنی محبت ہے کہ انہوں نے خود کتاب کہا شروع کر لیا ہے، یعنی گھگ مہیہ اور گھگ بخدا وغیرہ۔ آپ ﷺ نے شوق سے کتے پالنے سے سختی سے منع کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَدْخُلُ الْمَكَاوِكُ بَيْنَا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ»<sup>①</sup>

”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب ہو اور نہ اس گھر میں جس میں

(جاندار کی) تصویر ہو۔“

فرشتوں کو کتابوں اور تصویروں سے اتنی زیادہ نفرت ہے کہ اگر یہ کسی گھر میں بھی ہوں تو فرشتے وہاں بھی داخل نہیں ہوتے۔ ایک دفعہ حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف اس وجہ سے نہیں آئے تھے کہ آپ ﷺ کے گھر میں کتے کا کوئی بچہ داخل ہو گیا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو گھر سے باہر لگایا اور اس جگہ کو اچھی طرح صاف کر دیا تو جبریل علیہ السلام آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«وَأَمَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنُفِئَ سَاعَةً بِأَذْيِهِ فَبَيَّهَا، فَخَافَتْ بَلَاكُ السَّاعَةِ وَلَمْ يَأْتِ، وَفَنِ يَبِيعُ عَصَا، فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدَيْهِ وَقَالَ: مَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ انْقَسَتْ فَأَيَّاهُ جِبْرِيلُ كَلْبٌ تَحْتَ مَرِيرٍ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ! مَنِي دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هَهُنَا؟ فَقَالَتْ: وَاللَّهِ! مَا ذَرَيْتُ، فَأَمَرْتُ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَخَافَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاعْدَتْنِي فُخِّلْتُ لَكَ قَلَمٌ ثَابِتٌ فَقَالَ: مَعْنَى الْكَلْبِ الْبَدِي كُنَّا فِي بَيْتِكَ، إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْنَنَا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ»<sup>②</sup>

”جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے آئے کا وعدہ کیا لیکن وہ وقت آگیا اور

① مسلم، کتاب اللباس والربذة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان۔۔۔ الحج: ۶-۷۔

② مسلم، کتاب اللباس والربذة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان۔۔۔ الحج: ۶-۷۔

اعمال سے کفر سے انہیں

121

جبریل علیہ السلام نے آئے، اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لاشی تھی، آپ ﷺ نے اسے چمک دیا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اس کے رسول (یعنی فرشتے) بھی۔“ پھر آپ ﷺ نے ادھر ادھر دکھا کر ایک کہتے کا پلا (چی) چارپائی تلے دکھائی دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! یہاں یہ پلا کب آیا؟“ حضرت عائشہ علیہا السلام نے کہا: ”اللہ کی قسم! مجھے کوئی خبر نہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ پلا برابر نکالیا تو اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام آئے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے؟“ انھوں نے کہا: ”یہ سنا تو آپ ﷺ کے گھر میں تھا، اس نے مجھے روکے رکھا تھا، ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں آتا یا قصور ہو۔“

روایت سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دَحَلْتُ إِلَى آتَةٍ عَلَى الْبَابِ تَمَثَّلُ وَ كَذَابٌ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ بِشَرِّهِ  
فِيهِ تَمَثَّلُ<sup>(١)</sup>

”میرے پاس جبریل امین ﷺ آئے اور مجھے کہا: ”میں تمہارے پاس گزشتہ رات آیا تھا لیکن مجھے آپ کے پاس آنے سے ان تصویروں نے روک دیا جو آپ کے دروازے پر تھیں۔“ تو اس وقت گھر میں ایک باریک کپڑے کے پردے تھے جنہیں تصویریں تھیں۔“

١٥٨- كتاب اللباس، باب في الصور: ١٥٨-١٥٩

عمل ایسے فرشتے آتیں

122

فغور کیا جائے کہ پوری انسانیت کے رہبر حضرت محمد ﷺ اور ان کے پیارے لواست مسکین بچھڑے جوانان جنت کے سردار کے گھر میں تصادیر اور کتا موجود ہوں تو ان کے گھر میں بھی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، تو میرے اور آپ کے گھر کی کیا حیثیت اور وقاحت ہے جن میں تصادیرں اور کتوں کا ہونا ایک معمولی سی بات ہے، جسے گناہ ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ ہمارے گھر میں کپڑوں اور جوتوں پر تصادیر موجود ہیں، پھر کیسے ممکن ہے کہ ہمارے گھروں میں رحمت کے فرشتے داخل ہوں، رحمت ہمارے گھر میں اترے اور سکیت ہمارے لوگوں کو مطمئن پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان آفات سے محفوظ فرمائے۔

(آمین یا رب العالمین!)

گھر میں جرنل ورنڈا کی تصاویر لٹکانے سے بھی فرستے نہیں آتے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

تَارَةً دُونَهَا فَافَهُ الْخَلَاءُ نَوَاتِ الْأُحْجَةِ فَأَمَرَنِي فَتَزَعَهُ ① « قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَ قَدْ سَتَرْتُ عَلَى

”رسول اللہ ﷺ سے تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشبندی

پروردگار کا ہوا تھا، جس پر مہر والے گھوڑوں کی تصاویر تھیں، آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کو بھڑکا کر ڈالو۔“

اک حدیث میں ہے کہ اس میں برصغور کی تصاویر تھیں اور ایک میں ہے کہ

سید عتیق فرمائی ہیں:-

عائشہ فرماتی ہیں:-

١ مسلم، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان..... الخ (٣١٧ - بخارى، كتاب اللباس، باب ما واط من التصوير: ٥٩٥٥).

كتاب اللامس، باب ما وطي من التصاوير: ٥٩٥٥-.

”میں نے ایک چھوٹا بچہ (یا کدا) خریدا جس میں تصویریں تھیں، جب آپ ﷺ نے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر آئے، میں نے دیکھا آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ ہے۔ میں نے کہا: ”یا رسول اللہ! میں تو کرتی ہوں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ﷺ سے، میرا کیا گناہ ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بچہ اور (کدا) کیا ہے؟“ میں نے کہا: ”اسے میں نے آپ ﷺ کے بیٹے اور بچہ لگانے کے لیے خریدا ہے۔“

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَمْنُونُ، وَ يُقَالُ لَهُمْ: ائْتُوا فَا تَخْلُقْنَاهُمْ ثُمَّ قَالُوا: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ“۔ ”جنہوں نے یہ تصویریں بنائی ہیں انہیں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا ان میں جان ڈالو“ پھر فرمایا: ”جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔“

جس قافلہ میں گھنٹی یا کتا ہو اس میں فرشتے نہیں ہوتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿ لَا تَصْخَبُ الْمَلَائِكَةُ رَفْعَةً فِيهَا كَلْبٌ وَ لَا حِمَارٌ ﴾<sup>①</sup>

- ① صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورتہ الحيوان..... الخ: ۲۱، ۲۲۔  
صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القيامة: ۵۱۵۱۔  
② مسلم، کتاب اللباس، باب كراهية الكلب والحمار في السفر: ۲۱۱۳۔

”فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ گھٹا (میوہ) گھڑیاں، جھنکار وغیرہ) ہو یا کتا ہو۔“

ایک اور حدیث میں ہے:  
﴿ الْحَرَامُ مَرَامِيرُ الشَّيْطَانِ ﴾<sup>①</sup>  
”گھٹنا شیطان کا باج ہے۔“

لیکن انہوں کی بات ہے کہ ہمارے ہر سفر میں گھٹے، باجے، موسیقی اور ناچ گانا شامل ہوتے ہیں بلکہ ان کے بغیر نہ سواریاں سفر کرتی ہیں اور نہ گاڑیوں کے ڈرائیور گاڑیاں چلاتے ہیں (الامامہ اللہ)۔ اس کے برعکس مسلم ہی میں ہے کہ نیک اور متقی مسافر کے ساتھ فرشتہ سفر کرتا ہے اور اس کا محافظ بن جاتا ہے۔

کافر کی لاش، نشتی، نشتی اور ملوث خوشبو لگانے والے سے فرشتوں کی دوری

حضرت بریدہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:  
﴿ أَلَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالاً: ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرُبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَيْثُ الْكَافِرُ، وَ الْمُنْتَضِعُ بِالْخَلْقِ، وَ الْحَبِيبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ - وَ يَغْتَنِي رِوَابُهُ الْكُسْبُرَانِ ﴾<sup>②</sup>

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں شخص ایسے ہیں کہ فرشتے ان کے قریب

- ① مسلم، کتاب اللباس، باب كراهية الكلب والحمار في السفر: ۲۱۱۴۔  
② سنن ابی داؤد، کتاب الترحل، باب في الملاقاة للرجال: ۱۷۹، ۱۸۰۔ شيخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ لفظ ”كسبران“ مستند بزار میں ہے، دیکھئے صحیح الجامع الصغير: ۳۰۶۰۔ امام البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔



اعمال ایسے فرشتے اتریں

125

نہیں جاتے، ایک تو کافر کی لاش، دوسرا وہ شخص جو خلیق خوشبو لگائے ہوئے ہو (یہ ایک خاص قسم کا خوشبوئی مرکب ہے، جس میں زمفران کی زیادتی ہو) اور تیسرا یعنی محمدؐ یہ کہ وضو کر لے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ نیش جو نشفے میں بدبوڑھ ہو۔<sup>①</sup>

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں رات کو اپنے گھر آیا اور میرے دونوں ہاتھ پھٹ گئے تھے، تو میرے گھر والوں نے میرے ہاتھوں پر زمفران کا خلیق لگا دیا، میں صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا، آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ مرجا کہا اور فرمایا: ”جا اور اسے دھو ڈال۔“ پھر میں گیا اور اسے دھو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا ایک دوسرا باقی رہ گیا تھا، میں نے سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا اور نہ مرجا کہا اور فرمایا: ”جا اسے دھو ڈال۔“ میں گیا اور اسے دھو ڈالا پھر آیا اور سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب دیا اور مرجا کہا اور فرمایا:

«إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَخْضُرُ حَذَاةَ الْكَافِرِ يَحْيَى، وَلَا الْمُنْتَضِعِ بِالْزُّعْفَرَانِ وَلَا الْخُثْبِ، وَرَخَصَ لِلْخُثْبِ إِذَا نَامَ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ. أَوْ يَتَوَضَّأُ.»<sup>②</sup>

”فرشتے کافر کے جنازے پر خیر لے کر نہیں حاضر ہوتے اور نہ اس شخص کے جو زمفران لگانے ہوئے ہو اور نہ نیشی کے، لیکن آپ نے نیشی کو سوتے، کھاتے اور

① سنن ابی داؤد، کتاب التہرجل، باب فی الخلیق للرحال: ۴۱۷۱۔ سنن البیہقی نے اس خلیق کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع الصغیر: ۳۰۶۱۔ صحیح الترمذی للابیانی: ۱۶۸۔

اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں

126

پیتے وقت رخصت دلی کہ (سُئل کی بجائے) وضو کر لے۔<sup>①</sup>  
یاد رہے نبی ﷺ نے مراکوہ زمفران سے نکلی کر گئے سے منع فرمایا ہے۔<sup>②</sup>

### جھوٹ بولنے سے فرشتے دور چلے جاتے ہیں

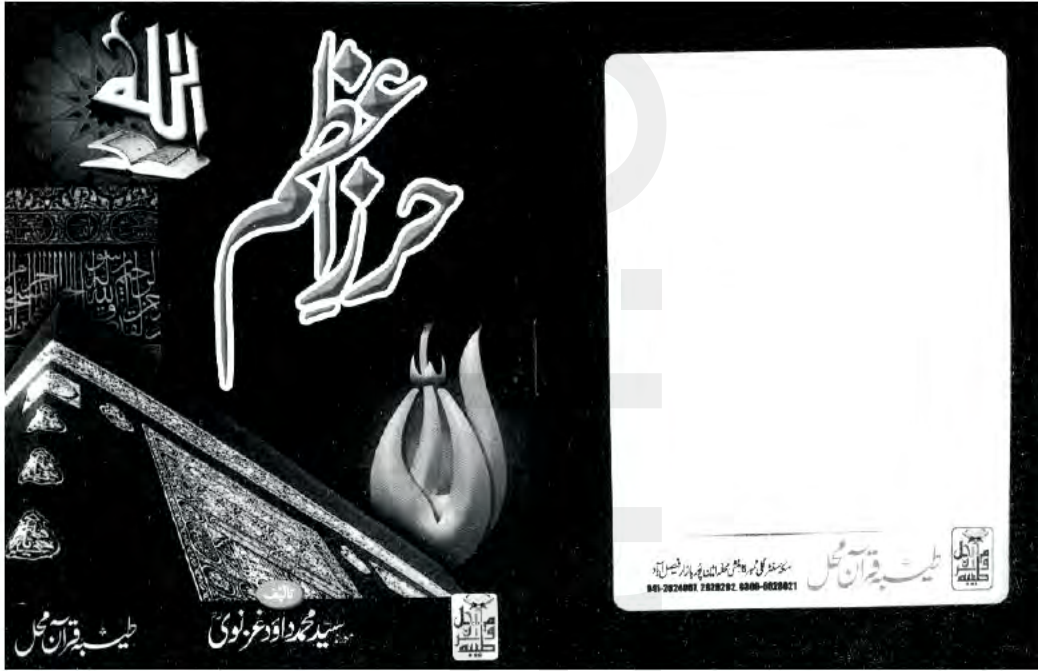
جھوٹ منافی کی علامت ہے۔ شریعت میں جھوٹ کی بہت زیادہ مذمت آئی ہے۔ جھوٹ کے جہاں اور بہت زیادہ مفاسد ہیں، وہاں ایک خرابی یہ ہے کہ جھوٹے انسان سے فرشتے دور ہماگتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَائِكُ مِثْلًا مِنْ تَبْعٍ مَخَافَ يَبْ»<sup>③</sup>  
”جب کوئی انسان جھوٹ بولتا ہے تو اس کے جھوٹ کی بدبو سے فرشتے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔“

فرشتے پاکیزہ روحوں کے مالک ہیں، نازمانی اور برائی ان کی فطرت اور سرشت ہی میں نہیں اور جب بندہ جھوٹ بولے تو انہیں اتار ہرا لگتا ہے کہ جھوٹ کی بدبو سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔



① ابوداؤد، کتاب التہرجل، باب فی الخلیق للرحال: ۴۱۷۱۔  
② ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی الکذاب: ۱۹۷۲۔



دشمنوں کے شر، جادو جنات کے اثرات، بندشوں سے نجات اور ہر قسم کی تکالیف سے حفاظت کیلئے مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا مجرب و آزمودہ وظیفہ

**حرز اعظم**

اس حرز اعظم کا روزانہ صبح کے وقت پڑھنا بہت  
 سی برکات کا موجب ہے۔ اس کی برکت سے  
 انشاء اللہ دشمن کے شر سے، جادو کے اثر سے،  
 شیطان کے حملوں سے، انسان محفوظ رہے گا۔  
 اور تمام موذی جانوروں، تکلیف دینے والے  
 انسانوں اور شیطانیوں کی ایذا رسائیوں سے  
 اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے گا۔

2

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ

شروع اللہ کے نام سے نہیں نقصان دے سکتی اس کے نام کی برکت سے کوئی

فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

چیز زمین میں اور نہ آسمان میں وہ سننے والا جاننے والا ہے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

پناہ لیتا ہوں اللہ کے کامل تاثیر کلمات کی تمام مخلوقات کی شرارتوں سے

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ

تمام تعظیمیں اللہ ہی کیلئے جو تمام کائنات کا رب ہے رحمان اور رحیم ہے

3

الرَّحِيمِ • مُلْكُ يَوْمِ الدِّينِ • إِيَّاكَ نَعْبُدُ

جو روز جزا کا مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ • اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ •

ہمیں سیدھی راہ دکھا ان لوگوں کی راہ جن پر تم نے

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ

انعام کیا انکی نہیں جن پر غضب کیا گیا

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ • آمِينَ

اور گمراہوں کی۔ قبول فرما

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

الْأَمِّ • ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى

وَالْف لَامِ مِمَّ اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں

4

لِّلْمُتَّقِينَ • الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں

وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ •

اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے رزق دیا ان کو اس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا

اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ

أَنْزَلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ •

سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں یہی لوگ

هُمْ الْمَفْلُحُونَ • البقرة ۱۰۵

فلان اور نجات پانے والے ہیں

5

وَالْهُكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ • لَا إِلَهَ إِلَّا

تم سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود

هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ • البقرة ۱۶۳

برحق نہیں وہ بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ • لَا

اللہ ہی معبود برحق ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا قہقارے والا ہے

تَأْخُذُ لَاسِنَةً وَلَا تُؤْمَلُهُ مَافِي السَّمَوَاتِ

بے نیت لکھتا ہے نہ نیند اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں

وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ

کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کرے

عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے



7

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ

جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ  
سَبِيْعٌ عَلَيْهِ ۝ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا

سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کا حامی و مددگار اللہ ہے

يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ

وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِيْهِمُ الظَّالِمَاتُ

اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ان کے حامی و مددگار شیاطین ہیں

يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّوْرِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ

اور وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۖ

یہی لوگ جہنمی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے

6

وَمَا خَلَقَهُمْ وَلَا يُحِطُّونَ بِشَيْءٍ مِّنْ

اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے

عَلَيْهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

مگر وہ جتنا چاہے اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے

وَالْأَرْضِ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ

اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے تھکتا نہیں ہے وہ تو بہت

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لَا اِكْرَاكَ فِي الدِّينِ قَدْ

بلند اور بڑا ہے دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں تحقیق

تَبَيَّنَ الرَّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ

سیدھی راہ میری راہ سے ممتاز اور روشن ہو چکی ہے اب جو کوئی

بِالظَّالِمَاتِ وَيُؤْمِن بِاللّٰهِ فَقَدْ اَسْتَسْكَنَ

ظلمت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا اس نے ایسا مضبوط سہارا قائم کیا

8

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَإِنْ

زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کا ہے

تُبَدَّلُوا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخَفُوْهُ

تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ

يُحَاسِبْكُمْ بِهٖ اللّٰهُ ۚ فَيَغْفِر لِمَنْ يَّشَآءُ

اللہ تعالیٰ اس کا تم سے حساب لے گا پھر جسے چاہے بخش دے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ۝ اَمِنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ

قدر ہے رسول اس بدلت پر ایمان لا رہا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی

رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَاٰكِيْهِ

اور مومن بھی مان چکے یہ سب اللہ تعالیٰ انکے فرشتوں پر اور انکی

9

وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قَدْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ

کتابوں اور انکے رسولوں پر ایمان لاتے ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کی تفریق

رُسُلِهِ قَدْ وَقَالُوْا سَبْعًا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ

نہیں کرتے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اسے ہمارے سب کچھ بخش

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يَكْلِفُ اللّٰهُ نَفْسًا

طلب کرتے ہیں اور ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی طاقت

اِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا

سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو نیکی کرے اس کا پھل اسی کیلئے ہے اور جو برائی کرے

اَكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تَوَاخِذْنَا اِنْ لَّمْ يَسْتَنَّا

اس کا وبال اسی پر ہے اسے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی

اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اَصْرًا

ہو تو ہمیں نہ بھرانے اسے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے

10

كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا  
لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ہم پر  
وَلَا تُحِبِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ جَوَاعُفْ  
وہ بوجھ نہ ڈال جسکی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما  
عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا  
اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہمیں  
فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿البقرة: ۲۸۴﴾  
کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
اللہ تعالیٰ فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی  
وَالْبَيْتُكَ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ  
معبود نہیں اور وہ عدل کے ساتھ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے اس غالب اور

11

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿آل عمران: ۱۸﴾  
حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں  
قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمَلِكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ  
آپ کہہ دیجئے کہ میرے معبود اے تمام جہان کے مالک تو جسے چاہے بادشاہی دے  
تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعْزِزُ مَنْ  
اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے  
تَشَاءُ وَتُؤْزِلُ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ  
اور جسے چاہے ذلت دے تیرے ہاتھ میں سب بھائیائیں ہیں  
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿تولج الیل فی﴾  
بیٹھک تو ہر چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے  
النَّهَارِ وَتُؤْلِجُ النَّهَارَ فِي الْيَلِ وَتُخْرِجُ  
اور دن کو رات میں لے جاتا ہے اور تو ہی ہے جان کو

12

الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ  
جاندار سے پیدا کرتا ہے اور جاندار کو بے جان سے پیدا کرتا ہے  
الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿﴾  
اور تو ہی جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے  
إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں  
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى  
اور زمینوں کو چھ روز میں پیدا کیا پھر عرش پر  
الْعَرْشِ يُغْشَى الْيَلِ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا  
قائم ہوا وہ رات سے دن کو اس طرح چھپا دیتا ہے کہ وہ رات اس دن کو  
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسْحَرَاتٌ  
جلدی سے آگئی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے

13

بِأَمْرِهِ ۚ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ  
طور پر کہ سب اس کے تابع ہیں یا وہ اللہ ہی کیلئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا  
اللَّهُ رَبُّ الْمَلَمِينَ ﴿أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا﴾  
بڑی خویلوں سے پھر اے اللہ جو تمام عالم کا رب ہے تم لوگ اپنے رب کو پکارو  
وَحُفَيفَةً إِنَّهُ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿وَلَا﴾  
گرمگزاوتے ہوئے اور چپکے چپکے ایسی شک وہ حد سے زیادہ گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا  
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا  
اور دنیا میں آسلاست بچھا دے گا کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اور تم اللہ کی عبادت کرو  
وَادْعُوا خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ  
اس سے ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے بے شک اللہ کی رحمت  
اللَّهُ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿اعراف: ۵۶-۵۷﴾  
نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے







18

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهْمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنِ خَلَقْنَا

ان کاغروں سے پوچھو کہ ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا تمہیں ہم نے پیدا کیا

إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَّازِبٍ • الضُّفْتُ: ۱۱۰

ہم نے انسانوں کو لیس دار مٹی سے پیدا کیا

يَمْعَثِرُ الْجَنِّ وَالْإِنْسَ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ

اے گروہ جنات و انسان! اگر تم زمین و آسمان کے

أَنْ تَنْفِذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ

کناروں سے نکلنے کی طاقت ہے

فَانْفِذُوا وَلَا تَنْفِذُوا إِلَّا بِأَمْرِ

تو نکل جاؤ بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے

فَيَا أَيُّهَا رَبِّكُمَا تُكَذِّبَنِ • يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا

اپنے رب کی کس کس نعت کا انکار کرتے ہو تم پر آگ کے شعلے

19

شَوَاطِلَ مِنْ نَارٍ لَا وَفُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ •

اور دھواں چھوڑا جائیگا اور پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے

فَيَا أَيُّهَا رَبِّكُمَا تُكَذِّبَنِ • الرحمن ۳۳-۳۶

پھر اپنے رب کی کس کس نعت کا انکار کرتے ہو

لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْنَاهُ

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا

خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ

کہ خوف الہی سے ٹکرے ٹکرے ہو جاتا ہم ان

الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ •

مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُهُ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جیسے

20

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ •

اور کھلے کا جاننے والا ہے وہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہ

الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

نہایت پاک سب عیبوں سے صاف امن دینے والا تمکبان

الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَنَ اللَّهِ

غالب خود بخوار، بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں اس کا

عَمَّا يُشْرِكُونَ • هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

شریک بناتے ہیں وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا عدم سے وجود میں لانے والا

الْمَبْصُورُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ

صورت کھینچنے والا اسی کے نہایت اچھے نام ہیں ہر چیز

21

لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ

خود وہ آسمانوں میں و دنیا زمینوں میں ہوا کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب

الْحَكِيمُ • الحشر ۲۱-۲۴

حکمت والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ

کہہ دیجئے میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت

الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا •

نے قرآن سنا اور کہا بے شک ہم نے عجیب قرآن سنا ہے

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُفْرَكَ

جو راہ راست کھاتا ہے ہم اس پر ایمان لا چکے اور ہم ہرگز کسی کو

22

يَرْبِنَا أَحَدًا • وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا

اپنے رب کا شریک نہیں بنائیں گے اور ایک ہمارے سب کی بڑی شان بلند ہے نہ

اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا • وَأَنَّهُ كَانَ

اس کی بیوی ہے اور نہ ہی اولاد یقیناً ہم میں سے

يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا • العن ۳۰۱

بیوقوفوں نے اللہ کے ذمے چھوٹی باتیں لگا دی ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَافِرُونَ • لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ • وَلَا

آپ کہہ دیجئے کہ اگر وہ انہیں تمہارے معبودوں کو پوجتا ہوں اور تم میرے معبود کو

أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ • وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ •

پوجتے ہو اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا نہ تم میرے معبود کو پوجتے ہو اور

23

وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ • كَمْ دِينَكُمْ وَلِي دِينِ •

نہیں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ • اللَّهُ الصَّمَدُ • لَمْ يَلِدْ

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا

وَلَمْ يُولَدْ • وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ •

نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ • مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ •

آپ کہہ دیجئے میں تجھ کے سب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی ہے

24

وَمِنْ شَرِّ عَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ • وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ

اور اٹھ بھری رات کی برائی سے جبلس کا اٹھ بھرا جھیل جائے اور گریہ لگا کر

فِي الْعَقَدِ • وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ •

انہیں چھوٹنے والوں کی برائی سے اور حسد کرنے والوں کی برائی سے جب حسد کرے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ • مَلِكِ النَّاسِ • إِلَهِ

آپ کہہ دیجئے میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے مالک

النَّاسِ • مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ • الَّذِي

لی اور لوگوں کے معبودی (پنڈتوں) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی

يُوسِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ • مِنَ الْيَحْتَةِ وَالنَّاسِ •

برائی سے جو لوگوں کے سینے میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ جن نبیوں کی

ماخذ و مراجع

- ۱ ابقاء المني بقاء المني يعني، خودنوشت نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ دارالدعوة السلفية شیش محل روڈ لاہور
- ۲ سوانح حیات العلم والعلماء مولانا عبدالرؤف خان رحمانی جھنڈا ٹکری
- ۳ آپ کے مسائل اور ان کا حل (3 جلدیں) ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ مکتبہ قدوسیہ
- ۴ آپ کے مسائل اور ان کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ۵ انوار التوحید حضرت مولانا حکیم محمد صادق صاحب رحمہ اللہ (سیالکوٹی) نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
- ۶ اہلحدیث منزل بہ منزل پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد صاحب مرکزی جمعیت اہلحدیث، پاکستان، 106 راوی روڈ، لاہور
- ۷ ارشاد الی سبیل الرشاد حضرت مولانا محمد شاہ جہانپوری رحمہ اللہ اہلحدیث اکادمی، کشمیری بازار لاہور
- ۸ اغیوض الحمد یہ سنی تہذیب، ہندوکار، سلالہ الکویتی محمد ابراہیم خلیل فیروز پوری المکتبۃ السننیزیا، حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ
- ۹ اہلحدیث اور سیاست حضرت مولانا ذریعہ احمد رحمہ اللہ علیہ رحمانی مکتبہ اہلحدیث برست، کورٹ روڈ کراچی
- ۱۰ الشیخ عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ، ۱۳۲۰ھ، ۱۳۹۸ھ بدر الزماں محمد شفیع خیالی مکتبہ اہلحدیث شین گوجرانوالہ (پاکستان)
- ۱۱ اسلام میں اصلی اہلسنت کی پہچان محقق اسلام حضرت علامہ مولانا عبد القادر عارف حساری رحمہ اللہ مکتبہ اہلسنت والجماعت منٹگمری
- ۱۲ آفتاب بخارا برق التوحیدی صاحب مکتبہ اہلسنت والجماعت منٹگمری بازار (لاہور)
- ۱۳ ایمانی کمزوریاں اور ان کا علاج ابوسعدا حسان الحق شہباز دارالاندلس
- ۱۴ الدعاء المقبول اسلامی وظائف شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ
- ۱۵ اصحاب علم و فضل محمد تنزیل الصدیقی الحسینی
- ۱۶ اصحاب سلفہ اور تصوف کی حقیقت شیخ الاسلام امام بن تیمیہ رحمہ اللہ مکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ، لاہور
- ۱۷ احوال آخرت مترجم مولانا عبدالرزاق بلّیج آبادی رحمہ اللہ حافظ محمد بن باریک اللہ لکھوی رحمہ اللہ اسلامی اکادمی ناشران و تاجران کتب
- ۱۸ اسلام اور خانقاہی نظام، ایک تحقیقی و تاریخی جائزہ پروفیسر ڈاکٹر امان اللہ بھٹی حفظہ اللہ دارالسلام - عالمی ادارہ
- ۱۹ انبیائے خواب ضیاء اللہ سلفی حفظہ اللہ



۲۰	استاد پنجاب	مولانا عبد المجید سوہدروی رحمہ اللہ
۲۱	ام القرآن	مولانا عبد المجید سوہدروی (ایڈیٹر مسلمان)
۲۲	ارمغان حنیف	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ
۲۳	اہلحدیث کے چار مراکز	عبد الرشید عراقی حفظہ اللہ
۲۴	آفات نظر اور ان کا علاج	مولانا ارشاد الحق اثری
۲۵	ادیان باطلہ کی تردید میں علمائے اہلحدیث	عبد الرشید عراقی
۲۶	اسلامی خطبات	مولانا عبد السلام بستوی رحمہ اللہ
۲۷	اعمال ایسے کہ فرشتے اتر پڑیں	ابوریان نعیم الرحمن
۲۸	احوال جنات	
۲۹	البلاغ السبین	شیخ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ
۳۰	الدر المنثور فی تراجم اہل صادق پور	
۳۱	ام الکتاب	
۳۲	اصحاب فقہ اور تصوف کی حقیقت	ابن تیمیہ، ترجمہ تلخ آبادی رحمہ اللہ
۳۳	البرہان العجیب علی فرضیۃ امہ الکتاب	
۳۴	افکار صوفیاء	
۳۵	اخلاق العلماء	
۳۶	اسلام گردش دولت	
۳۷	احکام سفر	محمد علی جانباز
۳۸	امام اعظم	
۳۹	ادب پہلا قرینہ ہے	مولانا ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ
۴۰	برصغیر میں اہل حدیث کی آمد	مولانا اسحاق بھٹی حفظہ اللہ
۴۱	برصغیر میں علم فقہ	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ
۴۲	بحثش کی راہیں	
۴۳	برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ
۴۴	سوانح عمری: مولوی عبداللہ الغزنوی المعروف بالمغفور	صوفی احمد الدین حنیف
۴۵	(۱۷) برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن	مولانا اسحاق بھٹی حفظہ اللہ
۴۶	بادب بالنصیب	مولانا ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ

محمدی اکیڈمی ناشران و تاجران کتب  
محلہ توحید گنج منڈی بہاؤ الدین

۴۷	پیارے نام	فاروق اصغر صارم	ادارۃ احیاء تحقیق الاسلامی گوجرانوالہ
۴۸	پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات حدیث	ارشاد الحق اثری	
۴۹	تہذیب نسواں	نواب شاہجہان بیگم صدیقہ الیہ ریاست بھوپال	
۵۰	تتویر الہدی جلد ۲ شمارہ ۶، ۵ اشاعت خاص	فضیلۃ الشیخ محمد یحییٰ رحمہ اللہ گوندلوی نمبر	
۵۱	تصوف و شریعت	از محمد عباس انجم گوندلوی	جامع مسجد صدیقیہ اہلحدیث ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ
۵۲	تذکرہ موت	مولانا سید محمد اکرم گیلانی رحمہ اللہ	
۵۳	تذکرہ علماء اہلحدیث جلد ۳	پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد	
۵۴	تذکرہ علماء اہلحدیث جلد ۲ حسب الارشاد	پروفیسر میاں محمد یوسف سجاد، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی جانبار رحمہ اللہ	
۵۵	تحریک مجاہدین جلد ششم	ڈاکٹر صادق حسین ایم بی بی ایس	
۵۶	تحریک مجاہدین جلد پنجم	ڈاکٹر صادق حسین ایم بی بی ایس	
۵۷	تحریک پاکستان اور علماء اہلحدیث	مولانا محمد حنیف یزدانی، مکتبہ نذیریہ لاہور	
۵۸	تاریخ اہلحدیث	الشیخ احمد الدبلوی	
۵۹	تذکرہ بزرگان علوی سوہدرہ	عبدالرشید عراقی	
۶۰	تذکار حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ جہلمی	قمرالحمد فیصل، مسلم پبلی کیشنز	
۶۱	تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ عہد خاندان، اساتذہ، جمعہ علماء	قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری	
۶۲	تذکرہ امام محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ	
۶۳	تاریخ اہلحدیث	مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ	
۶۴	تقدیم	عبدالنور راغب سلفی	مکتبہ الرحمن السلفیہ، نیدھول لائن، سرگودھا (پاکستان)
۶۵	تعلیمات غزالی	مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ	علم و عرفان پبلشرز 9 لوئر مال، عقب میاں مارکیٹ، اردو بازار لاہور
۶۶	تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	مولانا غلام رسول رحمہ اللہ ویلفیئر سوسائٹی

۶۶	تحریک اہل حدیث، تاریخ کے آئینے میں	قاضی محمد اسلم سیف
۶۷	تلقین غزالی رحمہ اللہ	ایم اے ہاشمی
۶۸	تذکرۃ الابرار	ڈاکٹر عبدالغفور راشد
۶۹	تذکرۃ ابوالوفاء یعنی شیخ الاسلام فاتح قادیان، امام المنظرین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری	عبدالرشید عراقی سوہدروی
۷۰	تختہ السالکین	محمد ارشد کمال
۷۱	تحریک پاکستان اور اہل حدیث	مولانا عبدالعظیم انصاری
۷۲	تحریک و بابیت	مولانا عبدالجید سوہدروی
۷۳	تذکرہ حافظ محمد گوندلوی	شاہد فاروق ناگی
۷۴	تراجم علمائے اہلحدیث	ملک ابوبکی امام خان
۷۵	تذکرہ علمائے بھوجیاں	عبدالعظیم انصاری
۷۶	تختہ العوام	
۷۷	تازیانہ عبرت	
۷۸	تصوف کی حقیقت	
۷۹	تصوف و تعمیر سیرت	
۸۰	تفسیر ستاری	مولانا عبدالستار
۸۱	تعویذ اور دم قرآن و سنت کی روشنی میں	مصنف: خواجہ محمد قاسم
۸۲	تعلیم و تزکیہ	مولانا ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ
۸۳	تختہ المسجد کا حکم	
۸۴	جادو کا علاج قرآن و سنت کی روشنی میں	فضیلۃ الشیخ وحید عبدالسلام پالی حفظہ اللہ مترجم: الشیخ حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ
۸۵	جہانناں دی رحمت	
۸۶	جن ہمزا اور اسلام	
۸۷	جنات اور جادو کا توڑ	ظفر اقبال
۸۸	جادو جنات اور نظریہ	
۸۹	چند رجال اہل حدیث	مولانا ابوبلی اثری
۹۰	حیات الشیخ السید میاں نذیر حسین محدث دہلوی	پروفیسر محمد مبارک، کراچی
	رحمتہ اللہ علیہ	



۹۱	حیات یزدانی علامہ حبیب الرحمن	(نور حمید: ناظم لائبریری علامہ احسان الہی ظہیر شہید پورن نگر سیالکوٹ)
۹۲	حقیقت ذکر الہی	اسید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ
۹۳	حکومت اور علماء ربانی	حضرت الامام حافظ عبداللہ صاحب محدث امرتسری روپڑی رحمہ اللہ
۹۴	حیات جونانگری رحمہ اللہ	محمد تنزیل الحسنی الصدیقی
۹۵	حب رسول ﷺ من الایمان	
۹۶	حیات غزنوی رحمہ اللہ	
۹۷	حکومت اور علماء اہلحدیث	حافظ عبداللہ
۹۸	حدیث کی اہمیت	
۹۹	خطبات الہی آبادی (جلد اول)	عبدالرؤف تابانی
۱۰۰	خدام الدین حضرت لاہوری نمبر	
۱۰۱	خطبات یزدانی جلد سوم	حضرت مولانا حبیب الرحمن یزدانی شہید رحمہ اللہ ترتیب: حضرت مولانا عزیز الرحمن یزدانی
۱۰۲	خطیبانہ انداز میں مقرر تفسیر، خطبات سورۃ فاتحہ	پروفیسر عبدالستار حامد
۱۰۳	دبستان حدیث	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ
۱۰۴	دولت مند صحابہ	حضرت مولانا عبد المجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۵	دوروشن ستارے	عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ
۱۰۶	دیوان گلشن اہلحدیث	
۱۰۷	رہبر کامل	مولانا عبد المجید خادم سوہدروی رحمہ اللہ
۱۰۸	رجال اہلحدیث	مولانا ابوبلی اثری
۱۰۹	سوانح مخدوم العلماء مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ	محترمہ سعدیہ ارشد بنت حافظ محمد ارشد صاحب
۱۱۰	سوانح ثناء اللہ امرتسری، المتوفی 1948ء	فضل الرحمن بن میاں محمد
۱۱۱	سنن جوچھوڑ دی گئیں	منواف عبدالمالک القاسم
		مترجم: یوسف بن اسحاق
۱۱۲	ساقی کوثر	مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی رحمہ اللہ
		نعمانی کتب خانہ حق سرٹریٹ اردو بازار لاہور، مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ

۱۱۳	سمیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
۱۱۴	سیرت امام شافعی رحمہ اللہ یعنی ابو عبد اللہ محمد بن ادريس شافعی رحمہ اللہ	مولانا میاں خالد انصاری بھوپالی رحمہ اللہ	دارالفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
۱۱۵	سیرت ثنائی، حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مرحوم فاضل امرتسری کی مکمل سوانح عمری	مولانا ابوالوحید عبد المجید صاحب خادم سوہدری، مدیر اہلحدیث	دفتر اہلحدیث سوہدرا ضلع گوجرانوالہ، پنجاب پاک
۱۱۶	سراجا منیر	محمد ابراہیم میر فاضل سیالکوٹی رحمہ اللہ	جمعیت اہلحدیث سیالکوٹ
۱۱۷	سمیل الجیہ	احمد بن حجر	
۱۱۸	سوانح سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ	ابوعلی اثری	ندوۃ المحدثین، گوجرانوالہ (پاکستان) تقسیم بلا قیمت
۱۱۹	سوانح حیات مولانا فضل الہی رحمہ اللہ وزیر آبادی، امیر المجاہدین جمعیت عالیہ ہندیہ چمر قندازاد	خالد گھرجا کھی	جمعیت مجاہدین پاکستان، ملنے کاپیہ سکول بکڈ پو گوجرانوالہ
۱۲۰	سوانح حیات: حضرت العلامة مولانا غلام رسول رحمہ اللہ ساکن قلعہ جہاں سنگھ گوجرانوالہ	حضرت مولانا عبد القادر رحمہ اللہ پسر حضرت العلامة مولانا غلام رسول رحمہ اللہ حسب فرمائش، مولوی عید الوکیل رحمہ اللہ و برادران نسیم اعوان ایم اے ایم ایڈ محمد راشد شیخ	فضل بک ڈپو، اردو بازار گوجرانوالہ
۱۲۱	سوانح علامہ عبدالعزیز میمن سوانح اور علمی خدمات		
۱۲۲	سوانح صوفی محمد عبد اللہ رحمہ اللہ.....	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۲۳	سوانح مولانا احمد دین لکھنؤوی	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۲۴	سوانح داؤد غزنوی	مولانا سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ	
۱۲۵	سر دلبر ال، حالات و واقعات زندگی شیر ربانی علامہ الحاج حبیب الرحمن یزدانی شہید رحمہ اللہ		
۱۲۶	سوانح حیات نواب صدیق حسن خاں صاحب رحمہ اللہ	جناب سید علی حسن خان فرزند صاحب سوانح	جمعیت اہل سنت (لاہور)
۱۲۷	مآثر جدیقہ (مکمل چار حصوں میں)	محمد رفیق اثری	
۱۲۸	سلطان محمود محدث جلاپوری	مولانا محمد عبد السلام مبارک پوری رحمہ اللہ	
۱۲۸	سیرۃ البخاری		

۱۲۹	سوانح مولانا عبدالغفر نوری رحمہ اللہ	صوفی احمد دین رحمہ اللہ	محمدی اکیڈمی
۱۳۰	سوانح مولانا محمد سورتی رحمہ اللہ	فرزانہ لطیف	
۱۳۱	سوانح میاں فضل حق رحمہ اللہ		
۱۳۲	سید العالمین علیہ السلام		
۱۳۳	شش الحق عظیم آبادی	محمد عزیز شمس	
۱۳۴	شیخ مولانا عبدالغفر نوری رحمہ اللہ	بدر الزمان نیپالی	ندوۃ الہدٰی شین
۱۳۵	صراط مستقیم	حضرت مولانا عبدالرحمن	
۱۳۶	صیانت الہدٰی	مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈاگری	ندوۃ الہدٰی شین گوجرانوالہ (پاکستان)
۱۳۷	ضرب حدیث	مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
۱۳۸	عرفان المقرین المعروف معارف اشرفیہ	خطیب اسلام حضرت مولانا ابوالکیم	مکتب گھر مقام محلہ قوچید پورہ
۱۳۹	عالم برزخ	محمد اشرف سلیم مدظلہ العالی	قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ
۱۴۰	علمائے اہلحدیث بستی و گوئدہ	عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی	رحمانیہ دارالکتب، امین پور بازار فیصل آباد
۱۴۱	علامہ محمد یوسف خان کلکتوی رحمہ اللہ	بدر الزمان نیپالی	ندوۃ الہدٰی شین گوجرانوالہ پاکستان
		ملک بشیر احمد (آف چھانگاٹا)	
		ترتیب:- مولانا شفیق الرحمن فرخ	
		تقریظ:- مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۴۲	علامات و خصائل منافقین	مولانا محمد رضوان خان	
۱۴۳	عالم عقبی		
۱۴۴	عہد نبوی کی علمی ترقیات		
۱۴۵	غزنوی خاندان	عبدالرشید عراقی	
۱۴۶	غذاء الارواح المعروف بہ شرعی وظائف	جناب مولوی حافظ محمد داؤد خاں صاحب	سابق شیخ الحدیث مدرسہ جامعہ اسلامیہ رائدرگ
		رحمانی مرحوم (مولوی فاضل)	
۱۴۷	(۳) فتاویٰ اہلحدیث (جلد اول)	مجتہد احقر حافظ عبداللہ محدث روپڑی	
		رحمۃ اللہ التوفیٰ ۲۰ اگست ۱۹۶۳	
۱۴۸	(۴) فتاویٰ اہلحدیث (جلد دوم)	مجتہد احقر حافظ عبداللہ محدث روپڑی	
		رحمۃ اللہ التوفیٰ ۲۰ اگست ۱۹۶۳	



۱۴۹	فتاویٰ علمائے اہلحدیث، کتاب الجمانزہ جلد ۵	ابوالحسنات علی محمد سعیدی مہتمم جامعہ سعیدیہ خانیوال ضلع ملتان	مکتبہ سعیدیہ خانیوال (ملتان)
۱۵۰	فتاویٰ برکاتیہ	حضرت علامہ ابوالبرکات احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ، مولف و ناشر: محمد یحییٰ طاہر	(جامعہ اسلامیہ گلشن آباد گوجرانوالہ)
۱۵۱	فتاویٰ سلفیہ	مولانا محمد اسماعیل السلفی رحمہ اللہ	اسلامک پبلیکیشنز ہاؤس: شیش محل روڈ (نزد بازار پار) لاہور
۱۵۲	فتاویٰ ثنائیہ	شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ	مولانا محمد داؤد دراز رحمہ اللہ، مکتبہ ثنائیہ ملاک ۱۹ سرگودھا
۱۵۳	فتاویٰ علمائے حدیث (جلد نمبر ۴)	علی محمد سعیدی	
۱۵۴	فتاویٰ ثنائیہ (جلد اول) شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ	مولانا محمد داؤد دراز رحمہ اللہ	
۱۵۵	فتاویٰ علمائے اہلحدیث (جلد دوم)	ابوالحسنات مولانا علی محمد سعیدی رحمہ اللہ	فاروق کتب خانہ الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
۱۵۶	فتاویٰ علمائے حدیث (جلد ۶)	ابوالحسنات مولانا علی محمد سعیدی رحمہ اللہ	فاروق کتب خانہ الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
۱۵۷	فقہائے مدینہ	عبدالمعین الباشمی	
۱۵۸	فتاویٰ نذیریہ	شیخ الکل حضرت مولانا نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ	
۱۵۹	فضائل اہلحدیث علامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ المتوفی ۴۶۳ھ کی مایہ ناز کتاب شرف اصحاب الحدیث کا اردو ترجمہ	علامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ	جمعیت اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ طابع: خالد گھر جاکھی، گھر جاکھی، گوجرانوالہ
۱۶۰	فتاویٰ رفیقہ (چار جلدیں)	ابوالشقیق محمد رفیق	
۱۶۱	فضائل درود سلام	امام اسماعیل بن اسحاق	
۱۶۲	فتاویٰ اصحاب الحدیث (دو جلدیں)	حافظ ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد	
۱۶۳	فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ	حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ	
۱۶۴	تافلہ حدیث	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	مکتبہ قدوسیہ اردو بازار۔ لاہور

۱۶۵	قرآنی شمعیں	مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
۱۶۶	قربت کی راہیں	حضرت مولانا سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ	
۱۶۷	قلب سلیم اور اس کی علامت		
۱۶۸	(۱۰) کاروان سلف	مولانا تاج الحق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۶۹	کتاب الداء والدواء	حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ	حسب فرمائش، ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری مسلم پبلی کیشنز
۱۷۰	کرامات اہلحدیث	(ایک صدی قدیم ایڈیشن) مولانا عبد المجید سوہدروی رحمہ اللہ محمد ادریس فاروقی	
۱۷۱	کتاب الجنائز	مولانا عبد الرحمن صاحب مبارکپوری	المکتبۃ الاشریۃ، سائنگھل (شیخوپورہ)
۱۷۲	کتاب التوسل	حافظ محمد الیاس صاحب اثری، استاد جامعہ اسلامی گوجرانوالہ	خدمات الحمدین جامع مسجد اہلحدیث محدث گوندلوی رحمہ اللہ، قبرستان روڈ گوجرانوالہ، قیمت ۱۸ روپے
۱۷۳	کاروان حدیث	عبد الرشید عرقی حفظہ اللہ تعالیٰ	
۱۷۴	گلستان حدیث	مولانا تاج الحق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۷۵	گزر گئی گزران	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۷۶	میاں فضل حق اور ان کی خدمات	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۷۷	مولانا محمد داؤد غزنوی	مولانا محمد حنیف یزدانی	مکتبہ نذیریہ لاہور
۱۷۸	مواعظ طارق، حصہ سوم	مولانا عطاء اللہ طارق	
۱۷۹	مواعظ یزدانی	شہید اسلام، علامہ حبیب الرحمن یزدانی رحمہ اللہ، تخریج و تحقیق: حافظ عباس انجم ترتیب: عبدالوحید ربانی	
۱۸۰	مولانا عبد الغفار حسن رحمہ اللہ حیات و خدمات	صہیب حسن، سہیل حسن	
۱۸۱	مطالعاتی سفر	مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ	
۱۸۲	مولانا عبد التواب	ریاض احمد ثاقب	
۱۸۳	مقالات راشدیہ (جلد ۲)	شیخ الحدیث محمد بدیع الزمان شاہ راشدی رحمہ اللہ	
۱۸۴	مہر نبوت		
۱۸۵	متاع دین و دانش لٹ گئی		

۱۸۶	نصرۃ الباری فی بیان صحیح البخاری	مولانا عبدالرؤف خان رحمانی جھنڈاگری
۱۸۷	(۳۳) نتائج التقلید	فقیر الی اللہ حکیم محمد اشرف عطاء اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸۸	نذرانہ اشک خاکے	مولانا محمد ثناء اللہ عمری
۱۸۹	نعت چراغاں	لالہ صحرائی
۱۹۰	نعت کہکشاں	لالہ صحرائی
۱۹۱	نعت سویرا	لالہ صحرائی
۱۹۲	نظم جماعت کے آداب	میاں محمد جمیل (ایم اے)
۱۹۳	نقوش عظمت رفتہ	مولانا محمد اسحاق بھٹی مدظلہ العالی
۱۹۴	نقوش ابوالوفاء	ابوبیکری
۱۹۵	وسیلہ کتاب وسنت کی روشنی میں	تصنیف: محمد قاسم خولجہ
۱۹۶	والدی و مشفق سوانحی حالات والد گرامی	شیخ القرآن حضرت مولانا محمد حسین
۱۹۷	”وقایۃ الانسان من الجن والشیطان“	شیخ پوری مدظلہ العالی
۱۹۸	کا اردو ترجمہ جنات اور جادو کا توڑ	مترجم: ابو وحزہ (ظفر اقبال)
۱۹۹	ہفت اقلیم	فاضل مدینہ یونیورسٹی
۲۰۰	(ہفت وارو ماہانہ رسائل و جرائد)	مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ
۲۰۱	ہفت روزہ خدام الدین لاہور، نمبر..... امام	انجمن خدام الدین، دروازہ
۲۰۲	الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد علی لاہور قدس	شیرانوالہ (لاہور)
۲۰۳	سرہ..... ایک تاریخی دستاویز	مدیر: حافظ محمد جاوید روپڑی
۲۰۴	ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث (لاہور)	نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی
۲۰۵	شمارہ 1، جلد 54 جمعۃ المبارک 21 محرم،	
۲۰۶	1431ھ 8 تا 14 جنوری	
۲۰۷	الاغتصام (اشاعت خاص) بیاد	مولانا محمد حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ
۲۰۸	ماہنامہ بیداری (شمارہ فروری 2013ء)	مدیر: محمد موسیٰ بھٹو
۲۰۹	ہفت روزہ الاعتصام لاہور، جلد 40 شمارہ	
۲۱۰	52، اشاعت خاص	



(استفادہ شدہ) رسائل و جرائد

ماہنامہ محدث	مختصا اہلحدیث	مختصا اہلحدیث	مختصا اہلحدیث
مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالرحمان مدنی	۵ نومبر ۱۹۹۰ء، یکم ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ	۲۱ ستمبر ۲۰۰۹ء، یکم شوال ۱۴۳۰ھ	۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء، ۲۰ صفر ۱۴۱۰ھ
مدیر: ڈاکٹر حافظ مدنی	۶ دسمبر ۲۰۰۲ء، یکم شوال ۱۴۲۳ھ	۲۰ مارچ ۲۰۰۳ء، ۱۶ محرم ۱۴۲۴ھ	۲۳ جنوری ۱۹۹۲ء، ۱۸ رجب ۱۴۱۲ھ
مارچ ۲۰۱۲ء، ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ	۱۳ نومبر ۲۰۰۰ء، یکم ذیقعدہ ۱۴۲۸ھ	۷ ستمبر ۲۰۰۹ء، ۱۶ رمضان ۱۴۳۰ھ	۷ فروری ۱۹۹۲ء، ۲ شعبان ۱۴۱۲ھ
اپریل ۲۰۰۸ء، ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ	یکم ستمبر ۲۰۰۳ء، یکم رجب ۱۴۲۴ھ	۱۸ فروری ۱۹۹۹ء، یکم ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ	۲۲ مئی ۱۹۹۲ء، ۱۹ ذی القعدہ ۱۴۱۲ھ
اپریل ۲۰۰۵ء، ربیع الاول ۱۴۲۶ھ	یکم ۱۵ فروری ۲۰۰۰ء، ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ	یکم جنوری ۲۰۰۹ء، یکم محرم ۱۴۳۰ھ	۲۸ فروری ۱۹۹۲ء، ۲۳ شعبان ۱۴۱۲ھ
جولائی ۲۰۱۲ء، رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ	۱۰ جولائی ۲۰۰۹ء، ۱۶ رجب ۱۴۳۰ھ	۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء، ۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ	۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء، ۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ
جون ۲۰۱۱ء، رجب ۱۴۳۲ھ	۶ دسمبر ۱۹۹۳ء، یکم رجب ۱۴۱۵ھ	۱۷ جنوری ۱۹۹۲ء، ۱۱ رجب ۱۴۱۴ھ	۱۷ جنوری ۱۹۹۲ء، ۱۱ رجب ۱۴۱۴ھ
جولائی ۲۰۱۱ء، شعبان ۱۴۳۲ھ	۱۳ مئی ۱۹۹۸ء، ۱۶ محرم ۱۴۱۹ھ	۱۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء، ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ	۱۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء، ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ
شوال المکرم ۱۳۹۹ھ	۲ تا ۱۱ اپریل ۱۹۹۵ء، یکم ذیقعدہ ۱۴۱۵ھ	۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء، ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ	۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء، ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ
جولائی ۲۰۰۲ء، جمادی الاول ۱۴۲۳ھ	یکم فروری ۲۰۰۹ء، یکم صفر ۱۴۳۰ھ	۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء، ۱۵ رمضان ۱۴۱۲ھ	۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء، ۱۵ رمضان ۱۴۱۲ھ
دسمبر ۲۰۰۲ء، ذوالقعدہ ۱۴۲۳ھ	۲۱ اکتوبر ۲۰۰۹ء، یکم ذیقعدہ ۱۴۳۰ھ	۲۳ ستمبر ۱۹۹۲ء، ۱۵ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ	۲۳ ستمبر ۱۹۹۲ء، ۱۵ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ
اکتوبر ۱۹۹۲ء	۱۲ نومبر ۲۰۰۳ء، ۲۰ رمضان ۱۴۲۴ھ	۱۲ جولائی ۱۹۹۲ء، ۲۵ صفر ۱۴۱۳ھ	۱۲ جولائی ۱۹۹۲ء، ۲۵ صفر ۱۴۱۳ھ
ذوالقعدہ ۱۳۹۶ھ	۷ اگست ۱۹۹۶ء، یکم ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ	۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء، ۳ رجب ۱۴۱۴ھ	۱۰ جنوری ۱۹۹۲ء، ۳ رجب ۱۴۱۴ھ
مختصا اہلحدیث	دسمبر ۱۹۸۹ء، جمادی الاول ۱۴۱۰ھ	یکم ستمبر ۱۹۸۹ء، ۲۹ محرم ۱۴۱۰ھ	یکم ستمبر ۱۹۸۹ء، ۲۹ محرم ۱۴۱۰ھ
نگران: مولانا عبدالرحمان سلفی	۱۵ جون ۱۹۹۵ء، ۱۶ محرم ۱۴۱۶ھ	۲۵ نومبر ۱۹۹۳ء، ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۵ھ	۲۵ نومبر ۱۹۹۳ء، ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۵ھ
مدیر: عبدالبار سلفی	۲ جون ۲۰۰۳ء، یکم ربیع الآخر ۱۴۲۳ھ	۷ اپریل ۱۹۹۵ء، ۵ ذوالقعدہ ۱۴۱۵ھ	۷ اپریل ۱۹۹۵ء، ۵ ذوالقعدہ ۱۴۱۵ھ
۱۶ مارچ ۲۰۰۳ء، ۱۶ محرم ۱۴۲۵ھ	فروری ۱۹۹۸ء، ۱۶ شوال ۱۴۱۸ھ	۲۹ نومبر ۱۹۹۱ء، ۲۱ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ	۲۹ نومبر ۱۹۹۱ء، ۲۱ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ
۱۳ جنوری ۲۰۰۹ء، ۱۶ محرم ۱۴۳۰ھ	مارچ ۱۹۹۸ء، یکم ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ	۲۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء، ۲۵ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ	۲۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء، ۲۵ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ
جون ۲۰۰۹ء، رجب ۱۴۳۰ھ	۱۲ اگست ۱۹۹۹ء، جمادی الاول ۱۴۲۰ھ	۸ مئی ۱۹۹۲ء، ۵ ذوالقعدہ ۱۴۱۲ھ	۸ مئی ۱۹۹۲ء، ۵ ذوالقعدہ ۱۴۱۲ھ
جون ۲۰۰۹ء، جماعت الاخریٰ ۱۴۳۰ھ	۱۸ مارچ ۱۹۹۵ء، ۱۶ شوال ۱۴۱۵ھ	۱۷ جون ۱۹۹۶ء، ۲۰ محرم ۱۴۱۷ھ	۱۷ جون ۱۹۹۶ء، ۲۰ محرم ۱۴۱۷ھ
۱۲ مئی ۲۰۰۹ء، ۱۶ جمادی الاول ۱۴۳۰ھ	۲۱ مارچ ۲۰۰۰ء، ربیع الاول ۱۴۲۸ھ	۲۹ مئی ۱۹۹۲ء، ۲۶ ذوالقعدہ ۱۴۱۲ھ	۲۹ مئی ۱۹۹۲ء، ۲۶ ذوالقعدہ ۱۴۱۲ھ
۲ فروری ۱۹۹۵ء، یکم رمضان ۱۵۱۳ھ	یکم نومبر ۲۰۰۰ء، ۱۶ شوال ۱۴۲۸ھ	۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء، ۱۶ شعبان ۱۴۱۲ھ	۱۵ نومبر ۱۹۹۱ء، ۱۶ شعبان ۱۴۱۲ھ
یکم ستمبر ۲۰۱۱ء، یکم شوال ۱۴۳۲ھ	اپریل ۲۰۰۹ء، ربیع الآخر ۱۴۳۰ھ	۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء، ۱۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ	۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء، ۱۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ
یکم جون ۱۹۹۵ء، یکم محرم ۱۴۱۶ھ	۱۵ ستمبر ۲۰۰۰ء، جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ	۲۶ جون ۱۹۹۲ء، ۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ	۲۶ جون ۱۹۹۲ء، ۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ
۲ مئی ۱۹۹۵ء، یکم ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ	نومبر ۱۹۸۹ء، یکم ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ	۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء، ۳ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ	۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء، ۳ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ
۱۲ دسمبر ۲۰۱۱ء، ۱۶ محرم ۱۴۳۳ھ	۲۶ جنوری ۲۰۰۸ء، ۱۶ محرم ۱۴۲۹ھ	۱۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ	۱۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ
یکم دسمبر ۲۰۱۱ء، یکم محرم ۱۴۳۳ھ	یکم دسمبر ۱۹۹۹ء، یکم رمضان ۱۴۲۰ھ	۸ نومبر ۱۹۹۱ء، یکم جمادی الاول ۱۴۱۲ھ	۸ نومبر ۱۹۹۱ء، یکم جمادی الاول ۱۴۱۲ھ
۳۱ مارچ ۲۰۰۰ء، یکم ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ	۱۶ جنوری ۲۰۰۰ء، ۱۶ شوال ۱۴۲۱ھ	۲۷ مارچ ۱۹۹۲ء، ۲۳ رمضان ۱۴۱۲ھ	۲۷ مارچ ۱۹۹۲ء، ۲۳ رمضان ۱۴۱۲ھ
یکم اگست ۱۹۹۵ء، یکم ربیع الاول ۱۴۱۶ھ	یکم ستمبر ۱۹۹۶ء، ۱۶ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ	۷ اگست ۱۹۹۲ء، ۲۸ صفر ۱۴۱۳ھ	۷ اگست ۱۹۹۲ء، ۲۸ صفر ۱۴۱۳ھ
۳ مارچ ۱۹۹۵ء، یکم شوال ۱۴۱۵ھ	۲۱ فروری ۲۰۰۰ء، یکم صفر ۱۴۲۸ھ	۷ جولائی ۱۹۹۲ء، ۱۵ محرم ۱۴۱۳ھ	۷ جولائی ۱۹۹۲ء، ۱۵ محرم ۱۴۱۳ھ
۱۱ اپریل ۲۰۰۹ء، ربیع الآخر ۱۴۳۰ھ	مارچ ۲۰۰۹ء، یکم ربیع الاول ۱۴۳۰ھ	۱۳ فروری ۱۹۹۲ء، ۹ شعبان ۱۴۱۲ھ	۱۳ فروری ۱۹۹۲ء، ۹ شعبان ۱۴۱۲ھ
۱۲ اگست ۲۰۱۱ء، یکم رمضان ۱۴۳۲ھ	۱۵ اپریل ۱۹۹۶ء، ۱۶ ذیقعدہ ۱۴۱۶ھ	۱۰ جولائی ۱۹۹۲ء، ۸ محرم ۱۴۱۳ھ	۱۰ جولائی ۱۹۹۲ء، ۸ محرم ۱۴۱۳ھ

ہفت روزہ الاعتصام	یکم دسمبر ۲۰۰۷ء، ۱۶ شعبان ۱۴۲۸ھ	ستمبر ۲۰۰۶ء، رمضان ۱۴۲۷ھ	نومبر ۲۰۰۱ء، ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ
۳۱ جولائی ۱۹۹۲ء، ۲۹ محرم ۱۴۱۳ھ	مارچ ۲۰۰۳ء، ۲۲ محرم ۱۴۲۴ھ	اکتوبر ۲۰۰۶ء، شوال ۱۴۲۷ھ	ستمبر ۲۰۰۱ء
۳۱ اگست ۱۹۹۲ء، ۲۱ صفر ۱۴۱۳ھ	اگست ۲۰۰۱ء، رمضان ۱۴۲۱ھ	اکتوبر ۲۰۰۵ء، شوال ۱۴۲۶ھ	اگست ۲۰۰۱ء
۱۳۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ	مئی، جون ۲۰۰۱ء، جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ	جولائی ۲۰۰۶ء، ربیع شعبان ۱۴۲۷ھ	جولائی ۲۰۰۲ء، شعبان ۱۴۲۳ھ
۱۳۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ	اپریل ۲۰۰۱ء، جمادی الاول ۱۴۲۱ھ	الا حیات	
ماہنامہ تنظیم الاسلام	نومبر ۲۰۰۹ء، ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ	مدیر: سید محمد علی	
سرپرستی: مولانا عبد الرزاق عقیلی، امیر مرکزی	اپریل ۲۰۰۳ء، صفر ۱۴۲۴ھ	سرپرستی: قاری محمد ابراہیم میر محمدی	
جمعیت اہلحدیث، ضلع بہاولپور، مدیر: حمید اللہ خان	فروری، مارچ، اپریل ۲۰۰۳ء، ۱۳ شوال ۱۴۲۴ھ	زیر نگرانی: قاری سبیل احمد	
رابطہ نیکو شری، مرکزی جمعیت اہلحدیث	اگست، ستمبر ۲۰۰۴ء، ۱۵ ربیع ۱۴۲۵ھ	اپریل ۲۰۰۲ء، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ	
جون ۲۰۰۶ء، ۱۳۲۷ھ، ۱۳۲۷ھ، ۲۰۰۷ء، ۱۳۲۸ھ	مارچ، اپریل ۲۰۰۷ء، ۱۳۲۸ھ، ۱۳۲۸ھ	اگست ۲۰۰۴ء، رمضان ۱۴۲۵ھ	
جنوری ۲۰۰۷ء، ۲۲ محرم ۱۴۲۸ھ	۲۵ شوال ۱۳۲۸ھ	جون ۲۰۰۴ء، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ	
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۲ء، شعبان، رمضان، ۱۴۲۵ھ	ستمبر، اکتوبر ۲۰۰۷ء، رمضان، شوال ۱۴۲۸ھ	اکتوبر ۲۰۰۱ء	

### تصوف کیا ہے.....؟

تصوف میں اخلاق و انسان دوستی کے دل پذیر اور دلکش مطالبہ کا ایک سرمایہ موجود ہے جو ہر مذہب و مسلک کے انسان کے لئے مفید اور اہم ہے۔ (2) صوفیاء کی نظر میں اسلام رسومات پر مبنی مذہب نہیں حقائق حیات پر مبنی دین ہے اس لیے اسے دین کامل کیا گیا ہے۔ (3) تصوف میں توحید کا تصور اس قدر بنیادی ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ تصوف درحقیقت توحید پر پختہ ایمان کا نام ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ (4) تصوف کا کمال یہ ہے کہ تصوف کی روشنی اختیار کرنے سے انسان میں اخلاق پسندیدہ موجود اور ناپسندیدہ معدوم ہو جاتے ہیں۔ (5) تصوف حسن خلق کا نام ہے اور یہ تین قسم کا ہے: خدا کے احکام پر بغیر ریا کے عمل کرنا، بڑوں کے ساتھ احترام، چھوٹوں کے ساتھ شفقت، اپنے ہم جنسوں کے ساتھ انصاف، کسی سے نہ کوئی غرض رکھے اور نہ معاوضہ کی توقع، تیسرا یہ کہ خواہش نفسانی اور ہوائے شیطانی کی پیروی نہ کرے ﴿لَتَصُوفُ كُلُّهُ خَلْقٌ﴾ یعنی تصوف تمام تر اخلاق ہے۔ اسلامی تصوف کی بنیاد یونانی فلسفہ پر نہیں بلکہ اسلام پر ہے ﴿لَتَصُوفُ كُلُّهُ خَلْقٌ﴾ میں توحید کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ تصوف کا کوئی پہلو شریعت سے ہٹ کر نہیں بلکہ شریعت کے حقیقی منشا، مقصود کے عین مطابق ہے۔



## بغض تصوف کی انتہا

افسوس یہ ہے کہ ہمارے حلقوں کی موجودہ نسل کی اکثریت بغض تصوف کی اس انتہا تک پہنچ گئی کہ وہ متقدمین کے ذکر و اذکار کو کجا مسنون اذکار سے بھی ”محتاج“ یا کنارہ کش ہو گئی اور مسنون اذکار کا دوام بھی چھوڑ گئے اور اللہ کے ان ناسمجھ اور ناشکرے بندوں نے اس مالک سے مانگنا اور سوال۔۔۔ دعا۔۔۔ کرنا بھی چھوڑ دیا جو مانگنے والے سے خوش اور نہ مانگنے والے سے ناراض ہو جاتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ کا شاید یہ ایک انوکھا اور بہت ہی تاب ناک پہلو ہے کہ وہ جہاد باسیف کی عملی تربیت اور مجاہدین کی نازک ترین خدمات سرانجام دینے کے بعد ہی وہ مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کی طرف متوجہ ہوئے، اس لحاظ سے ”صوفی“ کہلانے والے وہ شاید واحد صوفی ہوں جو مجاہد بھی تھے اور صوفی بھی۔ اس کتاب کے بعض واقعات ہمارے حلقوں میں ممکن ہے زود مضامین ہوں لیکن ان واقعات کو صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اللہ تعالیٰ سے محبت، اللہ تعالیٰ سے ان کے تعلق، اس پرمان اور اس کے نام کے ذکر کی کثرت سے جوڑا جائے یعنی ذکر اللہ سے رطب اللسان زبان کے زاویے سے دیکھا جائے تو پھر شاید بندے اور رب کے مابین تعلق کی بہت سی گریں کھل جائیں گی اور بات سمجھ میں آسکے گی۔

(بحوالہ کتاب: ”سوانح صوفی محمد عبداللہ رحمۃ اللہ“ تالیف: فضیلۃ الشیخ مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ)

بڑوں کی بیعت نقشہ بند یہ: حافظ محمد لکھوی رحمۃ اللہ کے والد حافظ بابر اللہ لکھوی رحمۃ اللہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ کے نامور خلفاء میں سے تھے (تحریک پاکستان اور اہل حدیث ص ۳۱)۔ توحید اور ادب ساتھ ساتھ: موحد ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمی بے مہار ہو جائے، رسیاں تڑا بیٹھے، بے ادب اور گستاخ ہو جائے، اہل اللہ کی شان میں گستاخیاں کرے، محسنوں کا گریبان پھاڑے اور سمجھے کہ میں توحید کے تقاضے پورے کر رہا ہوں، (مولانا ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ ہفت روزہ الاسلام لاہور ص 25 تا 34)۔ تصوف بھلا دینے پر نہایت افسوس.....! نہایت افسوس ہے کہ اب دعا و وظائف اور تصوف کی روایت جماعت اہل حدیث میں ختم ہو گئی ہے بلکہ میں نے سنا ہے کہ بعض بر خود غلط لوگ اسے بدعت قرار دے رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (مولانا اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ: نقوش عظمت رفتہ ۲۳-۲۴)۔ اولیاء رحمہم اللہ کی محبت ایمان کا حصہ: حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ چھٹی صدی ہجری کے وہ مایہ ناز بزرگ ہیں جن کی ذات اقدس سے امت محمدیہ کو کافی فیض پہنچا۔ ہم شاہ جیلانی رحمۃ اللہ اور تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور بزرگ مانتے ہیں ان کی صحبت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں اور ان کی تنقیص شان کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا دشمن سمجھتے ہیں۔ (عرس اور گیارہویں ص ۵۰)۔ آج تصوف سے دوری کیوں.....!! افسوس ہے کہ آج طریقت و تصوف یا بیعت کے الفاظ ہی سن کر ہماری جماعت کے اکثر حضرات الرجک ہو جاتے ہیں اور اسے خلاف سنت اور بدعت ہونے کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ الفاظ مانوس اور متروک ہو چکے ہیں۔ اس لئے کہ ہم اس کی حقیقت و معرفت سے نا آشنا ہیں، حالانکہ ہمارے بزرگوں نے اس کے ذریعے بہت سے فوائد حاصل کئے اور ان کے اعمال و اشغال اور اذکار و افکار کی بدولت کثرت سے لوگ ان کے گرویدہ ہوتے اور ان کے ایمان و اعتقاد کی سمت درست ہوئی۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۱۱۹)۔ تصوف سے مراد: اصطلاحاً تصوف سے مراد دل سے خواہشوں کو دور کرنا خدا کی طرف دھیان لگانا اور دل کو کشافوں سے پاک کرنا ہے تاکہ تزکیہ قلب کے بعد عرفان الہی حاصل ہو۔ تصوف خدا شناسی اور تعلق باللہ کا ایک ذریعہ ہے۔ (تذکرہ علمائے بھوجیاں ص ۱۲۰)۔ باہمی محبت کی ضرورت: اسلام اختلاف رائے کا حق و دینا ہے لیکن اختلافات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کیونکہ اس طرح مضبوط اور بڑی سے بڑی جماعت کی بھی سادھ اکھڑ جاتی ہے۔ (نظم جماعت کا آدب ص ۱۷۴)

دفتر مرکز روحانیت وامن 78/3 قریب چوک، نزد قریب مسجد، مزنگ چوکی لاہور

042-37552384, 37597605, 37586453

E-mail: [contact@ubqari.org](mailto:contact@ubqari.org) Website: [www.ubqari.org](http://www.ubqari.org)

ناشر